بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاٰتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ

شعلہ بار تقریریں

افادات

فضیلۃ الشیخ مفتی

ابو حماد غلام رسول منظور القاسمی پھراوی

أستاذ حدیث النبوی و الفقہ الإسلامی

بجامعۃ القرآن و السنہ الخیریۃ بجنور

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

مرتب

محمد منیر الدین مبارک علی گریڈیہوی

متعلم دار العلوم دیوبند

ناشر

ثاقب بک ڈپو، دیوبند (یو، پی)

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں!

نام کتاب : شعلہ بار تقریریں

افادات : فضیلۃ الشیخ مفتی ابو حماد غلام رسول منظور القاسمی پہراوی
خادم جامعۃ القرآن والسنۃ الخیریہ، بجنور (یو-پی)

مرتب : محمد منیر الدین گریڈ یہوی متعلّم دار العلوم دیوبند

تصحیح کنندہ : مولانا فضل الرحمٰن عادل قاسمی

کمپوزنگ : فضل الرحمٰن قاسمی ''النور'' کمپیوٹرس۔ قاضی پاڑہ بجنور

سن طباعت : ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۶ء

تعداد : گیارہ سو

باہتمام : مولوی نثار احمد قاسمی

قیمت :

مؤلف کا پتہ:

(1) Ghulam Rasool Pihrawi, Vill. Cosma teela, P.O. Pihra 815313, Via Ganwan, Distt. Giridih (J.H.) INDIA

(Mb. 9431337491

(2) Ghulam Rasool Pihrawi, Vill. Chhatar Bar, Jhumri telaiya, P.O. Karma, 825409, Distt. Koderma (J.H.) INDIA

Scanned by CamScanner

فہرستِ مضامین

(۱)	اسلام میں توحید کی اہمیت	۱۳
(۲)	اسلام — ایک آفاقی انقلاب	۲۷
(۳)	قرآن کی انقلابی تاثیر	۴۶
(۴)	مسئلۂ اقامت شریعت کی نظر میں	۵۹
(۵)	ہندوستان کے غیر مقلدوں کا تاریخی پس منظر	۷۴
(۶)	جہیز-امت مسلمہ کے لئے ایک لعنت	۸۵
(۷)	بچوں کی اسلامی تعلیم وتربیت کی اہمیت	۹۳
(۸)	مشرق وسطیٰ کی صورتحال اور عالم اسلام کی ذمہ داری	۱۰۲
(۹)	گلوبلائزیشن اور عالم اسلام	۱۰۷
(۱۰)	مسلک دیوبند کا تحفظ اور اس کا دفاع	۱۱۴
(۱۱)	عالم اسلام صیہونیت کی زد میں	۱۲۰
(۱۲)	آزادی کے بعد مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی	۱۲۳
(۱۳)	اسلام کا فلسفۂ جہاد اور آتنک واد کی حقیقت	۱۳۷

Scanned by CamScanner

انتساب

بندۂ خاکسار اپنی اس حقیر علمی کوشش کو ان تمام مصنفین ومؤلفین، مقررین وواعظین کے نام انتساب کرتا ہے جن کی خدماتِ جلیلہ اور بے لوث قربانیوں کی وجہ سے آج بھی اسلام اُفق ہند پر درخشندہ وتابندہ ہے۔

نیز ان تمام مدارسِ اسلامیہ ومراکز دینیہ کی جانب انتساب کرنا باعث صد افتخار سمجھتا ہے جن کی کوکھ سے مبلغ، محدث، مفسر، مفکر، مدبر، داعی اور مفتی پیدا ہو رہے ہیں اور دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

ابو حماد منظور القاسمی پہراوی

خادم جامعۃ القرآن والسنۃ الخیریہ بجنور

۲۰ رمحرم الحرام ۱۴۲۷ھ

Scanned by CamScanner

خطیب کا مختصر تعارف

نام مع ولدیت : غلام رسول بن منظور عالم بن سمیت علی ابن ناظر علی

تاریخ پیدائش : ۱۳/ربیع الاوّل ۱۳۹۷ھ مطابق ۴/مارچ ۱۹۷۷ء

مقام پیدائش : ساکن کوسمہ ٹیلہ، پوسٹ پہرا، ضلع گریڈیہہ، جھارکھنڈ

ابتدائی تعلیم : مدرسہ نورالعلوم پہرا جھارکھنڈ، ومدرسہ جامع العلوم پٹکاپور، کانپور

دارالعلوم دیوبند میں داخلہ وسن فراغت: ۱۴۱۲ھ-۱۹۹۲ء ۱۴۱۶ھ، جنوری ۱۹۹۶ء

مزید علمی لیاقت : تکمیل الادب العربی وتکمیل افتاء، تجوید قرأت حفص وسبعہ، محاضراتِ علمیہ برموضوع ردّ فرق باطلہ، ایک سالہ کمپیوٹرڈپلومہ کورس۔

موجودہ مشغلہ : تدریس حدیث نبوی وفقہ اسلامی اور فتاویٰ۔

زمانۂ تدریس کی متعلقہ کتب:

⊙ بخاری شریف اوّل۔ ⊙ مشکوٰۃ شریف۔ ⊙ طحاوی شریف۔ ⊙ ہدایہ اوّلین وثالث۔ ⊙ کنزالدقائق۔ ⊙ رسم المفتی۔ ⊙ شرح جامی۔ ⊙ حسامی۔ ⊙ نورالانوار۔ ⊙ دیوان المتنبی۔ ⊙ شرح تہذیب۔ ⊙ سلم العلوم۔ ⊙ قطبی۔ ⊙ نفحۃ العرب۔ ⊙ نفحۃ الادب۔ ⊙ میزان الصرف۔ ⊙ قدوری۔ ⊙ مالابدمنہ۔ ⊙ وپنج گنج وغیرہ۔

Scanned by CamScanner

تصنیفات :

(۱) تکمیل الحاجہ اوّل دوم۔ (۲) برقِ آسمانی برفرقۂ رضاخانی۔

(۳) بریلویت شکن تقریریں۔ (۴) رضاخانیت شکن تقریریں۔

(۵) ایمانی تقریریں۔ (۶) عشاق قرآن کیلئے انمول تحفہ۔

(۷) مسائل طہارت۔ (۹) مسائل نماز مکمل ومدلل۔

(۱۰) مسائل امامت مکمل ومدلل۔ (۱۱) مسائل رمضان اور اسکے روزے مکمل ومدلل۔

(۱۲) موت سے قبر تک کے مسائل (غیر مطبوعہ)۔

(۱۳) بہجۃ الابرار ترجمہ وتشریح الدر المختار۔

(۱۴) اہمیۃ عقیدۃ التوحید فی الاسلام (عربی) غیر مطبوعہ۔

(۱۵) التوضیح المُمجّد شرح اُردو موطا امام محمد

اکابر اساتذۂ کرام :

⊙ حضرت مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ۔ ⊙ حضرت مفتی سعید احمد پالن پوری۔ ⊙ شیخ محمد نصیر خاں صاحب۔ ⊙ مولانا عبدالحق صاحب اعظمی۔ ⊙ مولانا ریاست علی بجنوری۔ ⊙ مولانا نور عالم خلیل الامینی۔ ⊙ مولانا نعمت اللہ اعظمی۔ ⊙ مولانا ارشد مدنی۔ ⊙ مفتی امین پالن پوری۔ ⊙ مفتی سلمان منصور پوری۔ ⊙ مفتی شبیر احمد مرادآبادی۔ ⊙ مولانا خورشید انور گیاوی۔ ⊙ مولانا عبدالخالق مدراسی۔ ⊙ مولانا عبدالخالق سنبھلی۔ ⊙ قاری محمد عثمان منصور پوری۔ ⊙ قاری ابوالحسن اعظمی۔ ⊙ قاری جہانگیر امروہی۔ ⊙ مولانا عارف جمیل اعظمی المدنی۔ ⊙ مولانا عبدالوکیل صاحب دیوریاوی۔ ⊙ مولانا مبین الحق صاحب فتح پوریؒ۔ ⊙ مولانا عبدالمتین اسامہ کانپوری۔ ⊙ مولانا انوار احمد جامعی کانپوزی۔ ⊙ مولانا محمد اعظم صاحب جامعی پہراوی۔ ⊙ مولانا جلال الدین بھاگلپوری وغیرہم۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ التوثیق والتائید

ألحمدُ لِلّٰهِ الَّـذِی شَرَّفنَا بالإیمانِ، وهَـدانَا للإسلام، وأنزلَ القُرآن لهِدایة الإنسِ والجانِ، وحلاهمـا بالبیَانِ والتّبیانِ، والصّلاةُ والسّلامُ علیٰ نبیِّ الإسلامِ، ألف ألفَ علیـه تحیةً وسلام، وعلیٰ آلهٖ وأصحابهٖ الکرام، ومَن تَبعَهُمْ بإحسانٍ إلیٰ یومِ الفُرقان.

أمّا بعد.....!

۲/فروری ۲۰۰۰ء مطابق: ۲۶/شوال المکرّم ۱۴۲۰ھ بروز چہار شنبہ کو جب احقر کا تقرر جامعۃ القرآن والسنہ الخیریہ بجنور میں بحیثیت مدرس ہوا۔ اور درس وتدریس کا مبارک سلسلہ شروع ہوا تو جامعہ کی چہار دیواری میں قائم انجمن ''بزمِ معراج'' (بیادگار حضرت مولانا معراج الحق ابن نور الحق صاحب نور اللہ مرقدہ، صدر المدرسین دار العلوم دیوبند) میں بیان وخطابت کا جوہر دکھلانے کے لئے بعض طلباءِ جامعہ وقتاً فوقتاً گاہے بگاہے، تقریر لکھ کر دینے کا مطالبہ کرتے رہے تا کہ وہ اسے یاد کر کے گوہر آب دار اور میدانِ خطابت کے عظیم شہسوار بن کر قوم وملت کی خدمت کریں، چنانچہ احقر بھی ان کی حوصلہ افزائی کے لئے بلا کسی ترتیب وتنسیق کے کیف ما اتفق لکھ کر دیتا رہا،

Scanned by CamScanner

یہاں تک کہ حالات وظروف سے چھوتے متعدد موضوعات پر اچھا خاصا تقریروں کا مسودہ جمع ہوگیا۔ اشاعت وطباعت کا گمان تو کبھی حاشیۂ خیال میں بھی نہیں آیا تھا، کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ یہ بکھرے ہوئے موتی تقریروں کی لڑی میں پروکر ''شعلہ بار تقریریں'' کے نام سے علمی گلدستہ کی شکل میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگا۔

لیکن فرمانِ رسالت ''جَفَّ القَلمُ بِما هُو کَائِنٌ'' اور نوشتۂ تقدیر کے مطابق عزیز من برادرم مولوی منیرالدین مبارک گریڈ یہوی متعلّم دارالعلوم دیوبند نے باصرار کہ کہ اگر ان مسودوں کو باقاعدہ تقریر کے اسلوب اور خطابت کا جامہ پہنا کر شائع کردیا جائے تو انشاء اللہ طالبانِ علومِ قرآن وسنت کو عظیم فائدہ پہنچے گا اور تقریری میدان میں انھیں دست گیری ہوگی، لیکن ظاہر ہے کہ ان بکھرے ہوئے مسودات کی تبییض وترتیب ایک کارِ مشکل تھا، اس لئے احقر نے اس کے لئے دارالعلوم دیوبند کے ایک ہونہار فرزند، کامیاب اور محنتی طالب علم مولوی منیرالدین مبارک گریڈ یہوی (جنھیں اللہ رب العزت والجلال نے تقریر وتحریر کی بے مثال صلاحیت اور لازوال نعمت سے نوازا ہے، جو دارالعلوم دیوبند میں ہونے والے تقریری مقابلوں میں حصہ لے کر اوّل پوزیشن لاتے رہے ہیں اور گراں قدر انعامات سے بھی سرفراز ہوتے رہے ہیں) سے کہا کہ تم ہی اس کی ترتیب دیدو، چنانچہ موصوف نے اپنی شبانہ روز جدوجہد اور عرق افشانی کے ذریعہ اس کام کو بحسن وخوبی اختتام کو پہنچایا۔ مزید کچھ تقاریر موصوف کی خودنوشت تھیں جو انھوں نے ''بزمِ سجاد'' (طلبۂ بہار، جھارکھنڈ، اڑیسہ، نیپال) اور انجمن ''سحرالبیان'' (طلبۂ ضلع

Scanned by CamScanner

گریڈیہہ، بوکارو، جھارکھنڈ) میں دارالعلوم دیوبند کے طلبہ کے روبرو خطاب کرکے اوّل پوزیشن سے کامیاب ہوئے تھے، انھیں بھی شامل اشاعت کردیا۔ نیز اس کے علاوہ ایک تقریر ''الجہاد فی الاسلام'' کے موضوع پر جو مولانا عبیداللہ خاں اعظمی کی کیسٹ سے نقل کی تھی صاف کرکے افادۂ عام کے پیش نظر شامل طباعت کردی۔

(فجزاہ اللّٰہ أحسنَ الجزاءِ فی الدُّنیا والآخرۃِ)

پس ''شعلہ بار تقریریں'' کے علمی گلدستہ کی تمام تر رعنائیوں اور خوبیوں کا سہرہ مرتب ہی کے سر جاتا ہے۔ مرتب موصوف کی جہود مسلسل اور سعی پیہم کا ثمرہ ہے کہ آج آپ حضرات کے سامنے یہ حسین تقریروں کا گلدستہ بنامِ ''شعلہ بار تقریریں'' موجود ہے۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنی جناب سے اجر جزیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ نیز برادر عزیز مولانا **امتیاز عبدالشکور** صاحب قاسمی پہراوی (امام وخطیب جامع مسجد سیوہارہ، وصدر جمعیۃ علماء سیوہارہ بجنور) کا بھی مشکور وممنون ہوں کہ موصوف کی راہنمائی میں یہ کتاب منظر عام پر آرہی ہے۔ اللہ رب العزت والجلال انھیں اجر جزیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین!

فقط والسلام

ابوحماد منظور القاسمی پہراوی

خادم جامعۃ القرآن والسنۃ الخیریہ بجنور، (یوپی) الہند

۲۰/محرم الحرام ۱۴۲۷ھ، بروز اتوار

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مرتب

نَحمدُہٗ ونُصلِّی علیٰ رسُولِہِ الکریم، أمّا بعد!

ایشیا کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند سے ابتداءِ تاسیس ہی سے لے کر آج تک ایسے فاضل وباکمال علومِ قرآن وسنت کے حامل علماءِ دین پیدا ہورہے ہیں؛ جنھوں نے اپنی تقریروتحریر کی سحرانگیزی، درس وتدریس کے حسین اسلوب کے ذریعہ دین اسلام کو افقِ عالم پہ درخشندہ وتابندہ کیا ہے۔ اور حشرات الارض کے مثل رینگنے والے فرقِ باطلہ ضالّہ کو لسان وقلم اور زبان وبیان کے ذریعہ دلائل وبراہین کے انبار لگا کر ہر میدان میں شکست فاش دی ہے۔ ان ہی مبارک سلسلۃ الذہب میں سے ہمارے محسن، کرم فرما، محبی ومشفقی، حضرت مولانا مفتی ابوحماد غلام رسول منظور القاسمی پہراوی کی ذاتِ گرامی ہے۔ جو اگر ایک طرف میدانِ درس وتدریس کا عظیم فن کار، کامیاب مدرس، باوقار معلم ہے تو دوسری طرف میدانِ صحافت وخطابت کا شاندار شہسوار اور آسمانِ تالیف وتصنیف کا مہرتاباں بھی ہے۔ حضرت موصوف کی متعدد خامہ فرسائی کا ثمرہ بشکل کتاب منصۂ شہود پر آکر عوام وخواص سے خراجِ تحسین حاصل کرکے علماء وطلباء کے حلقہ میں مقبولیت عامہ سے شرف یاب ہوچکی ہیں۔ بالخصوص ''رضاخانیت شکن تقریریں'' ''بریلویت شکن تقریریں''، ''تکمیل الحاجہ شرح اُردو ابن ماجہ'' وغیرہ۔

حضرت مولانا موصوف کی خطابت میں سلاست وروانی، فصاحت وبلاغت

Scanned by CamScanner

اور وہ تمام خصوصیات وممیّزات بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں جو ایک کامیاب داعی، باوقار عظیم مبلغ کی شناخت کا سبب بنتی ہیں۔ مولانا موصوف کے پاس تقریروں کے کچھ بکھرے ہوئے موتی اِدھر اُدھر پڑے ہوئے تھے، ایک دن احقر کی نظر ان بکھرے ہوئے قیمتی موتیوں پر پڑی تو دل میں یہ خیال انگڑائی لینے لگا کہ ان بکھرے موتیوں کو حسین لڑی میں پرو کر طالبانِ علوم نبوت اور علماءِ کتاب وسنت کی خدمت جلیلہ میں اگر پیش کیا جائے تو اسکا دائرۂ افادیت وسیع سے وسیع تر ہو جائیگا، چنانچہ احقر نے اپنے دلی جذبات اور قلبی آرزو کو درخواست کا جامہ پہنا کر پیش کیا تو مولانا موصوف نے اسکی ترتیب وتنسیق اور ان بکھرے ہوئے موتیوں کو حسین لڑی میں پرونے کی ذمہ داری احقر کے دوشِ ناتواں پر ڈال دی۔

بندہ نے آں محترم کے حکم کو اپنے لئے علمی تطور وترقی کا ضامن تصور کرتے ہوئے امتثالِ امر کو باعث سعادت وخوش نصیبی سمجھا اور خدائے ربّ العزت والجلال کی توفیق سے کام شروع کر دیا۔ چند ماہ کی جہودِ مسلسل وسعی پیہم اور شب بیداری کا عظیم ثمرہ ایک حسین گلدستہ کی شکل میں پیش خدمت ہے۔ بندہ نے حتی المقدور اس کی ترتیب وتہذیب اور اس کے اُلجھے ہوئے گیسوؤں کو سنوارنے میں پوری توانائی صرف کر دی، اس کو سجانے اور سلجھانے کا پورا پورا خیال رکھا۔ اور ایک کامیاب خطیب، باہمت مقرر اور عظیم مبلغ کی تقریروں کو جن خوبیوں کی ضرورت پڑتی ہے ان تمام خوبیوں سے مرصع ومزین کرنے کی پوری کوشش کی۔ درحقیقت ان تمام خوبیوں کا سہرا حضرت مولانا ومفتی ابوحماد غلام رسول منظور القاسمی کے سر جاتا ہے۔

ادھر احقر کو بھی ابتداء ہی سے تقریر وتحریر سے دلچسپی رہی، چنانچہ جب ۲۰۰۳ء میں ازہرِ ہند دارالعلوم دیوبند میں داخلہ کی عظیم الشان سعادت مقدر

Scanned by CamScanner

آئی تو یہاں اپنی محبوب اور ہر دل عزیز انجمن ''سحر البیان'' (طلبۂ گریڈ یہہ وبوکارو جھارکھنڈ) بزمِ سجاد (طلبۂ بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ ونیپال)، نیز بزم شیخ الاسلام (طلبہ دارالعلوم دیوبند) کے زیرانتظام ہونے والے تقریری مقابلوں میں شرکت کی سعادتِ عظمیٰ سے اپنے دامن کو بھرتا رہا، جس کی وجہ سے متعدد انوکھے اور اچھوتے حالات حاضرہ سے ہم آہنگ موضوعات پر تقریروں کی خاصی تعداد جمع ہوگئی، جنہیں احباء واصدقاء اور زملاء دروس کے پیہم اصرار پر مولانا موصوف مدظلہ العالی کے زیر اشراف ازسرنو عمدہ ترتیب دے کر حضرت موصوف ہی کی تقریروں کے ساتھ شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت سے نوازے۔

بڑی ناسپاسی اور کفرانِ نعمت ہوگی اگر احقر اس حسین وجمیل، پرمسرت آمیز زرّیں موقع پر اپنے مخلص دوستوں کی خدمت میں ہدیۂ امتنان وتشکر کا نذرانہ پیش نہ کرے، بالخصوص مولانا خورشید انور کوڈرماوی، مولوی نوشاد گریڈ یہوی، مولانا افروز دربھنگوی، شریک درس مولوی آصف اقبال جہان آبادی، مولوی عبدالواحد سیتامڑھی، ان حضرات کی حوصلہ افزائی نے میرے عزم وارادے کو بلندی سے نوازا، نیز اپنے والدین کریمین کا بھی ممنون ومشکور ہوں جن کی دعاءِ نیم شبی اور آہِ سحرگاہی سے مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جناب سے نعم البدل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

محمد منیر الدین مبارک گریڈ یہوی
متعلّم عربی پنجم دارالعلوم دیوبند
یکم محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام میں توحید کی اہمیت

ألحمد للّٰہ و کفیٰ، وسلامٌ علی عبادہٖ الذین اصطفیٰ! اما بعد.....!

أعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

﴿ وَ إِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾

(سورۃ البقرۃ: الآیۃ/۱۶۳)

قال تعالیٰ ﴿ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴾

(پ:۲۳، سورۃ زمر/۳)

عزیزانِ ملت! گرامی قدر اسٹیج پر رونق افروز!

حضراتِ علمائے کرام اور معزز مہمانانِ عظام.....!

ابھی ابھی میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآنِ مقدس کی دو آیتیں تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ انھیں دونوں آیتوں کو اپنا موضوعِ سخن بنا کر آپ حضرات کے سامنے کچھ باتیں کہوں۔ اس وقت میں نے آپ حضرات کے روبرو جو آیتِ کریمہ تلاوت کرنے کا شرفِ عظیم حاصل کیا ہے وہ آیتیں سورۂ بقرہ اور سورۂ زمر کی ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے:

''اے لوگو! تمہارا معبود ایک ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں

Scanned by CamScanner

ہے۔ وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اور وہ لوگ جنھوں نے خدائے وحدہٗ لاشریک لہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا ولی اور کارساز بنالیا وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کی عبادت صرف اِس لئے کرتے ہیں تا کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب اور نزدیک کردیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت کے روز ان چیزوں کے بارے میں فیصلہ کرے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کررہے ہیں۔

حضراتِ گرامی!

اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر ہے ان میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ''توحید'' ہے۔ اگر توحید میں ضعف پیدا ہوجائے، عقیدۂ توحید متزلزل ہوجائے، عقیدۂ توحید کمزور ہوجائے، اس میں آمیزش ہوجائے، ملاوٹ ہوجائے تو یاد رکھئے کوئی عمل عنداللہ قبول نہ ہوگا۔ امام الانبیاء، سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لایقبل اللّٰہ لصاحب بدعۃٍ صومًا ولا صلوٰۃً ولا صدقۃً ولا حجًا ولا عمرۃً ولا جهادًا ولا صرفا ولا عدلاً یخرج من الإسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین. (ابن ماجه/٦)

جو شخص دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کرے گا اس کی نہ نماز قبول ہوگی، نہ روزہ قبول ہوگا، نہ زکوٰۃ قبول ہوگی، نہ حج قبول ہوگا نہ جہاد قبول ہوگا، نہ عمرہ قبول ہوگا، نہ تہجد کی نماز قبول ہوگی، نہ سنت ونوافل قبول ہوں گی، نہ مستحبات ومندوبات قبول ہوں گے؛ بلکہ وہ ایمان واسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے، یعنی وہ بدعتی اسلام سے خارج ہوجائے گا اور اسے احساس بھی نہ ہوگا۔

Scanned by CamScanner

غرض کہ عقیدۂ توحید اگر مضبوط نہیں ہے بلکہ اس میں ضعف ہے، کمزوری ہے، تو یاد رکھئے ہمارا کوئی بھی عمل عنداللہ شرفِ قبولیت سے ہمکنار نہ ہوگا۔ چاہے آپ دنیا کے اعتبار سے لوگوں کی نظروں میں کتنا ہی تہجد گزار کیوں نہ ہوں۔ نوافل وسنن کی پابندی کرنے والے ہی کیوں نہ بن جائیں؛ لیکن عنداللہ کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔ بلکہ توحید کے بغیر ہمارے اعمال حبط ہوجائیں گے، رائیگاں ہوجائیں گے، آخرت میں کوئی اجر وثواب نہ ملے گا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر امام الانبیاء، محبوبِ کبریاء، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بے شمار انبیاء اور رسول آئے لیکن تاریخ شاہد ہے قرآن وسنت اس بات پر بیّن ثبوت ہے کہ ہر ایک نبی کی دعوت ایک تھی، ہر ایک کا پیغام ایک تھا، ہر ایک کا مشن ایک تھا، ہر ایک کا پروگرام ایک تھا، ہر ایک کا طریقۂ دعوت ایک تھا۔

میرے دوستو.....!

وہ کون سا پیغام تھا، وہ کون سی دعوت تھی، وہ کون سا مشن تھا؟ وہ مشن عقیدۂ توحید کا تھا۔ وہ دعوت عقیدۂ توحید کی دعوت تھی۔ وہ پیغام عقیدۂ توحید کا پیغام تھا۔ اس پیغام کی اشاعت کے لئے، اس دعوت کو عام کرنے کے لئے، عقیدۂ توحید کو پھیلانے کے جرم میں حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو آروں سے چیرا گیا۔ حضرت جرجیس علیہ السلام کو کھولتے تیل میں ڈالا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ظلم وستم ڈھایا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکانے کی تدبیریں کی گئیں۔

اسی توحید کو عام کرنے کے جرم میں، عقیدۂ توحید کو مضبوطی سے تھامنے

Scanned by CamScanner

کے جرم میں حضرت بلال حبشیؓ کو تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر سینے پر چٹان رکھا گیا۔ اسی توحید کو مضبوطی سے تھامنے کے جرم میں حضرت عمار کو انگاروں پر لٹایا گیا۔ اسی توحید کے جرم میں حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو کمبخت ابوجہل نے شرمگاہ میں نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ الغرض اس توحید کے واسطے حضرات انبیاء کرام نے اتنی بڑی بڑی قربانیاں پیش کی ہیں جس کا ہم آج تصور بھی نہیں کر سکتے۔

بدر کے میدان میں چودہ صحابہ شہید ہوئے، اسی توحید کے لئے۔

اُحد کے معرکے میں ستر صحابہ شہید ہوئے، اسی توحید کے لئے۔

خندق کی وادی میں چار صحابہ شہید ہوئے، اسی توحید کے لئے۔

۱۹ حنین کے معرکہ میں ۱۹ر صحابہ شہید ہوئے، اسی توحید کے لئے۔

۷ صلح حدیبیہ کے راستے میں سات صحابہ شہید ہوئے، اسی توحید کیلئے۔

۱۰ بنولحیان کے قبیلے میں دس صحابہ شہید ہوئے، اسی توحید کے لئے۔

۷۰ بیرِ معونہ میں ستر صحابہ شہید ہوئے، اسی توحید کے لئے۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکایا گیا اسی توحید کے لئے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے جگر کو چبایا گیا، اسی توحید کے لئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیئس سالہ دورِ نبوت میں ۲۵۶ر صحابہ شہید ہوئے، اسی توحید کے لئے۔ اور خلافتِ راشدہ کے پچاس سالہ دور میں ستائیس ہزار صحابہ نے جامِ شہادت نوش کیا، اسی توحید کے لئے۔

گھروں سے بے گھر ہوئے، بچوں کو یتیم کیا، بیویوں کو بیوہ کیا، صرف عقیدۂ توحید عام کرنے کے لئے، مسئلۂ توحید کو سمجھانے کے لئے، سب کچھ

Scanned by CamScanner

قربان کردیا مگر عقیدۂ توحید کو نا چھوڑا، کیونکہ توحید ایمان کی جڑ ہے، اسلام کی بنیاد ہے، اگر اس توحید میں کمی ہے تو ایمان ناقص، اگر اس میں کسی کو شریک کرلیا گیا تو ایمان نامکمل۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لئے ہے

محترم دوستو اور توحید کے متوالو.....!

اگر کسی شخص نے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا، اس کی تصدیق دل کی گہرائیوں سے کرلی، تو وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوگیا، وہ مسلمانوں کی فہرست میں شامل ہوگیا، اب اس پر لازم اور ضروری ہے کہ اس کے تقاضوں پر عمل کرے، اس کے معانی کو سمجھے، اس لئے کہ اگر کوئی مسلمان یہ کہتا ہے کہ ''لاإلٰہ إلا اللّٰہ'' نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے، لیکن اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا مشکل کشا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا حاجت روا ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی شافی الامراض ہے، اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا واھب الاولاد ہے، اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا دعاؤں کو سننے والا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا مصیبتوں میں کام آنے والا ہے تو یاد رکھو دوستو! ایسا شخص کامل ایمان والا نہیں ہے؛ بلکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسا شخص کافر ہے، مشرک ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کے پارہ نمبر پانچ، سورہ نساء، آیت/۴۸ میں ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ کہ اللہ تعالیٰ شرک

Scanned by CamScanner

کرنے والے کو معاف نہیں فرمائیں گے اور اس کے علاوہ جس کو چاہیں گے معاف کر دیں گے۔

نماز ترک کرنے کا گناہ معاف کر سکتا ہے، زکوٰۃ فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کرنے کا گناہ معاف کر سکتا ہے، روزہ نہ رکھنے کا گناہ معاف کر سکتا ہے، صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کرنے کا گناہ معاف کر سکتا ہے، چوری کرنے کا گناہ معاف کر سکتا ہے؛ مگر شرک اتنا بڑا سنگین گناہ ہے کہ وہ کبھی بھی معاف نہیں ہو سکتا ہے۔ دوسری جگہ خالق کائنات نے سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۷۲ میں ارشاد فرمایا: ﴿ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰهُ النَّارُ ﴾ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر کو شریک کرے گا، غیر کو مشکل کشا ہونے کا عقیدہ رکھے گا، کسی پیر یا فقیر سے اولاد مانگے گا، کسی دوسرے سے شفاء طلب کرے گا، کسی نبی یا رسول کے بارے میں عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھے گا، حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ رکھے گا، مختارِ کل ہونے کا عقیدہ رکھے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا اور ایسے شخص کے لئے جہنمی ہونے کا فیصلہ فرما دیا، مشرک کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

ایک حدیث میں اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ يدعوا من دُون اللّٰه نِدًّا دخل النـــار" کہ جو شخص اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو پکارے گا، کسی دوسرے کے لئے نذر و نیاز کرے گا، تو وہ شخص جہنمی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ جہنم میں جائے گا، وہ دوزخ کا ایندھن بنے گا، اللہ کا غیض و غضب اس پر نازل ہوگا۔ ایک دوسری حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

Scanned by CamScanner

"یا معاذ! هل تدری ما حق اللّٰه علی عبادہٖ وما حق العباد علی اللّٰه؟ اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حق اس کے بندے پر کیا ہے اور بندے کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟ حضرت معاذؓ نے فرمایا: یارسول اللہ! اللّٰه ورسولهٗ أعلم. اس کو اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اگر یہ بات ہے تو معاذ سنو! فإنّ حق اللّٰه علی العباد أن یعبدوہ ولا یشرکوا به شیئًا. اللہ تعالیٰ کا حق بندے پر یہ ہے کہ بندہ اسی کی عبادت کرے، اسی کے سامنے اپنی پیشانی جھکائے، اسی کی چوکھٹ پر سر نیاز خم کرے، اسی ذاتِ واحد کے لئے سجدہ کرے، اسی ذاتِ واحد کے لئے رکوع کرے، اسی کے لئے نذر ونیاز کرے، اسی کے واسطے قربانی کرے، اسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرے، اگر جیئے تو بھی اللہ کے لئے اور مرے تو بھی اللہ کے لئے۔ ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِی وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِی لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ اے نبی! آپ فرمادیجئے: میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اسی خالق دو جہاں اور سارے عالم کے پالن ہار کے لئے ہے۔

آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ولا یشرکوا بہٖ شیئًا" اے معاذ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، کسی غیر اللہ کے سامنے اپنی مقدس پیشانی کو خم نہ کیا جائے، کسی غیر اللہ سے مرادیں نہ مانگی جائیں، کسی بزرگ اور ولی کی قبر کا طواف نہ کیا جائے، ان کو حاجت روا، مشکل کشا نہ سمجھا جائے، ان کو حدودِ بشریت سے آگے نہ بڑھایا جائے، درجۂ اُلوہیت تک نہ

Scanned by CamScanner

پہنچایا جائے، انھیں خدا کا مرتبہ نہ دیا جائے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاتطرونی کما أطرتِ النصاریٰ عیسیٰ بن مریم" اے مسلمانو! تم میرے بارے میں اس قدر غلو سے کام مت لینا، جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کے بارے میں لیا، تم مجھے خدا کا مرتبہ مت دینا - جس طرح نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا مرتبہ دیا، تم اس طرح مجھے مت بڑھانا جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھایا۔

حضراتِ گرامی.....! ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہم اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے کس قدر تگ ودو کرتے ہیں، کتنی محنت اور دوڑ دھوپ کرتے ہیں، ہمیں جب ہمارا حق نہیں ملتا ہے تو ہمیں کس قدر ملال ہوتا ہے، اور ہم شکایات کے کیسے کیسے دفتر کھول دیتے ہیں مگر احکم الحاکمین، رب العالمین جس کے قبضۂ قدرت میں ہماری جان ومال ہے، دنیا کا سارا کارخانہ ہے، ہر لحظہ، ہر ساعت جس کے ہم پر بے شمار احسانات وانعامات ہیں، کیا ہم نے اس کے حقوق کے ادائیگی کی فکر کی، کیا اس کے حقوق جو ہم پر عائد ہیں ہم نے ادا کر دیئے، باری تعالیٰ بھی ہم سے اپنے حقوق کی ادائیگی کا طلب گار ہے وہ بھی اس کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ ہمارا ہی فائدہ ہے کیا ہم نے اس کی طرف دھیان دیا اور کتنی مرتبہ دھیان دیا؟ کیا ہم نے اس کی طرف توجہ کی اور کب کب توجہ کی؟

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے والے نہ بنیں گے تو کیا اللہ تعالیٰ ہم سے خوش رہے گا؟ ہرگز ہرگز نہیں!!! اس کی رضامندی ہمیں جب ہی ملے گی

Scanned by CamScanner

جب اس کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں گے۔ صحابہ کرام نے تو اپنی جانیں تک قربان کر کے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے، چنانچہ اس کے لئے حضرت خبیبؓ نے قربانی دی۔ تاریخ کی کتابوں میں، سِیر کی کتابوں میں یہ واقعہ موجود ہے کہ اُحد کے معرکہ میں جو کفار قتل کئے گئے ان کے عزیزوں میں، ان کے اقرباء میں انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی، سلافہ بنت سعد جس کے دو لڑکے اس جنگ میں مارے گئے تھے اس نے اعلان کروایا کہ جو شخص حضرت عاصم کا سر قلم کر کے لائے گا اس کو سو اونٹ کے انعام سے نوازا جائے گا۔ اور حضرت عاصم کی کھوپڑی میں مَیں شراب پیوں گی، اس کے کلیجے کو چباؤں گی، چنانچہ سفیان بن خالد سو اونٹ کا انعام حاصل کرنے کی لالچ میں سر لانے کی تدبیر کرنے لگا، سوچنے لگا کہ کس طرح عاصم کے سر کو قلم کر کے لایا جائے اور انعام حاصل کیا جائے۔

محترم دوستو! سفیان بن خالد نے قبیلۂ عضل اور قارہ کے لوگوں کو مدینہ منورہ بھیجا، یہ لوگ منافقت کے ساتھ، فریب و دغابازی کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ! ہمارے قبیلے کے لوگ مسلمان ہوگئے ہیں، دامن اسلام سے وابستہ ہوگئے ہیں، کلمۂ توحید سے اپنے قلوب کو مزین کر لئے ہیں مگر انہیں کوئی قرآن کی تعلیم دینے والا نہیں، احکامِ اسلام بتانے والا نہیں، مسائلِ شریعت سے روشناس کرانے والا نہیں اس لئے اے اللہ کے رسول! چند جیدالاستعداد صحابۂ کرام کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ وہ ہمارے قبیلہ کے لوگوں کو دین سکھائیں، قرآن کی تعلیم دیں، احکامِ اسلام سے لوگوں کو

Scanned by CamScanner

آگاہ کریں۔ حضرت عاصم بن ثابت کو خاص طور پر بھیج دیجئے اس لئے کہ ان کا وعظ بہت ہی موثر ہے، ان کا بیان بہت ہی زود اثر ہے۔

حضراتِ گرامی!

کافروں کی اس درخواست پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سچے دس جانثار صحابہ کرام کو ان کے ساتھ روانہ کر دیا، لیکن جب یہ لوگ مقام رجیع کے قریب پہنچے تو دو سو دشمنوں نے - جو گھات میں چھپ کر بیٹھے تھے- اچانک حملہ کر دیا۔ اب یہ مختصر سی دس آدمیوں کی جماعت دو سو کا کس طرح مقابلہ کر سکتی تھی؟ کس طرح ان سے جنگ جیت سکتی تھی؟ حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے یہ حضرات سامنے ایک پہاڑی پر جس کا نام "فدفد" تھا چڑھ گئے۔ کافروں نے کہا کہ ہم تمہارے خون سے اپنی زمین کو رنگین کرنا نہیں چاہتے ہیں، ہم تمہارے خون میں نہانا نہیں چاہتے ہیں ہمارا مقصد تم لوگوں کو قتل کرنا نہیں ہے بلکہ اہل مکہ سے تمہارے بدلہ میں کچھ مال لینا ہے، لہٰذا تم ہمارے ساتھ آجاؤ ہم تمہیں قتل نہیں کریں گے۔

حضراتِ گرامی! مسلمانوں نے کہا ہم کافروں کے عہد میں آنا نہیں چاہتے ہیں اور ترکش سے تیر نکال کر مقابلہ شروع کر دیا، جب تیر ختم ہو گئے تو نیزوں سے مقابلہ کیا، جب نیزے بھی ختم ہو گئے تو تلواروں سے مقابلہ کیا، حضرت عاصم بن ثابتؓ نے پرجوش انداز میں اپنے دوستوں کو للکارتے ہوئے کہا کہ اے دوستو! گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے تمہارے ساتھ دھوکہ کیا گیا، تمہارے ساتھ فریب کیا گیا، لہٰذا تم جم کر مقابلہ کرو، شہادت کی موت کو غنیمت سمجھو، جنت کی حوریں تمہارے انتظار میں ہیں، جنت کی

Scanned by CamScanner

نعمتیں، جنت کے باغ و بہار تمہارے منتظر ہیں یہ کہہ کر جوش کے ساتھ مقابلہ کیا اور بالآخر شہید ہو گئے، شہادت سے پہلے حضرت عاصم نے یہ دعا کی: یا اللہ! میرا سر تیری راہ میں قلم کیا جا رہا ہے، تو میرے سر کی حفاظت فرما اور اپنے رسول کو ہمارے قصہ کی خبر دے، چنانچہ یہ دونوں دعا قبول ہوئی اور اسی وقت اس واقعہ کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو گیا، شہادت کے بعد جب کافر آپ کے سر کو قلم کرنے کے لئے آگے بڑھے تو اللہ تعالیٰ نے بھڑوں کا ایک غول بھیج دیا جنھوں نے حضرت عاصم کے سر کی حفاظت کی۔ کافروں نے سوچا کہ رات میں سر قلم کر کے انعام حاصل کریں گے مگر اللہ تعالیٰ نے شدید بارش فرمائی، بارش کی روانی نعش کو بہا لے گئی، کافر اپنے ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

الغرض اسی طرح تمام صحابۂ کرام نے پر جوش طریقے سے مقابلہ کر کے جامِ شہادت نوش کیا، صرف تین صحابی حضرت عبداللہ بن طارقؓ، حضرت خبیبؓ اور زید بن دثنہؓ باقی رہ گئے ان کو کافروں نے پھر عہد و پیمان دیا کہ تم لوگ نیچے اُتر جاؤ ہم تمہارے ساتھ بدعہدی نہیں کریں گے چنانچہ تینوں حضرات نیچے اُتر آئے، کافروں نے پھر بدعہدی شروع کی جس پر عبداللہ بن طارق نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا، کافروں نے آپ کو شہید کر ڈالا۔ اب صرف دو حضرات ان کے پاس باقی رہ گئے ان دونوں کو مکہ والوں کے ہاتھ فروخت کر دیا، حضرت زید بن دثنہؓ کو صفوان بن امیہ نے پچاس اونٹ کے بدلہ میں خرید لیا تا کہ اپنے باپ امیہ کے بدلہ میں ان کو قتل کرے۔ حضرت خبیبؓ کو حجیر بن رھاب نے سو اونٹ کے بدلہ میں خرید لیا

Scanned by CamScanner

تا کہ اپنے باپ کے بدلہ میں ان کو تہہ تیغ کرے، صفوان نے تو فوراً حرم شریف سے باہر لے جا کر زید بن دثنہؓ کو قتل کروادیا، قتل سے پہلے لوگوں نے حضرت زید سے معلوم کیا کہ اے زید! ذرا سچ مچ بتانا کہ کیا تجھ کو یہ پسند ہے کہ تیری جگہ محمد (ﷺ) کو قتل کیا جائے اور تجھے چھوڑ دیا جائے تا کہ تو اپنے اہل وعیال کے درمیان خوش وخرم رہے؟ حضرت زید نے جواب دیا: اے لوگو! کان کھول کر سن لو: مجھے یہ بھی گوارہ نہیں کہ حضور اکرمؐ جہاں ہیں وہیں کوئی کانٹا چبھ جائے اور ہم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے رہیں۔ یہ جواب سن کر قریش حیران رہ گئے، تعجب کرنے لگے۔ ابوسفیان نے کہا محمد کے ساتھیوں کو جتنی ان سے محبت کرتے دیکھا اس کی کہیں نظیر نہیں ملتی ہے، حضرت دثنہ بھی شہید کر دیئے گئے۔

محترم حضرات!

آخر ان صحابۂ کرام کی یہ قربانیاں کیوں تھیں؟ صرف توحید کی اشاعت کے لئے، صرف توحید کو پھیلانے کے لئے، صرف قرآن وسنت کی دعوت کو گھر گھر تک پہنچانے کے لئے، قرآن کی روشنی سے مردہ دلوں کو منور کے لئے، حضرت زید تو شہید ہو گئے، حضرت خبیبؓ ایک عرصہ تک قید میں رہے بالآخر ان کو بھی ان ظالموں نے نہایت المناک طریقہ سے، نہایت دردناکی کے ساتھ سولی پر لٹکا دیا، چالیس کافروں نے نیزوں کے ذریعہ چاروں طرف سے ان پر حملہ کر دیا اور بدن کو چھلنی چھلنی کر دیا، اس وقت کسی نے پوچھا: تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری جگہ محمد کو قتل کر دیا جائے اور تمہیں چھوڑ دیا جائے؟ حضرت خبیبؓ نے فرمایا: واللہ مجھے یہ بھی پسند نہیں ہے کہ میری جان

Scanned by CamScanner

کے فدیہ میں حضور کو ایک کانٹا بھی چبھے۔ یہ تھی محبت! یہ تھا عشق!!

اور آج ہم لوگ ہیں کہ دعویٰ تو عشقِ رسول کا کرتے ہیں، دعویٰ تو توحید کے علم بردار ہونے کا کرتے ہیں اور مزاروں پر جا کر، قبروں پر جا کر، غیر اللہ سے مرادیں مانگتے ہیں، غیر اللہ کے سامنے اپنی مقدس پیشانی جھکاتے ہیں، ان کے مشکل کشا اور حاجت روا ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، ان کی قبروں پر عرس کرتے ہیں، قوالیاں کرتے ہیں اور عورتوں اور مردوں کا اجتماع ہوتا ہے جو سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ رسولِ اکرم، شفیع اعظم، امام المرسلین، خاتم النبیین طٰہٰ ویٰسین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے ہیں "اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَد". اے میرے پروردگار! میری قبر کو بت بننے نہ دینا کہ جس کی پرستش کی جائے، جس کی عبادت کی جائے، میری قبر کو ان خرافات واہیات سے حفاظت فرمانا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی دعاء کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور آج بھی مدینہ منورہ میں آپؐ کی قبر پر نہ سجدہ کیا جاتا ہے نہ مرادیں مانگی جاتی ہیں اور نہ پیشانی کو خم کیا جاتا ہے اور نہ وہاں ہاتھ اُٹھا کر دعائیں کی جاتی ہیں۔ یہ تمام غیر اسلامی طریقے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی قبر کو محفوظ کر دیا ہے۔

محترم دوستو! جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول محمد عربیؐ کی قبر کو سجدہ جائز نہ رکھا تو غیروں کی قبروں کا سجدہ کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ اگر غیر اللہ کا سجدہ جائز ہوتا تو نبی کے لئے سجدہ کیا جاتا، نبی کی قبر کا طواف کیا جاتا اور عورتوں کو حکم ہوتا کہ وہ اپنے شوہروں کے سامنے سجدہ کریں، ان کے سامنے عبادت کے طور پر جھکیں۔ اللہ کے رسولؐ، آمنہ کے لاڈلے، دائی

Scanned by CamScanner

جلیمہ کے دُلارے، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، حضرت محمد عربیؐ نے فرمایا:
وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحدًا أن يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرتُ المَرأةَ أَنْ تَسجُدَ لِزَوجِهَا". اگر کسی غیراللہ کے لئے سجدہ کرنا جائز ہوتا، کسی غیر اللہ کے سامنے پیشانی خم کرنا درست ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اے عورتو! تم اپنے شوہروں کے لئے سجدہ کرو، اپنے شوہروں کے سامنے پیشانی جھکاؤ مگر چونکہ غیراللہ کے لئے سجدہ جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے اس لئے عورتوں کو بھی یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہروں کا سجدہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدۂ توحید پر قائم رہنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح کے شرک وبدعات سے تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام ایک آفاقی انقلاب

الحمدُ للّٰہ الواحدِ القہّار، وأیقظ من شـــاء من عباده فزهدهم فی الدنیا ورغبهم فی دار القرار، أحمده سبحانه وأشکره علی جمیل إحسانه وعلی نعم القرار، ونشهد أن لااله الا اللّٰه وحدهٗ لاشریك لهٗ، ونشهدُ أن سیّدنا ومولانا محمدًا عبده ورسوله المصطفیٰ والمختار، وصلی اللّٰه علی خیر خلقه محمّد وعلی آله واصحابه الأبرار الأخیار،

أما بعد.....!

فأعوذ باللّٰه من الشیطان الرجیم

بســـم اللّٰه الرحمٰن الرحیـــم

"وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَـــآءُ وَ يَخْتَـــارُ"

صدرِ اجلاس، عمائدینِ ملت، نظارہ گیانِ مجلس، صدیقانِ محترم!

یہ میری خوش نصیبی ہے اور سعادت ہے کہ آج عرصہ دراز کے بعد خالقِ لم یزل ولا یزال نے خاکسار کو اس بابرکت اجتماعی مجلس میں ملاقات کا شرف بخشا، آیئے ہم سب بارگاہِ رب العزت میں دعا کے لئے ہاتھ

Scanned by CamScanner

اُٹھائیں کہ ہماری یہ ملاقات کارآمد اور توشۂ آخرت ثابت ہو۔

حضراتِ گرامی.....! یہ واقعہ اور حقیقت ہے کہ اس وقت ان عظیم المرتبت شخصیات کی موجودگی میں جو آج اس اسٹیج کی زینت بنی ہوئی ہیں، اس ناچیز کی کم علمی قطعاً لب کشائی کی اجازت نہیں دیتی، تاہم اکابر کے حکم کی تعمیل بھی ایک امر ناگزیر ہے لہٰذا "الامر فوق الادب" کے تحت حاضر ہوگیا ہوں۔ آج اس اجلاس میں اس خاکی پتلے نے موضوع سخن چھیڑنے سے قبل قرآنِ مقدس کی جس آیت کا سہارا لیا ہے اس میں خالق کائنات کی دو صفتوں کا تذکرہ ہے، ایک صفت تخلیق، دوسری صفت انتخاب۔ یہ دونوں صفات باہم ساتھ ساتھ چلتی ہیں، چنانچہ رب کائنات نے زمین کو وجود بخشا، اس کے طبقات پیدا کئے اور صفت انتخاب متوجہ ہوئی تو امریکہ کی سرزمین پر نہیں، پیرس و برطانیہ کے لالہ زاروں پر نہیں، ہندوستان و تاجکستان کے لالہ زاروں پر نہیں، وادیٔ کشمیر کے سرسبز و شادابی پر نہیں جو دنیا کی جنت شمار ہوتی ہے، جس کے بارے میں شاعر کا خیال ہے کہ ؎

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

نہیں نہیں بلکہ رب کائنات کی نظر انتخاب مکۃ المکرّمہ کی اس خطہ ارضی پر پڑی جہاں آج کعبۃ اللہ قائم ہے، جسے آج روئے زمین کے تمام ٹکڑوں میں سب سے زیادہ مقدس مقام حاصل ہے، جہاں دنیا کے سب سے پہلے خانۂ خدا کی بنیاد رکھی گئی، جہاں اللہ کی عبادت کے لئے سب سے پہلے بیت اللہ کی تعمیر کی گئی ہے، چنانچہ ارشادِ ربانی ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُضِعَ

Scanned by CamScanner

لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا اور کہیں فرمایا گیا وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلّٰی وَ عَھِدْنَا اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اِسْمَاعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّائِفِیْنَ وَ الْعَاکِفِیْنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ۔ اسی طرح جب خدائے لم یزل ولا یزال کی نظر انتخاب آسمان کی طرف متوجہ ہوئی تو —

آسمانِ اولیٰ پر نہیں

آسمانِ ثانیہ پر نہیں

آسمانِ ثالثہ پر نہیں

آسمانِ رابعہ پر نہیں

آسمانِ خامسہ پر نہیں

آسمانِ سادسہ پر نہیں

بلکہ آسمانِ سابعہ پر نظر انتخاب متوجہ ہوئی اور عرش وکرسی کے لئے اسے منتخب فرمایا۔ اور آگے چلئے جب خدائے وحدہٗ لاشریک لہ کی صفت تخلیق آسمانوں اور زمینوں میں بسنے والی مخلوقات کی جانب متوجہ ہوئی تو ارض وسماء کی مخلوقات کا وجود عمل میں آگیا اور جب نظر انتخاب خدا نے ڈالی تو —

جنوں پر نہیں

فرشتوں پر نہیں

جانوروں پر نہیں

حیوانوں پر نہیں

Scanned by CamScanner

دوسری مخلوقات پر نہیں

بلکہ رب کائنات کی نظرِ انتخاب حضرت انسان پر پڑی، جسے فرش خاکی سے اُٹھا کر مسجودِ ملائکہ بنادیا، جس کے سر پر خلعتِ خلافت کا سہرا باندھا، جسے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ کا حسین خطاب دیا، جسے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ کا لبادہ اوڑھایا، پھر اس بھٹکی ہوئی انسانیت گم گشتہ راہِ انسایت کی رشد وہدایت کے لئے دو طریقوں کا وجود بخشا ایک حضراتِ انبیاء علیہم السلام کی بعثت، دوسرے آسمانی کتابوں کا نزول،

چنانچہ —

توریت اللہ کی نازل کردہ کتابِ ہدایت ہے

انجیل اللہ کی نازل کردہ قانونِ فلاح و بہبودی ہے

زبور خدا تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آسمانی ہدایت ہے

صحف ابراہیم علیہ السلام

صحف موسیٰ علیہ السلام

صحف شیث علیہ السلام

سب کے سب خدائی کتاب ومنشور ہدایت ہیں مگر خالق ارض وسماء کی جب نظرِ انتخاب متوجہ ہوئی تو —

انجیل کی طرف نہیں

زبور کی طرف نہیں

توریت کی طرف نہیں

صحف ابراہیمؑ کی طرف نہیں

Scanned by CamScanner

صحف موسیٰ کی طرف نہیں

صحف عیسیٰ کی ظرف نہیں

بلکہ ربِّ ذوالجلال کی نظرِ انتخاب اس مقدس قانونِ ہدایت اور ابدی دستورِ حیات پر پڑی جس کو خدا کی آخری دستورِ حیات اور منشور زندگی تسلیم کیا گیا ہے، جس کے بارے میں اعلان ہے ذَالِكَ الكِتابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ کہیں فرمایا اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ کہیں فرمایا لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ کہیں فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ کہیں فرمایا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَاءَ كُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ کہیں فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

اور آگے چلئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت سے ادیان ومذاہب کو پیدا کیا، بہت سے دین وملت، کو جنم دیا، لیکن رب کائنات کی نظرِ انتخاب متوجہ ہوئی تو

دین یہودیت پر نہیں

دین عیسائیت پر نہیں

دین نصرانیت پر نہیں

دین مجوسیت پر نہیں

دین وثنیت پر نہیں

دین شیعیت پر نہیں

دین رافضیت پر نہیں

Scanned by CamScanner

دین قادیانیت پر نہیں

دین رضاخانیت پر نہیں

دین آریہ سماجیت پر نہیں

دین ہندوازم پر نہیں

دین بدھ مذہب پر نہیں

بلکہ خداوند قدوس کی نظر انتخاب دین اسلام پر پڑی، دین ابراہیم پر پڑی جو دین حضور اکرم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر مبعوث ہوئے، اس شریعت پر پڑی جو شریعت نبی لے کر تشریف لائے۔ اس مذہب پر پڑی کہ جو مذہب حضورؐ کی ذاتِ گرامی پر نازل کیا گیا اور اس شان وشوکت کے ساتھ پڑی کہ جملہ تمام ادیان سابقہ کو بالکلیہ طور پر منسوخ کر کے رکھ دیا چنانچہ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہ اعلان ہوتا ہے أَلإِسلامُ یھدِمُ مَا کانَ قَبلَہٗ اسلام آجانے کے بعد، دین محمدی کے جلوہ گر ہونے کے بعد قیامت تک کسی دین کو پنپنے کی قطعاً گنجائش نہیں، کسی دین کو باقی رہنے کی قطعاً اجازت نہیں۔ قرآن مقدس میں خدائے ذوالجلال نے صاف لفظوں میں اعلان کر دیا ہے، کھلے لفظوں میں بیان کر دیا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الإِسْلَام اللہ کے نزدیک اگر کوئی دین ہے تو وہ دین اسلام ہے، اگر کوئی مذہب قابل عمل ہے تو مذہب اسلام ہے، دین اسلام کے علاوہ کوئی دین —

قابل تقلید نہیں

لائق حجت نہیں

Scanned by CamScanner

قابل عمل نہیں

صرف اسلام ہی ایک ایسا صاف وشفاف مذہب ہے جو اللہ کے نزدیک محبوب وپسندیدہ ہے۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا صاف وشفاف آئینہ ہے جو خدا کے یہاں مقبول وبرگزیدہ ہے۔ اسلام ہی ایک قانون ہدایت ہے جس کو رب ذوالجلال کے یہاں امتیازی حیثیت حاصل ہے، لہٰذا اب اگر کوئی اسلام کے علاوہ، دین رسول کے علاوہ، دین محمد کے علاوہ کوئی دوسرا دین تلاش کرتا ہے، دامن اسلام کو چھوڑ کر دوسرے کے دامن سے وابستہ ہوتا ہے، دامن قرآن کو چھوڑ کر دوسرے کے دامن سے منسلک ہوتا ہے تو وہ ہرگز ہرگز قابل قبول نہیں، چنانچہ اللہ رب العزت نے کھلم کھلا یہ اعلان کردیا وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ اگر کوئی —

اسلام کے علاوہ دوسرا دین تلاش کرتا ہے

قرآن کے علاوہ دوسرا فرمان تلاش کرتا ہے

قانونِ اسلام کے علاوہ دوسرا قانون تلاش کرتا ہے

قانونِ قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا قانون ڈھونڈھتا ہے

تو وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔

محترم دوستو.....!

اسلام کیا ہے؟ اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟ اسلام کے فرمودات کیا ہیں؟ اسلام کس بلا کا نام ہے؟ اسلام نے کیسے کیسے لعل وگوہر اپنے وجود میں سمیٹ رکھے ہیں؟ اگر ان تمام سوالات کا جواب از روئے عدل وانصاف دیا جائے، تعصب وعناد سے صرف نظر کرکے دیا جائے تو یقیناً ہمیں کہنا

Scanned by CamScanner

پڑے گا کہ —

اسلام ایک ہمہ گیر مذہب ہے

اسلام ایک عالم گیر پیغام ہے

اسلام تاریخِ آدمیت وانسانیت کی داستان ہے

اسلام رشد وہدایت کا مینار ہے

اسلام اُلفت ومحبت کا مرکز ہے

اسلام اخوت وبھائی چارگی کی آواز ہے

اسلام ظلم وستم کا دشمن ہے

اسلام جبر وتشدد کے لئے تیغ برہنہ ہے

اسلام فحش کاری کا حریف ہے

اسلام فرعونیت وشدادیت کی موت ہے

اسلام غریبوں کا ماویٰ ہے

اسلام بے کسوں کا سہارا ہے

اسلام حقائق ومعارف کا سرچشمہ ہے

اسلام تو قیر وتمدن کا حسین امتزاج ہے

اسلام حقیقت وطریقت کا گوہر ہے

اسلام طغیانی وسرکشی کا حریف ہے

اسلام باندیوں اور بیواؤں کا ملجا ہے

اسلام بربریت وجارحیت کے لئے شمشیر برہنہ ہے

اسلام رسوم ورواج کے لئے سیف قاطع ہے

Scanned by CamScanner

میرے عزیز دوستو! اور اسلام کے شیدائیو.....!

اسلام کیا ہے؟ اسلام کس نسخہ کا نام ہے؟ اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟

اسلام جود وسخا کے درس کا نام ہے

اسلام ایثار وقناعت کا نام ہے

اسلام مجد وشرافت کے مینار کا نام ہے

اسلام اتحاد واتفاق کی علت کا نام ہے

اسلام ایمان ویقین کی دولت کا نام ہے

اسلام عزم واستقلال کا نام ہے

اسلام سرمایۂ حیات عالم کا نام ہے

اسلام عروج وارتقاء کی منزل کا نام ہے

اسلام اعتقاد واعتماد کا نام ہے

اسلام رازہائے یقین وثبات کا نام ہے

دین اسلام کے پاسبانو! مصطفٰے کے دیوانو!

اسلام کیا ہے؟ اسلام حقیقت میں اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الاِسْلَام کی تجلّیات کا مرکز ہے۔ اسلام مَا زَاغَ البَصَرُ وَ مَا طَغٰی لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الکُبْرٰی کی تفسیر ہے۔ اسلام اَلْیَومَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الاِسْلَامَ دِیْنًا کی صداقت وحقانیت کا نام ہے۔ اسلام سُبْحانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ المَسْجِدِ الحَرَامِ اِلَی المَسْجِدِ الاَقْصٰی کی معرفت ومعراج کا نام

Scanned by CamScanner

ہے۔اسلام فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَاءَ كُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ کا عالم گیر چیلنج ہے۔اسلام قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کی شرط وجزاء کا نام ہے۔ اسلام فَاقْتُلُوْا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ کی عملی تفسیر کا نام ہے۔اسلام قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ کے اعلان کا نام ہے۔اسلام لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ کی حقیقی موت کا نام ہے۔اسلام وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عُدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ کی تیاری کا نام ہے۔اسلام اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا کے عمل کا نام ہے۔اسلام اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے۔اسلام وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا پر عمل کرنے کا نام ہے۔ اسلام فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ پر عمل کرنے کا نام ہے۔اسلام اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کے پیغام کا نام ہے۔اسلام اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ کی آواز کا نام ہے۔

غرض کہ دوستو اسلام زندگی کے ہر نشیب وفراز میں راہنمائی کرتا ہے ہر موڑ پر دستگیری کرتا ہے، چنانچہ —

اگر آپ تاجر ہیں تو اسلام تجارت کے مسائل سکھاتا ہے

اگر آپ کاشتکار ہیں تو اسلام کاشت کاری کے مسائل سکھاتا ہے

اگر آپ مجاہد وغازی ہیں تو اسلام جنگ کے اصول وطریقے بتلاتا ہے

اگر آپ قاضی وحاکم ہیں تو اسلام عدل وانصاف کا طریقہ سکھاتا ہے

Scanned by CamScanner

اگر آپ تخت شہنشاہیت کے مالک ہیں تو اسلام نرمی کرنے اور
حسنِ تدبیر کا
طریقہ بتلاتا ہے
اگر آپ غلام ہیں تو اسلام وفاداری کا درس دیتا ہے
غرض یہ کہ اسلام ایک مکمل دستورِ زندگی اور ضابطۂ حیات کا نام ہے
لیکن —

اے امت کے غیور فرزندو اور اسلام کے جانباز مجاہدو!

افسوس صد افسوس ایسی جامع الصفات صداقت وحقانیت کو، ایسی پاکیزہ تعلیمات کے حسین چہرے کو، ایسے ہمہ گیر قانونِ ہدایت کو، ایسے ہمہ جہت دستورِ حیات کو بیخ وبُن سے مٹانے کے لئے آئے دن نت نئے منصوبے تیار کئے جاتے ہیں، اسلام کے حسین چہرے کو بگاڑنے کے لئے، اسلام کی روشن تعلیمات کو ملیامیٹ کرنے کے لئے نئی نئی سازشیں کی جاتی ہیں، نئی نئی تدبیریں کی جاتی ہیں، نئے نئے قوانین پیش کئے جاتے ہیں۔

کبھی قرآن کے خلاف انگلی اُٹھائی جاتی ہے
کبھی حدیث کے خلاف انگلی اُٹھائی جاتی ہے
کبھی ناموسِ رسالت پر دھاوا بولا جاتا ہے
کبھی عصمت انبیاء کو داغدار کیا جاتا ہے
کبھی صحابہ کے خلاف بدزبانی کی جاتی ہے
کبھی مدارس پر پابندی لگائی جاتی ہے
کبھی مساجد کی تعمیر سے روکا جاتا ہے

Scanned by CamScanner

کبھی مقابر و معابد کی تعمیر سے منع کیا جاتا ہے

کبھی جہاد کو دہشت گردی کی علامت قرار دیا جاتا ہے

کبھی جہاد کے دروازے کو بند کیا جاتا ہے

کبھی اسلامی تشخص کو ہم سے چھیننے کی کوشش کی جاتی ہے

کبھی مذہبی آزادی کو ہم سے چھیننے کی کوشش کی جاتی ہے

کبھی اسلامی قوانین پر عمل کرنے سے روکا جاتا ہے

الغرض اسلام کے خلاف، اسلام کی تعلیمات کے خلاف، رسول اللہ کے فرمودات وارشادات کے خلاف، آپ کی لائی ہوئی شریعت مطہرہ کے خلاف، آئے دن آوازیں بلند کی جاتی ہیں، منصوبے تیار کئے جاتے ہیں، دشمنانِ اسلام اپنی تمام تر قوت وطاقت کے ساتھ مذہب اسلام کو جڑ سے ختم کرنے میں مصروف کار نظر آتے ہیں، حشرات الارض کی طرح گلی گلی، شہر شہر، خطے خطے میں پھرتے نظر آتے ہیں۔

مگر اے ہندوستان کے زندہ دل مسلمانو!

آخر تمہیں کیا ہو گیا کہ تم ان تمام مناظر کو بچشم خود مشاہدہ کرتے ہو، تم ان تمام احوال وظروف سے واقف ہو، تم ان تمام دسائس وتدبیرات سے باخبر ہو جو اسلام کے خلاف کی جارہی ہیں، لیکن تم بیدار نہیں ہوتے، تم ہوش میں نہیں آتے، تمہارے کانوں میں جوئیں تک نہیں رینگتیں، تم تماشائی بنے دیکھتے رہتے ہو اور دشمنانِ اسلام کا حوصلہ بلند ہوتا رہتا ہے۔ تمہارے اس رویہ سے دشمنانِ اسلام خوش ہوتے رہتے ہیں اس لئے .....

اے صلاح الدین ایوبی کے روحانی فرزندو.....! اے محمد بن قاسم کی

Scanned by CamScanner

روحانی اولادو.....! جاگو اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر دنیا کے سامنے اعلان کر دو، دشمنانِ اسلام کو بتلا دو کہ ہم وہ قوم ہیں جو موت کو اور شہادت کو اسی طرح محبوب رکھتے ہیں جس طرح تم زندگی کو محبوب رکھتے ہو، ہم وہ لوگ ہیں جو موت سے اسی طرح پیار کرتے ہیں جس طرح تم اپنی زندگیوں سے پیار کرتے ہو، ہم تو وہ لوگ ہیں کہ موت کو میٹھے شربت سے بھی زیادہ لذیذ سمجھتے ہیں، ہم انہیں صحابہ کے وارث ہیں جو تین سو تیرہ تھے مگر ہزاروں پر غالب آ گئے تھے، ہم انہیں معوذ و معاذ کے وارث ہیں جنہوں نے ابو جہل جیسے سرکش و متمرّد اور دشمن رسول کو تہہ تیغ کر دیا، ہم انہیں بلالؓ و خبابؓ اور سمیہؓ کے واقعات سے اپنے سینوں کو جگمگائے ہوئے ہیں جنہیں گرم اور تپتی ہوئی ریت پر لٹایا گیا، جن کے سینے پر بھاری چٹانوں کو رکھا گیا، جنہیں سولیوں پر لٹکایا گیا، آگ میں ڈال دیا گیا، مگر یہ حضرات عزم و استقلال کا کوہِ ہمالہ بنے رہے، ان کے پائے ثبات میں ذرّہ برابر بھی تزلزل نہیں آیا، ان کے ایمان و یقین میں رتی برابر بھی کمی نہیں آئی بلکہ ان کا ایمان و یقین مزید مستحکم ہوتا گیا۔

ہم بھی ان ہی مقدس نفوس کے وارث ہیں ان ہی حضرات کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں، ان ہی صحابہ کے واقعات سے سینوں کو منور کرنے والے ہیں

ہم بھی جان کی مصیبت جھیل سکتے ہیں

جسم کی تکلیف کو برداشت کر سکتے ہیں

اموال کو قربان کر سکتے ہیں

Scanned by CamScanner

اولاد قربان کر سکتے ہیں
جائداد کی قربانی پیش کر سکتے ہیں
لیکن یاد رکھو اے اسلام کے دشمنو! سن لو اے قرآن کے دشمنو!
اگر ہم سے ایمان لوٹنے کی کوشش کی گئی، ہمیں قرآن پر عمل کرنے سے روکا گیا، ہماری اسلامی تشخصات کو چھینا گیا، ہمارے مدارس پر پابندی لگائی گئی، مساجد کی تعمیر سے روکا گیا، علمائے اسلام کو مجروح کرنے کی سعی کی گئی، حدیث رسول کے خلاف انگلی اُٹھائی گئی، ناموسِ رسالت پر حملہ کیا گیا، عصمت صحابہ کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی تو — ہم اس کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتے، بلکہ اس کے خلاف زندگی کی آخری سانس تک مقابلہ کرتے رہیں گے، ہم اس کے لئے خون کا آخری قطرہ دینے کے لئے تیار ہیں، مگر ایمان ویقین کی دولت سے سودا کرنے کے لئے کسی قیمت پر تیار نہیں ہیں۔

چھن جائے اگر دولتِ کونین تو کیا غم
چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامانِ محمد

اے امت کے جیالو اور اسلام کے سچے محافظو.....!
عہد کرو، عزم کرو اور دنیا والوں کے سامنے اعلان کر دو کہ —
جو قلم اسلام کے خلاف چلے گا اس قلم کو توڑ دیا جائے گا
جو زبان اسلام کے خلاف چلے گی اس زبان کو کتر دیا جائے گا
جو قدم اسلام کے خلاف چلے گا اس قدم کو توڑ دیا جائے گا
جو آواز اسلام کے خلاف اُٹھے گی اس آواز کو دبا دیا جائے گا

Scanned by CamScanner

جو قانون قرآن کے خلاف نافذ کیا جائے گا اسے چلنے نہیں دیا جائے گا
جو بل اسلام کے خلاف پاس کیا جائے گا اسے پامال کر دیا جائے گا
میرے محترم دوستو.....!

آج اسلام اغیار کی نظروں میں کانٹوں کی طرح چبھ رہا ہے، اسلام کی روز افزوں ترقی دیکھی نہیں جا رہی ہے، دشمنانِ اسلام کے گلے میں اسلام کانٹے کی طرح اٹک رہا ہے، آج دشمنانِ اسلام ہر ممکن اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ اسلام کو ختم کر دیا جائے، اسلام کے چاہنے والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔

اے ہندوستان کے بدقسمت مسلمانو.....!
غفلت کی چادر کو اپنے اوپر سے اُتار پھینکو اور ہوش کا ناخون لو
الکُفرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃٌ
یہودیت کا پلیٹ فارم اور ہے
عیسائیت کا پلیٹ فارم اور ہے
نصرانیت کا پلیٹ فارم اور ہے
مجوسیت کا پلیٹ فارم اور ہے
شیعیت کا پلیٹ فارم اور ہے
اشتراکیت کا پلیٹ فارم اور ہے
رضاخانیت کا پلیٹ فارم اور ہے
رافضیت کا پلیٹ فارم اور ہے
قادیانیت کا پلیٹ فارم اور ہے

Scanned by CamScanner

مودودیت کا پلیٹ فارم اور ہے

غیر مقلدیت کا پلیٹ فارم اور ہے

منکرین حدیث کا پلیٹ فارم اور ہے

ہندوازم کا پلیٹِ فارم اور ہے

سکھوں کا پلیٹ فارم اور ہے۔ لیکن .....

اسلام کے خلاف، قرآن کے خلاف، تعلیماتِ رسولؐ کے خلاف، احادیث رسول کے خلاف، خواہ کسی نوع کا کفر ہو اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃٌ دشمنی میں سب کے سب برابر ہیں۔ آج ایک اسلام کے خلاف ایک دو نہیں، ہزاروں مورچے تیار ہیں سینکڑوں تدبیریں بروئے کار لا چکے ہیں۔

آج اسلام کی صداقت وحقانیت کی روز افزوں ترقی ان سے دیکھی نہیں جا رہی ہے۔

یہودیت

عیسائیت

نصرانیت

اشتراکیت

مجوسیت

آریہ سماجیت

شیعیت

قادیانیت

سبائیت

Scanned by CamScanner

رضاخانیت

مودودیت

غیر مقلدیت

ہزاروں باطل طاقتیں اسلام کی صداقت وحقانیت پر بدنما داغ لگانے میں مصروف کار ہیں، ہزاروں باطل قوتیں اسلام کے حوض صافی کو مکدر کرنے کے لئے حشرات الارض کی طرح رینگ رہی ہیں، اسلام کی روشن تعلیمات بالکلیہ طور پر مٹانے کی تمنا میں دندناتے پھر رہے ہیں یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَ اللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اے اُمت کے جیالو اور علم نبوت کے حاملو.....!

اگر آپ نے وقت سے پہلے اس سیل رواں پر قدغن نہ لگایا، اگر آپ نے حالات کی نزاکت کو محسوس نہ کیا اور اسلام کے خلاف چلنے والی ہواؤں کا مقابلہ نہ کیا، اسلام کی جانب سے دفاعی کارروائی نہ کی تو یاد رکھو ہمارے اوپر وہ دن آئے گا جو بخارا اور سمرقند میں آیا جو بوسنیا اور فلسطین میں آیا کہ —

وہاں کی مساجد ویران کردی گئیں
مدارس تباہ وبرباد کردیئے گئے
خانقاہیں نیست ونابود کردی گئیں
مکاتب کو اصطبل میں تبدیل کردیا گیا
علمائے اسلام قتل کردیئے گئے

Scanned by CamScanner

مسلمان ماؤں، بہنوں کی عزتوں سے کھیلا گیا

اسلامی ماؤں، بہنوں کے دامنِ عفت کو تار تار کیا گیا

سنتِ رسولؐ کی دھجیاں اُڑائی گئیں

خدا کا جنازہ نکالا گیا

امام بخاری کے مدرسے پر بلڈوزر چلایا گیا

خواجہ عبداللہ احرار کی خانقاہ بند کی گئی

شیخ ابو منصور ماتریدی کے مدرسے کو بند کیا گیا

شیخ جرجانی کے مدرسے کو بند کیا گیا

شیخ مرغینانی کے مدرسے کو بند کیا گیا

اس لئے اے امت مسلمہ کے غیور فرزندو! اور حضرت محمد مصطفٰے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے امتیو! ضرورت ہے کہ ہم وقت سے پہلے ایک اور نیک ہو کر اپنے منتشر شیرازہ کو متحد کر کے اور وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا کا عملی نمونہ بن کر ہم دشمنانِ اسلام کے روبرو اعلان کر دیں کہ ہم اسلام کے خلاف تمہاری سازشوں کو ناکام کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ پیش کریں گے، انشاء اللہ۔ مگر تمہاری سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے ورنہ —

عزیز دوستو.....!

قدرت کا یہ دستور ہے کہ جب تک قدرت کسی قوم وملت کے معاشرے میں کسی بھی فردِ بشر میں علامت حیات دیکھتی ہے، احساس وشعور دیکھتی ہے، اسے جھنجھوڑتی ہے، اسے دستک دے کر جگاتی ہے، بیدار کرتی

Scanned by CamScanner

ہے، لیکن جب قدرت کسی قوم سے مایوس ہو جاتی ہے تو اسے لوریاں دے کر، موت کی گولیاں کھلا کر ہمیشہ کے لئے سلا دیتی ہے۔

بس اب وقت زیادہ ہو چکا ہے طویل شمع خراشی کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کہنے اور سننے سے زیادہ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے! ہمارے دلوں میں اسلام کے خلاف چلنے والی ہواؤں سے دفاع کرنے کا جذبہ وحوصلہ پیدا فرمائے اور مجاہدین اسلام کی سی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا انِ الحمد للہ رب العالمین



Scanned by CamScanner

قرآن کی انقلابی تاثیر

الحمـــدُ للّٰہ الّذی شرّفنا بالإسلام، ومنّ علینا بالقرآن، والصلوٰۃ والسلام علی محمّد بن عبد اللّٰہ ھو خیر الأنام، وعلی آلہ واصحابہٖ أجمعین. أما بعد.....!

فأعوذُ باللّٰہ من الشّیطان الرّجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰـــن الرحیـــم

﴿ لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهٗ خَاشِعًـا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَـــةِ اللّٰهِ ﴾

وقال رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:

"خیرکُم من تعلّم القرآن وعلّمہٗ" او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسلمانو! اُٹھو قرآن کی دعوت کو پھیلاؤ

جہانِ بے اماں کو عافیت کے راز سمجھاؤ

زمانہ آج بھی قرآن ہی سے فیض پائے گا

مٹے گی ظلمتِ شب اور سورج جگمگائے گا

قرآنِ مجید کے سچے عاشقو!! اور آسمانِ علم وفن کے درخشندہ ستارو!!

آپ حضرات ایک طویل وقت سے قرآنِ کریم کی تلاوت سے اپنے

Scanned by CamScanner

قلب وجگر کو منور کررہے ہیں۔ جامعہ کے مختلف طلبائے کرام کی مسحور کن آواز میں آپ قرآنِ مجید کی شریں تلاوت سے دل کی دنیا جگمگا رہے ہیں اور دارین کی سعادتوں سے اپنے دامن کو بھر رہے ہیں۔

قرآنِ کریم خالق عرش وکرسی اور مالکِ ارض وسما کا نازل کردہ وہ دُستورِ ہدایت اور لازوال قانونِ الٰہی ہے؛ جس نے پوری سسکتی ہوئی اور دَم توڑتی ہوئی انسانیت کو آبِ حیات پلایا۔ تہذیب وتمدن سے کوسوں دور عربوں کو تہذیب وتمدن سے آراستہ کیا۔ نفرت وعداوت، بغض وحسد، قتل وغارت گری، اور ااختلاف وشقاق کے دَلدل میں پھنسے ہوئے انسانوں کو اُخوت وبھائی چارگی —

محبت ومودّت

عدل وانصاف

اتحاد واتفاق

صلح وامن کا درس دیا، اور سماج ومعاشرے میں جینے کا سلیقہ عطا کیا۔ وہ لوگ جو نزولِ قرآن سے پہلے آپس میں دست وگریباں تھے۔ آپس میں ضرب وحرب اور خوں ریزی کا بازار گرم کئے ہوئے تھے، ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی کو نہ صرف یہ کہ روا سمجھتے بلکہ باعثِ فخر ومباہات بھی جانتے تھے۔ وہ لوگ جو نزولِ قرآن سے پہلے معبودانِ باطل کے سامنے اپنی مقدس پیشانی کو جھکاتے اور غیر اللہ کے سامنے کاسۂ گدائی لئے پھرتے تھے، وہ عرب جو نزولِ قرآن سے پہلے لڑکیوں کو درگور کردینا اور زندہ دفن کردینا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے تھے، عورتوں کو سوسائٹی اور معاشرے میں کوئی مقام نہیں دیتے تھے۔

Scanned by CamScanner

لیکن جب قرآنِ مجید کا نزول ہوا، کلامِ ربانی کا نزول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر پر ہوا تو یکا یک عرب کے سارے حالات بدل گئے، دیکھتے ہی دیکھتے قرآنِ مجید کی انقلابی تاثیر نے عربوں کے دل کی دُنیا بدل ڈالی، چنانچہ جو لوگ آپس میں دست وگریباں تھے، ضرب وحرب اور خوں ریزی کا بازار گرم کئے ہوئے تھے وہ آپس میں شیر وشکر اور ایک دوسرے کے محافظ ہو گئے، جو عرب ظلم وزیادتی، اور سفاکیت وبربریت کو نہ یہ کہ صرف روا سمجھتے تھے بلکہ فخر ومباہات بھی جانتے تھے، وہی عرب ظلم وزیادتی اور بربریت کے خلاف شمشیر برہنہ ثابت ہوئے، وہ عرب جو عورتوں کی عزت وآبرو پر دست درازی کرتے تھے، وہی عرب عزت وآبرو کے رکھوالے اور محافظ ونگراں بن گئے۔ وہ عمر جن کو نزولِ قرآن سے قبل اونٹ چرانا بھی نہیں آتا تھا وہی عمر نزولِ قرآن کے بعد، اسلام میں داخل ہونے کے بعد امیر المؤمنین بنے، اور نصف سے زائد دنیا پر حکومت قائم کر کے عدل ومساوات کا ایسا شمع چراغاں کیا کہ دنیا آج بھی خلافتِ عمری پر ناز کرتی ہے، اسلام آج بھی دورِ عمر پر نازاں ہے۔

حضراتِ گرامی!! اور قرآنِ کریم کے متوالو!!

یہ وہی عمر ہیں جو دامنِ قرآن اور دامنِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہونے سے پہلے قرآن اور اسلام کے سخت دشمن تھے، چنانچہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ شمع قرآن کو گل کرنے کے واسطے ناپاک عزم وارادے کو لے کر قصر نبوت کی جانب قدم بڑھانے لگے، لیکن جب معلوم ہوا کہ بہن اور بہنوئی کا گھر شمع قرآن سے جگمگا رہا ہے اور دونوں کے دل قرآن کی انقلابی تاثیر سے

Scanned by CamScanner

متاثر ہو چکے ہیں عمر بن الخطاب غصے سے تلملا اُٹھتے ہیں، عمر کے غیض وغضب کی آگ شعلہ جوالہ بن کر بہن، بہنوئی پر گرتی ہے، مگر ان کے پائے ثبات میں ذرّہ برابر بھی تزلزل نہیں پیدا ہوتا ہے، لہولہان ہو جاتے ہیں، مگر قرآن کا عشق ہے، کلامِ الٰہی کا اثر ہے کہ سرِ مو اپنے موقف سے منحرف ہونے کو تیار نہیں۔ بالآخر حضرت عمر بن الخطاب کی آتش غیض وغضب سرد ہوئی اور عرض کیا، ذرا وہ کلام دکھاؤ! جو تم تلاوت کر رہی تھی، ذرا ہم بھی دیکھیں وہ کیسا کلام ہے؟ بہن بولی، عمر تمہارے دل میں کفر وشرک اور بدعات کی غلاظت بھری ہے، پہلے اس کو نکالو، پھر یہ کلام تمہیں دیکھنے دیا جائے گا، جاؤ غسل کر کے آؤ۔ عمر بن الخطاب نے غسل کر کے، کفر وشرک کی غلاظت کو دور کر کے قرآن کو دیکھا تو دل کی دنیا بدل گئی، عمر کے دل سے کفر وشرک کا جنازہ نکل گیا، اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے، اور کفر وشرک کی تڑپتی ہوئی لاش کو وہیں دفن کر دیا۔

عزیزانِ گرامی.....!

قرآنِ مجید کی انقلابی تاثیر نے حضرتِ طفیل بن عمرو دوسی جو اسلام اور قرآن کے کٹر مخالف اور سخت دشمن تھے، قرآنِ کریم کی شیریں تلاوت، روح پرور، ایمان افروز اور دل کش تلاوت کو سننے سے اہل مکہ کو روکتے، قریش کے لوگوں سے کہتے کہ محمد (ﷺ) جس کتاب کو پڑھتے ہیں اس کو مت سنو، اس کی طرف کان مت لگاؤ، وہ تو ساحر ہے اس کے کلام کو سن کر لوگ آباء واجداد کے دین کو چھوڑ دیتے ہیں، شوہر بیوی کو چھوڑ دیتا ہے، اولاد ماں باپ کو چھوڑ دیتی ہے، ماں باپ اپنی اپنی اولاد کو چھوڑ کر اسی کے

Scanned by CamScanner

ہو کے رہ جاتے ہیں۔ اے لوگو! محمد کے کلام کو نہ سنو، خود اپنے کان میں روئی ڈال کر، انگلیاں ٹھونس کر چلتے تا کہ کان میں تلاوتِ قرآن کی سریلی آواز، صدا بہار اور دل کش آواز نہ چلی جائے، مگر دوستو طفیل دوسی چونکہ اپنے وقت کے بہت بڑے شاعر بھی تھے، اپنی فصاحت و بلاغت اور طلاقت لسانی پر غرور بھی تھا، انھوں نے کہا کہ ہم محمد کے کلام کو جانچ بھی تو سکتے ہیں، پرکھ بھی سکتے ہیں، ایسی کیا بات ہے کہ ہم محمد کے دام میں آجائیں گے، چنانچہ انھوں نے اس نیت سے کلامِ الٰہی کی حیات آفریں تلاوت سنی تو پھر کیا ہوا حضرت طفیل بن عمرو دوسی کے قلب مبارک میں قرآنِ کریم نے ایسا اثر چھوڑا کہ ان کے دل کی دنیا بدل گئی، زندگی کی کایا پلٹ گئی، اور طفیل بن عمرو دوسی دامن اسلام اور دامن قرآن سے ہمیشہ ہمیش کے لئے منسلک ہو گئے، قرآنِ کریم کے سچے عاشق اور متوالے بن گئے، عزتِ قرآن اور ناموسِ قرآن کی حفاظت کے لئے اپنی جاں نثاری کو کونین کی سب سے بڑی سعادت اور دولت سمجھنے لگے۔

اے قرآن کے دیوانو! ناموسِ قرآن کی حفاظت کے جانباز مجاہدو!!

یہاں رُک کر میں واشگاف لفظوں میں، کھلے لفظوں میں ان دشمنانِ قرآن اور اعدائے توحید و سنت سے یہ کہنا چاہوں گا جو آج کل قرآن کے خلاف زہر افشانی کر رہے ہیں اور یہ باور کرانے کی مذموم سعی کر رہے ہیں کہ قرآن فتنہ و فساد کو ہوا دیتا ہے، قرآن امن و شانتی کا قاتل ہے اور اسلام تلوار کے بل بوتے پر پھیلا ہے، ذرا ان واقعات کو دیکھو کہ

حضرتِ عمر پر کون سی تلوار استعمال کی گئی؟

Scanned by CamScanner

حضرتِ طفیل دوسی پر کون سی تلوار استعمال کی گئی؟

تاریخ شاہد ہے، یہ چرخِ نیلی فام اس بات پر گواہ ہے کہ قرآن کی صداقت وحقانیت اور انقلابی تاثیر نے انھیں گہوارۂ اسلام میں پناہ لینے پر مجبور کردیا، ورنہ ان پر کوئی زور وزبردستی نہیں کی گئی، ان پر کوئی تلوار وطاقت استعمال نہیں کئی گئی، بلکہ یہ لوگ خود قرآن کی صداقت اور حقانیت کو دیکھ کر اسلام میں داخل ہوئے۔

حضراتِ گرامی!!

آج اعدائے قرآن، قرآن میں ترمیم کے مطالبے کررہے ہیں، آیت قرآنی پر پابندی کا مطالبہ بڑے زوروشور سے کیا جارہا ہے، قرآنِ کریم کے نسخے کو جلایا جارہا ہے اور اس پر ڈانس اور رقص کیا جارہا ہے، قرآن کے اوراق کو استنجے کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے، قرآن کے اوراق کو پاؤں تلے روندا جارہا ہے، کیا اب بھی ہمارے لئے وقت نہیں آیا کہ ہم قرآن کی صحیح تعلیم سے اپنے بچوں کو آراستہ کریں، قرآن کے زیور سے اپنی نئی نسلوں کو مزین کریں، اور تعلیماتِ قرآن کو مضبوطی سے پکڑیں اور ان پر عمل پیرا ہوں، تاکہ ہمارا —

سونا جاگنا

چلنا پھرنا

اُٹھنا بیٹھنا

کھانا پینا

اخلاق وکردار

Scanned by CamScanner

رفتار و گفتار
لیل و نہار

اور زندگی کے سب طور وطریقے اُصولِ قرآن کے مطابق ہو جائیں، تا کہ ہم دنیا اور آخرت دونوں جگہ سرخ رو ہوں، دونوں جگہ فلاح و بہبودی ہماری قدم بوسی کرے، جب ہم قرآن وسنت کے اُصولوں کے سچے علم بردار ہوں گے، سچے عامل ہوں گے، تو دنیا میں ہماری عزت ہوگی، دنیا میں بھی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھے جائیں گے اور آخرت میں بھی ہمیں عزت وبرتری اور ربّ ذوالجلال وحدہٗ لاشریک کی رضا نصیب ہوگئی۔ جنت کے باغ وبہار، حور وغلمان، اور جنت کے بالا خانے نصیب ہوں گے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" إِنَّ اللّٰه يرفعُ بهٰذا الكِتاب أقوامًا ويضعُ به آخرين " (مسلم)

بیشک اللہ رب العزت اس قرآن کے ذریعہ بعض قوموں کو سربلندی عطا کرتا ہے، تاجِ عزت اس کے سر سجاتا ہے، رفعت وبلندی کے بلند وبالا قطب مینار پر فائز کرتا ہے اور اِسی قرآن کے ذریعے بعض قوموں کو ذلیل وپست کر دیتا ہے، ذلت وخواری کے عمیق غار میں ڈھکیل دیتا ہے۔

محترم دوستو!

قرآنِ کریم کی تعلیم وتعلّم سے بڑھ کر اچھا کوئی مشغلہ نہیں ہے، کوئی کام اچھا نہیں ہے، قرآن وہ واحد کتاب ہے جس کی تعلیم وتعلّم میں مشغول ہونے والے کے لئے تاجدارِ دوعالم، امام الانبیاء، خاتم الرسل ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ"

Scanned by CamScanner

اے مسلمانو! اے ایمان کے دعویدارو! تم میں سب سے افضل اور بہتر وہ لوگ ہیں جو قرآن کریم کو خود پڑھیں، اس کو سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں، دوسروں کو بھی پڑھائیں، دوسروں کو علومِ قرآن سے آراستہ کریں، خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی عمل کی دعوت دیں، عمل کی ترغیب دلائیں۔

یاد رکھو مسلمانو! اس شخص سے بڑھ کر کوئی بھی نہیں ہوسکتا، اس کے مقام و مرتبہ تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا ــــ

خواہ وہ منسٹر ہو

خواہ وہ کلکٹر ہو

خواہ وہ پائلٹ ہو

خواہ وہ انجینئر ہو

خواہ وہ دنیا کے کسی بھی بلند سے بلند تر عہدے اور منصب پر فائز ہو

مگر اس معلّم قرآن، اس متعلّم قرآن کے برابر نہیں ہوسکتے، اس کے مقام کی بلندی کو نہیں پہنچ سکتے، جو بوریہ نشیں اور اصحابِ صفہ کی مقدس یادگار ہیں، یہی وہ مقدس اور پاکباز نفوسِ قدسیہ ہیں جن کے قدموں پر بڑے بڑے شاہانِ مملکت بھی اپنی کلاہِ شہنشاہی کو رکھ دیتے تھے، یہی وہ مقدس ہستیاں ہیں جن کا سونا بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے، جن کا بولنا بھی عبادت شمار ہوتا ہے۔

اے مسلمانو! قرآنِ کریم کے پڑھنے، پڑھانے والوں کو حقیر نہ سمجھو، اِن بوریہ نشینانِ اصحابِ صُفّہ کو ذلیل و حقیر نہ جانو، یہ دنیا میں بھی افضل ہیں، دنیا میں بھی قابلِ عزت ہیں، اور آخرت میں بھی افضل ہوں گے، آخرت

Scanned by CamScanner

میں بھی جنت کے بالا خانے میں مزے لے رہے ہوں گے، اُن سے کہا جائے گا "اِقْرَأْ وَارْتَقِ" پڑھتا جا، اور جنت کی منزلیں طے کرتا جا۔ "وَرَتِّلْ كَمَا كُنتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا" دُنیا میں جس طرح تم قرآن ترتیل اور رعایت تجوید سے پڑھتے تھے اسی طرح پڑھو، تمہاری آخری منزل وہاں ہوگی جہاں تم آخری آیت پڑھو گے۔ اے مسلمانو! جس کو تم آج حقیر سمجھتے ہو کل قیامت کے روز جہاں ہر شخص پریشان حال ہوگا، ہر ایک کے لئے جاں کنی کا عالم ہوگا، کوئی کسی کا پرسانِ حال نہ ہوگا، وہاں —

حفاظِ قرآن

عامل قرآن

داعیٔ قرآن

مفسر قرآن

مبلغ قرآن

قاریٔ قرآن

دس ایسے آدمیوں کی شفارش کر کے جنت میں داخل کرائے گا جن کے بارے میں جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہوگا، جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی، چنانچہ رسولِ اکرم، شفیعِ دوعالم، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، امام الرسل، ہادیٔ سُبل، خاتم النبیّن والمرسلین، طٰہٰ ویٰسین، حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرتِ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا :

Scanned by CamScanner

" مَنْ قَرَأَ القُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَأَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الجَنَّةَ، وشَفَّعهٗ فی عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ" . (مشکوٰۃ /ص:۱۸۷)

جس نے قرآنِ کریم کی تلاوت سے اپنے قلب وجگر کو منوّر کیا، اس کو حفظ کیا، اس کے حلال کردہ اشیاء کو حلال سمجھا، اور حرام کردہ اشیاء کو حرام سمجھا، اس کے اوامر پر عمل کیا، اس کی منہیات وممنوعات سے اپنے آپ کو دور رکھا، قرآنی احکامات وفرمودات پر عمل کیا، اس کے ایک ایک حکم پر اپنے جان وجگر کو نچھاور کردیا تو خدائے لم یزل ولا یزال کی عزت وجلال کی قسم میرے نبی کا وعدہ ہے، میرے رسول کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے خاندان کے دس ایسے افراد کی شفارش قبول کریں گے جن کے بارے میں جہنمی ہونے کا اعلان ہو چکا ہوگا، جن کے متعلق جہنم میں جانے کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔

عزیزانِ ملت!

کتنے خوش نصیب ہیں وہ حفاظِ کرام جو عامل بالقرآن ہیں، کتنا اونچا اور بلند مقام ومرتبہ ہے ایسے حفاظ کا جو قرآنِ کریم کو حفظ کرنے کے بعد اس کے تقاضے پر عمل کرتے ہیں، اور اسکی محرمات ومنہیات سے بچتے ہیں، اور جو لوگ قرآن کریم کے حفظ کرنے کے بعد اسکے حقوق کو پامال کرتے ہیں، اس کی تلاوت نہیں کرتے ہیں، اسکے حکم پر عمل نہیں کرتے ہیں، اس کی محرمات سے اپنے آپ کو دور نہیں رکھتے ہیں، تو یاد رکھئے! ایسے حفاظ کے خلاف یہ قرآن قیامت کے دن حجت بنے گا، بروزِ محشر عدالتِ خداوندی

Scanned by CamScanner

میں استغاثہ پیش کرے گا، کہ الٰہی مسلمان ہونے کے باوجود، مجھ پر ایمان لانے کے باوجود، میری صداقت وحقانیت کو تسلیم کرنے کے باوجود مجھے فراموش کر بیٹھا تھا، مجھے چھوڑ بیٹھا تھا، مجھے بھلا بیٹھا تھا، چنانچہ حدیث شریف میں اللہ کے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"القرآنُ حجّةٌ لكَ اَو عليكَ"

اے مسلمانو! یہ قرآن تمہارے حق میں حجت بنے گا یا تمہارے خلاف حجت بنے گا۔

دوستو! اگر قرآن پر عمل کیا جائے تو ہمارے حق میں حجت ہوگا اور اگر اس کو چھوڑ دیا جائے، اس پر عمل نہ کیا جائے تو ہمارے خلاف استغاثہ کرے گا، ہمارے خلاف حجت بنے گا۔ ایک روایت میں آیا ہے، حضرتِ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ؎

" مَا مِنْ اِمْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَومَ القِيَامَةِ اَجْذَمَ". (مشکوٰۃ ص:۱۹۱)

جو شخص قرآن پڑھ کر بھلا ڈالے، اس پر عمل نہ کرے، اس کے فرامین کو فروگذاشت کردے، تو قیامت کے دن کوڑھی ہونے کی حالت میں آئے گا۔

الغرض قرآن کو فراموش کرنا بہت خطرے کی بات ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے: مَا آمَنَ بِالْقُرآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ (مشکوٰۃ ص:۱۹۱) کہ جو شخص قرآنِ کریم کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھے، اس کے محارم سے نہ رُکے، تو صحیح معنی میں وہ قرآن پر مکمل ایمان نہیں لایا، صحیح معنی میں وہ قرآن کی صداقت اور حقانیت کو تسلیم نہیں کیا۔

Scanned by CamScanner

اوراس کے برخلاف جوشخص قرآنِ کریم کا حفظ کیا، اس کے تقاضے پر عمل پیرا ہوا، یہ قرآن کل قیامت کے روز اس کے لئے شفیع بن کر آئے گا، اس کے حق میں سفارش کرے گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"إقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يأتى يَوْمَ القِيَامَةِ شَفِيعًا لأصحابه" (مسلم)

کہ اے مسلمانو! قرآن کو پڑھو، اس کی تلاوت کرو، اس لئے کہ قیامت کے روز یہ قرآن تمہارے واسطے سفارش کرے گا، جہنم سے آڑ بنے گا دخولِ جنت اور رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنے گا۔

حاضرین جلسہ، اور سامعین کرام!!

بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے بچوں کو، اپنے جگر پاروں کو، اپنے نونہالوں اور اپنے لاڈلوں کو زیورِ قرآن سے آراستہ کرنے کے لئے تعلیماتِ قرآن سے مزین کرنے کے لئے، قرآن سکھانے کے لئے مدارسِ اسلامیہ کا انتخاب کرتے ہیں، اور اس میں اپنے جگر پاروں کا داخلہ کرا کے حصولِ قرآن کے لئے حسین اور زرّیں موقع فراہم کرتے ہیں، ان کی کفالت کرتے ہیں، اور اسلامی علوم وآداب سے مرصع کرنے کی راہ میں جو بھی خرچ ہوتے ہیں اس پر خندہ پیشانی کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اور اسلامی تربیت کے واسطے مدارسِ اسلامیہ میں چھوڑ دیتے ہیں، اپنے لاڈلے کی فرقت کو برداشت کرتے ہیں، اس کے جدائی کے غم کو پیتے ہیں، ایسے والدین کے بارے میں صادقِ مصدوق امام الانبیاء، محبوبِ کبریاء،

Scanned by CamScanner

تاجدارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

" مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيامَةِ ضَوْئُهُ أَحْسَنَ مِنْ ضَوءِ الشَّمسِ فِي بُيُوتِ الدُّنيا، لَوْ كَانَت فِيكُم فَمَا ظَنُّكُم بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذا" (مشکوٰۃ، ص:۱۸۶)

جو شخص قرآن کو پڑھے اور اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے والدین کے سر پر ایک ایسا تاج رکھا جائے گا، جس کی چمک اور روشنی دنیا کے سورج کی روشنی سے کئی گنا زیادہ ہوگی، جب حافظ قرآن، عامل قرآن کے والدین کی یہ عزت ہوگی، یہ مرتبہ ملے گا تو میرے دوستو اندازہ کیجئے کہ اس حافظ کا کیا عالم ہوگا، اس عامل بالقرآن کا عنداللہ کیا مرتبہ ہوگا، کیا مقام ہوگا؟ ارشاد فرمایا کہ جس سینے میں قرآن ہوگا اس سینے کو قبر کی مٹی نہیں کھا سکتی، وہ سینہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگیا۔ سبحان اللہ! اللہ اکبر کبیراً۔

جس مدینے میں قرآن نازل ہوا وہ مدینہ افضل، جس ذات پر قرآن نازل ہوا وہ ذات افضل، جو فرشتہ قرآن لے کر آیا وہ فرشتہ افضل، جس سینے میں قرآن محفوظ ہوگیا وہ سینہ افضل، اس سینے کو قبر کی مٹی نہیں کھا سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

وقت چونکہ کافی ہو چکا ہے اور مقررین ابھی اور بھی باقی ہیں اس لئے انھیں چند کلمات پر اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس ٹوٹی پھوٹی گفتگو جو آپ کے سامنے کی گئی قبول فرمائے، اور اس پر عمل کی توفیق مرحمت فرمائے، اور تمام مسلمانوں کو قرآن کے ایک ایک حکم پر مر مٹنے کی ہمت و حوصلہ عطا فرمائے! آمین **وما علینا الا البلاغ**

Scanned by CamScanner



مسئلۂ اقامت شریعت کی نظر میں

اَلحَمدُ للّٰہِ وَحدَہٗ وَ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ عَلیٰ مَنْ لَا نبیَّ بَعْدہٗ، فَقَدْ قالَ رسُوْلُ اللّٰہِ صَلیّ اللّٰہُ عَلیہِ وسَلَّمَ: إذَا اُقِیْمَتِ الصَّلوٰۃُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰی تَرَونِی قَد خَرجتُ (مشکوٰۃ ص ٦٧)

وَ عن أبی ھُرَیرَۃؓ یَقُولَ: اُقِیمتِ الصَّلوٰۃُ فقُمنَا فَعدلنَا الصُّفُوف قَبلَ أنْ یخرُجَ إلَینَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ.

(مسلم ج: ١، ص ٢٢)

عن النعمَان بن بشِیرٍ قالَ: کانَ رسُولُ اللّٰہِ ﷺ یُسوّی صُفُوفنَا إذَا قُمْنَا اِلَی الصّلوٰۃِ فإذا استَوَینَا کبّر (مشکوٰۃ ج: ١، ص ٩٨). أو کَمَا قالَ عَلیہ الصّلوٰۃُ وَالسّلام.

مادرِ علمی کے نونہالو! قرآن وسنت کے محافظو!
آسمانِ علم وفن کے درخشندہ ستارو.....!

خدائے بزرگ وبرتر کا بے حد وبے انتہا فضل واحسان ہے کہ اُس نے اس مبارک دینی کانفرنس میں شرکت کی توفیق مرحمت فرمائی، ورنہ حالات اس طرح تھے کہ شرکت غیر متوقع تھی اور آپ حضرات کی زیارت ولقاء غیر یقینی تھی مگر خدائے قادر ومطلق نے آناً فاناً حالات میں اعتدال پیدا کردیا اور

Scanned by CamScanner

رفتہ رفتہ اس کانفرنس میں شرکت کی کرنیں پھوٹنے لگیں، یہاں تک کہ اس مبارک اجلاس میں حاضری کے لئے شد ّ ازار کرلیا اور اب میں آپ حضرات کے روبرو ایک عجیب وغریب موضوع لے کی حاضر خدمت ہوں وہ موضوع ہے —

"مسئلۂ اقامت شریعت کی نظر میں"

محترم دوستو.....!

یہ موضوع کوئی ایسا موضوع نہیں ہے کہ جس پر بیان کیا جاتا، تقریریں کی جاتیں، مگر کیا کیا جائے ہمارے کچھ نادان دوست اس مسئلے کو اختلافی مسئلہ بنا کر عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس فروعی مسئلے کو اصولی اور اعتقادی مسئلہ بنا کر لوگوں کے سامنے رکھا، اور لوگوں کو یہ باور کرانے کی ناکام کوشش کی کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر کھڑا ہونا ہی سنت ہے اور اس کے علاوہ شروع تکبیر سے کھڑا ہونا سراسر ناجائز اور حرام ہے۔ شروع تکبیر سے کھڑے ہونے والوں کو، صفوں کو سیدھی کرنے کے بعد تکبیر پڑھنے والوں کو نعوذ باللہ —

گستاخ رسول کہا جاتا ہے

گستاخ نبی کہا جاتا ہے

گستاخ اولیاء کہا جاتا ہے

وہابی کہا جاتا ہے

دیوبندی کہا جاتا ہے

اہل سنت سے خارج قرار دیا جاتا ہے

Scanned by CamScanner

بلکہ حد تو یہ ہے کہ بعض رضا خانی علماء جو قرآن وسنت کے علوم سے مادرزاد یتیم ہوتے ہیں کافر تک کہہ دیتے ہیں، اس لئے میں آج کی اس مبارک محفل میں یہ واشگاف کروں گا، یہ واضح کروں گا کہ نماز میں امام اور مقتدی کو کب کھڑا ہونا چاہئے، کیا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پر کھڑا ہونا شرعاً لازم اور ضروری ہے؟ کیا اقامت کہی جانے سے قبل کھڑا ہونا صفوں کو سیدھی کرنے کے بعد کھڑا ہونا —

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں؟

اصحابِ رسول اللہ سے ثابت نہیں؟

حدیث محمد رسول اللہ سے ثابت نہیں؟

خلفائے راشدین سے ثابت نہیں؟

تابعین سے ثابت نہیں؟

ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں؟

اور کیا صفوں کو سیدھی کرنے کے بعد تکبیر کہنی، کیا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ سے قبل امام ومقتدی کو کھڑا ہونا —

سنت رسول کے خلاف ہے؟

سنت نبوی کے خلاف ہے؟

حدیث رسول کے خلاف ہے؟

طریقۂ رسول کے خلاف ہے؟

طریقۂ صحابہ کے خلاف ہے؟

فعل مجتہدین کے خلاف ہے؟

Scanned by CamScanner

اولیائے دین کے خلاف ہے؟
سلف صالحین کے خلاف ہے؟
صوفیائے متقین کے خلاف ہے؟
صلحائے کاملین کے خلاف ہے؟
دین اسلام کے جانباز سپاہیو! ملت بیضاء کے غیور فرزندو.....!

اس سلسلے میں مسلمان ہونے کے ناطے سے، صاحب ایمان ہونے کے رشتے سے، صاحب قرآن ہونے کے رشتے سے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے ناطے سے ہمارا فرض ہے کہ ہم امام الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین رحمۃ للعالمین، سرورِ کونین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل دیکھیں، حضور علیہ السلام کا اس موقع پر کیا عمل تھا اس کو معلوم کریں، احادیث نبویہ میں آپ کا عمل تلاش کریں، آپ کا طریقہ تلاش کریں اور آپ کے سفر وحضر، قیام وقعود، رکوع وسجود، لیل ونہار، رفتار وگفتار کو دیکھنے والے مقدس اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس موقع پر طرزِ عمل کیا تھا اس کو معلوم کریں، پھر حق وباطل کے مابین خط امتیاز قائم کریں، سنت وبدعت کے درمیان حد فاصل قائم کریں۔

محترم دوستو! اور شمع رسالت کے پروانو.....!

آج میں حدیث پاک کے ذریعہ یہ واضح کروں گا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے یہ ثابت کروں گا، آپ پر جان ومال اور اولاد کو قربان کرنے والے حضرات صحابہ کرامؓ کے عمل سے یہ ثابت کروں گا کہ علمائے دیوبند کا جو طریقہ ہے وہ طریقہ —

Scanned by CamScanner

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے

صحابہؓ کرام سے ثابت ہے

خلفائے راشدین سے ثابت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے ثابت ہے.

حضرت جابر بن سمرہؓ سے ثابت ہے

حضرت انسؓ سے ثابت ہے

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے ثابت ہے

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے ثابت ہے

درس گاہِ رسول کے سچے طالب علم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے تلمیذ اور آپ کے سفر و حضر، لیل و نہار، صبح و شام میں ساتھ رہنے والے مؤقر صحابی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عہد رسالت کے احوال و اعمال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں : أُقِيمَتِ الصَّلوٰةُ فَقُمنَا فعدلنَا الصُّفُوفَ قبلَ أن يَخرُجَ إلَينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ (مسلم ۱/۲۰۰)

ہم لوگ کھڑے ہو جاتے اور حضور اکرم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارکہ سے تشریف آوری سے قبل صفیں سیدھی کر لیتے تھے۔ اس کے بعد تکبیر کہی جاتی تھی۔

اے بدعت کے پرستارو! اور احمد رضا کے متوالو.....!

ذرا ہوش کرو اور حدیث شریف کو بار بار پڑھو، پھر بتاؤ کہ حدیث شریف سے کیا معلوم ہو رہا ہے، کیا صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حی علی الصلوٰۃ ہی پر کھڑے ہوتے تھے اس سے پہلے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ مسلم

Scanned by CamScanner

شریف کی یہ حدیث واضح کررہی ہے، حضرت ابوہریرہؓ صاف صاف اعلان کررہے ہیں کہ تکبیر شروع ہوتی تھی اور ہم لوگ کھڑے ہوجاتے تھے اور صفوں کو سیدھی کرتے تھے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لاتے تھے۔ حضراتِ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہونے کا قطعاً انتظار نہیں کرتے تھے بلکہ حضراتِ صحابہ پہلے ہی کھڑے ہوکر صفوں کو سیدھی فرماتے اس کے بعد تکبیر شروع ہوتی چنانچہ مسلم شریف کے جلد اوّل صفحہ ۲۲۰ پر یہ حدیث موجود ہے اِنَّ الصَّلوٰۃَ کَانت تُقامُ لِرسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَیَأخذُ النَّاسُ مَصَافَّھُمْ قَبل أن یقُومَ النَّبیَ ﷺ مقامہٗ۔ (مسلم ۱/۲۲۰)

آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کے واسطے اقامت کہی جاتی تھی اور حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی جگہ کھڑے ہونے سے قبل ہی صفیں بنالیتے تھے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ کَانَ رسُولُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم یُسوّی صُفُوفنا إذا قُمنَا إلی الصَّلوٰۃ فإذا استوینا کبّر۔ (مشکوٰۃ ص۹۸) کہ جب ہم لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھی کرتے تھے اس کے بعد نماز شروع کرتے تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء، محبوبِ کبریا، سید المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جب مصلیٰ پر کھڑے ہوجاتے تھے تو دائیں طرف مڑکر فرماتے تھے اِعتدِلُوا وَ سَوّوا صُفُوفکُم (مشکوٰۃ ۹۸)

Scanned by CamScanner

حضرت عبداللہ بن مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ کانَ رسُولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وسلّم یَمسحُ مَناکِبنَا فِی الصّلوٰۃِ ویقُولُ استوُوا (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص۹۸) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کاندھوں کو مس کر کے فرماتے تھے برابر کھڑے رہو۔

اے مولوی احمد رضا بریلوی کے پیروکارو!

ہمیں بتاؤ کہ احادیث شریف میں کہاں لکھا ہوا ہے

حضور حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوتے تھے؟

صحابہ حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوتے تھے؟

خلفائے راشدین حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوتے تھے؟

ابوبکرؓ و عمر حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوتے تھے؟

عثمان غنیؓ حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوتے تھے؟

حضرت ابوہریرہؓ حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوتے تھے؟

حضرت انسؓ حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوتے تھے؟

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوتے تھے؟

عزیز دوستو.....!

حدیث شریف کا پورا ذخیرہ موجود ہے مگر کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ حی علی الصلوٰۃ پر کھڑا ہونا ہی سنت ہے اور پہلے کھڑا ہونا ناجائز ہے۔ حدیث کے کسی بھی جزء سے یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے جاں نثار صحابہ کرامؓ حی علی الصلوٰۃ پر ہی کھڑے ہوتے تھے، اسی کو سنت سمجھتے تھے، اس کے خلاف کرنے والوں کو برا بھلا کہتے تھے،

Scanned by CamScanner

حدیث شریف کے کسی بھی جزء سے ثابت نہیں کیا جاسکتا ہے۔

پس میرے دوستو.....!

جس چیز کا ثبوت حدیث سے نہ ہو

جس عمل کا ثبوت حدیث سے نہ ہو

جس فعل کا ثبوت حدیث سے نہ ہو

جس طریقہ کا ثبوت خلفائے راشدین سے نہ ہو

اس چیز کو لازم پکڑنا

اس فعل کو ضروری سمجھنا

اس عمل کو واجب سمجھنا

اس طریقہ کو شرعی طریقہ ہونے کا اعتقاد رکھنا اس کے علاوہ کو غیر شرعی طریقہ بتانا قطعاً درست نہیں ہے۔ جس چیز کو شریعت نے لازم قرار نہیں دیا، جس فعل کو اسلام نے ضروری قرار نہیں دیا، جس عمل کو مذہب اسلام نے واجب قرار نہیں دیا

اس چیز کو لازم سمجھنا

اس فعل کو ضروری سمجھنا

اس عمل کو واجب قرار دینا

اس طریقہ کو جزء اسلام سمجھنا

اس عمل کو سنت قرار دینا بدعت ہے، ناجائز ہے

اور یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ علامہ ابواسحاق ابراہیم بن موسیٰ بن محمد الشاطبی الغرناطی اپنی مشہور کتاب الاعتصام جلد اوّل صفحہ

Scanned by CamScanner

۳۴۸ پر لکھتے ہیں وَإذا اجرت مجری السنن صارت من البدع . بلاشك کہ جب کوئی چیز سنت نہ ہو، جب کسی چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروری قرار نہ دیا ہو اس کو سنت سمجھنا، اس کو دین اسلام کا شعار قرار دینا، اس کو اہل السنّت والجماعت کا شعار قرار دینا یقیناً بدعت ہے، بلاشبہ ناجائز ہے۔ مزید علامہ شاطبیؒ الاعتصام جلد اوّل ص ۳۴۵ پر تحریر کرتے ہیں :

فإذا اجتمع فی النافلة أن تلتزم التزام السنن الرواتب إما دائمًا واما فی أوقات محدودة وعلی أوجه محدد الیٰ قوله فذالك ابتداع جب کسی نفل کام کا اس طرح التزام ہونے لگے جس طرح سنت مؤکدہ پر التزام کیا جاتا ہے جب کسی نفلی عبادت کو اس طور پر ادا کی جانے لگے جس طرح سنن ادا کی جاتی ہیں، نفل عبادتوں میں اس طرح پابندی کی جانے لگے جس طرح سنتوں کی پابندی کی جاتی ہے تو یاد رکھو وہ نفل عبادت عبادت نہیں رہ جاتی ہے بلکہ بدعت ہو جاتی ہے ناجائز ہو جاتی ہے، اس کے کرنے پر ثواب کے بجائے اُلٹا گناہ ملتا ہے۔

شریعت مصطفویؐ کے سچے علم بردارو! قرآن وسنت کے حاملو.....!

یاد رکھو اور میری باتوں کو دل کے نہاخانوں میں محفوظ کرلو، بلاشبہ فقہائے احناف مثلاً —

علامہ ابن نجیمؒ المصری

علامہ ابن عابدین شامیؒ

علامہ علاء الدین الحصکفیؒ

علامہ کمال الدین بابرتیؒ

Scanned by CamScanner

علامہ برہان الدین مرغینانیؒ

علامہ ابوالاخلاص حسن شرنبلالی:

قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی کتابوں میں صراحت ہے کہ حی علی الصلوٰۃ پر کھڑا ہونا مستحب ہے۔ حی علی الصلوٰۃ پر کھڑا ہونا آدابِ نماز میں سے ہے مگر میرے دوستو فقہائے احناف کی ان عبارتوں کو سمجھنے میں عام طور سے پڑھے لکھے حضرات بھی غلطی کا شکار ہیں اس لئے آج میں ان عبارات فقہیہ کا صحیح مطلب بیان کروں گا کہ حضرات فقہاء اسلام کی ان عبارتوں کا صحیح مطلب کیا ہے اور عام طور سے لوگ کیا سمجھتے ہیں۔

حضرات گرامی.....!

سب سے پہلے یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ اس جگہ الگ الگ دو مسئلے ہیں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں کھڑے ہونے کا مستحب وقت کیا ہے؟ نماز میں کھڑے ہونے کے لئے بہتر وقت کیا ہے؟ افضل وقت کیا ہے؟ اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اس مستحب وقت سے قبل کھڑا ہونا مکروہ ہے، ناجائز ہے، بدعت ہے، تو یاد رکھو میرے عزیز دوستو! فقہائے کرام کی یہ تمام عبارتیں مسئلہ اوّل کو ثابت کرتی ہیں کہ نماز کے لئے کھڑے ہونے کا افضل وقت، مستحب وقت، بہتر وقت، اولیٰ وقت حی علی الصلوٰۃ ہے یعنی جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو کھڑے ہو جانا چاہئے اس کی بعد تاخیر کرنا قطعاً درست نہیں ہے۔ گویا حضراتِ فقہائے کرام کی ان عبارتوں میں مستحب وقت کی آخری حد حی علی الصلوٰۃ یا حی علی الفلاح بیان کی گئی ہے اور فقہائے کرام کی عبارتوں کا صحیح مطلب یہ ہے حی علی الصلوٰۃ یا حی علی الفلاح پر کھڑا

Scanned by CamScanner

ہو ہی جانا چاہئے اس کی بعد تاخیر نہیں کرنی چاہئے، یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ حی علی الصلوٰۃ سے پہلے کھڑا ہونا ناجائز ہے، حرام ہے۔ ان عباراتِ فقہیہ میں وقت مستحب کی ابتداء نہیں بیان کی گئی ہے کہ یہاں سے مستحب وقت شروع ہوتا ہے بلکہ ان میں مستحب وقت کی انتہا بیان کی گئی ہے اگر کوئی شخص مستحب وقت پر کھڑا ہونا چاہتا ہے اور وہ بیٹھا ہو

وظیفہ پڑھ رہا ہے

قرآن پڑھ رہا ہے

تلاوت میں مشغول ہے

تہلیل میں مشغول ہے

ذکر واذکار میں مشغول ہے

اور اقامت شروع ہو چکی ہے تو اسے چاہئے کہ حی علی الفلاح یا حی علی الصلوٰۃ پر کھڑا ہی ہو جائے ورنہ اگر اس کے بعد کھڑا ہوگا تو وقت مستحب ختم ہو جائے گا، افضل وقت نکل جائے گا۔ اور یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ علامہ طحطاوی الدر المختار جلد اوّل صفحہ ۳۳۱ پر تحریر فرماتے ہیں :

والظّاهر انه احتراز عن التاخير لا التقديم حتى لو قام أوّل الإقامة لابأس به (طحطاوی علی الدر المختار، ۱/۳۳۱)

اور یہ بات بالکل ظاہر اور اظہر من الشّمس ہے کہ حی علی الفلاح کی تحدید مزید تاخیر سے بچنے کے لئے ہے پہلے کھڑے ہونے سے روکنے کے لئے نہیں ہے لہٰذا شروع اقامت سے کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے، کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ —

Scanned by CamScanner

افضل طریقہ یہ ہے

مستحب طریقہ یہ ہے

بہتر طریقہ یہ ہے

کہ شروع اقامت ہی سے کھڑے ہوجائیں تا کہ صف بندی میں سہولت رہے، صفیں سیدھی کی جاسکیں، چنانچہ قاضی عیاض مالکی حضرت امام مالکؒ کا مسلک لکھتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب مؤذن اقامت شروع کرے اسی وقت تمام لوگ کھڑے ہوجائیں۔

ونقل القاضی عیاض عن مالك وعامة العلماء أنه يستحب أن يقوموا إذا اخذ المؤذن فی الإقامة (نووی ۱/۳۲۱)

قاضی عیاض نے امام مالکؒ اور عام علمائے کرام کا مسلک یہ لکھا ہے کہ مستحب یہ ہی کہ تمام لوگ اسی وقت کھڑے ہوجائیں جب مؤذن اقامت شروع کردے۔

محترم دوستو اور میرے حق پرست بھائیو.....!

اب آپ کے سامنے حق بالکل واضح ہو چکا ہوگا، صحیح راستہ بالکل آشکارہ ہو چکا ہوگا، سنت کا راستہ اعتدال کا راستہ بالکل نمایاں ہو چکا ہوگا اور آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اقامت میں کس وقت کھڑا ہونا چاہئے اور کون سے وقت کھڑا ہونا افضل ہے۔ دوستو! میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ حی علی الصلوٰۃ پر کھڑا ہونا ناجائز ہے، حرام ہے، بدعت ہے، شریعت سے ثبوت نہیں ہے بلکہ میں صرف یہ کہتا ہوں جس طرح حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑا ہونا شریعت سے ثابت ہے اسی طرح حی علی الصلوٰۃ سے پہلے کھڑا ہونا بھی شریعت سے ثابت

Scanned by CamScanner

ہے لہٰذا پہلے کھڑے ہونے والوں کو خدارا برا بھلا نہ کہو، گستاخِ رسول نہ کہو، گستاخِ اولیاء نہ کہو، شریعت کو چھوڑنے والے مت قرار دو، اسلئے کہ —

اے رضا خانیو! اے مولوی احمد رضا کے دیوانو! اگر تم حی علی الصلوٰۃ سے پہلے کھڑے ہونے والے کو گستاخِ رسول قرار دو گے، گستاخِ اولیاء قرار دو گے، شریعت کو چھوڑنے والے قرار دو گے تو یاد رکھو تم نے صرف علمائے دیوبند کو گستاخِ رسول قرار نہیں دیا بلکہ حقیقت میں تم نے —

امام مالکؒ کو گستاخِ رسول قرار دیا

علامہ طحطاویؒ کو گستاخِ رسول قرار دیا

کیوں کہ علمائے دیوبند کا مسلک وہی ہے جو مسلک امام مالک کا تھا، قاضی عیاض مالکی کا تھا، علامہ طحطاوی کا تھا اور یقیناً علمائے دیوبند کا عمل اسی مسلک پر ہے جس مسلک پر —

فقہائے اسلام کا عمل تھا

ائمہ دین کا عمل تھا

ائمہ محدثین کا عمل تھا

صلحائے کاملین کا عمل تھا

اولیائے متقین کا عمل تھا

بزرگانِ دین کا عمل تھا

صوفیائے اسلام کا عمل تھا

یاد رکھو دوستو! علمائے دیوبند کا عمل ان حضرات کے عمل سے سرمو بھی تجاوز نہیں ہے بلکہ علمائے دیوبند کا عمل فقہائے امت کی تصریحات کے عین

Scanned by CamScanner

مطابق ہے، محدثین کرام کی تشریحات کے عین مطابق ہے۔

اور اگر بفرضِ محال یہ مان لیا جاوے کہ حی علی الصلوٰۃ پر کھڑا ہونا ہی سنت ہے، حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا ہی مستحب ہے اور اس سے پہلے کھڑا ہونا مستحب نہیں ہے تو یاد رکھو دستو مستحب کے ترک کرنے سے کراہت لازم نہیں آتی ہے بلکہ کراہت کو ثابت کرنے کے لئے مستقل دلیل چاہئے صرف مستحب کا ترک کرنا ثبوت کراہت کے لئے کافی نہیں ہے اور یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ فقہ حنفی کا مایۂ ناز فقیہ علامہ شامیؒ بھی یہی فرماتے ہیں، چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں :

وبه يظهر أن كون ترك المُستحب راجعًا إلى خلاف الأولى لا يلزم منه أن يكون مكروهًا لأن الكراهة حكم شرعى فلا بد له من دليل۔ (شامی ۱/۲۸۳)

اور اسی سے مسئلہ واضح ہوگیا کہ مستحب کا ترک خلافِ اولیٰ ہونے سے اس کا مکروہ ہونا لازم نہیں آتا ہے اس لئے کہ کراہت ایک شرعی حکم ہے لہٰذا اس کے ثبوت کے لئے کوئی اصل شرعی ہونا ضروری ہے، لہٰذا اب ہم ببانگِ دہل پوری دنیائے رضا خانیت سے چیلنج کرتے ہیں کہ اے رضا خانیو! حی علی الصلوٰۃ سے قبل کھڑا ہونا مکروہ ہے، ناجائز ہے اس پر تم کوئی دلیل پیش کرو، ہمیں چڑھتے سورج کی طرح یقین ہے کہ —

چاند سورج اپنی روشنی کھو سکتے ہیں
زمین پھٹ سکتی ہے
آسمان گر سکتا ہے

Scanned by CamScanner

ستارے جھڑ سکتے ہیں
کوہِ ہمالہ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے
پہاڑ ریزہ ریزہ ہوسکتا ہے
مگر وہ دن کبھی نہیں آئے گا کہ تم اس کے مکروہ ہونے پر دلیل پیش کردو۔ فإنْ لَمْ تفعلوا پس اگر تم نے دلیل پیش نہیں کی اور یادرکھو ولَن تفعلُوا قیامت تک تم دلیل نہیں پیش کرسکتے فاتقُوا النَّار التی أُعدّت للکافرین پس اس آگ سے ڈرو جو منکروں کیلئے تیار کی گئی ہے، کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

محترم دوستو.....!

وقت چونکہ کافی ہو چکا ہے اور ابھی ہمارے اناؤنسر کے سامنے مقررین حضرات کی ایک طویل فہرست ہے اس لئے وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ان ہی چند کلمات پر اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں۔ دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر قائم ودائم رکھے، بدعات وخرافات سے حفاظت فرمائے اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان کے

غیر مقلدوں کا تاریخی پس منظر

الحمدُ للّٰہِ الَّذِی جعلَنا ممّن یتّبع الرسول والصلوٰۃ والسّلام علٰی رسولہٖ وعلی آلہ وأصحابہٖ أجمیعن۔ أما بعد! أعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ﴿ کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴾ قَال النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم: إن بنی اسرائیل تفرّقت علی اثنتین وسبعین ملّۃ وتفترق أمتی علی ثلاث وسبعین ملّۃ کلّھم فی النّار الاّ ملّۃ واحدۃ قال من ھی یا رسول اللّٰہ؟ قال ما أنا علیہ وأصحابی (مشکوٰۃ: ۳۰) او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

محترم بزرگو اور دوستو اور میرے غیرت مند مسلمان بھائیو!

حضور اکرم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق ہمیشہ حق کے متوازی فرقے پیدا ہوتے رہے ہیں اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے ایک فرقہ کے علاوہ سب جہنمی ہوں گے، سب دوزخی

Scanned by CamScanner

ہوں گے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ! یا نبی اللہ! یا حبیب اللہ!

وہ کون سا خوش نصیب فرقہ ہوگا جو ناجی ہوگا؟ وہ کون سا نیک بخت فرقہ ہوگا جو جنت میں جائے گا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَا أنَا عَلَيهِ وأصحَابِی وہ فرقہ جو میرے طریقے پر چلے گا اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلے گا وہ ناجی ہوگا، وہ جنتی ہوگا اور جس فرقے کا طریقہ میرے صحابہ کے طریقے سے الگ ہوگا وہ فرقہ گمراہ ہوگا، راہِ راست سے ہٹا ہوا ہوگا، جادۂ مستقیم سے ہٹا ہوا ہوگا، سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہوگا اس لئے کہ ہمارے آقا، ہمارے مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق وباطل کے درمیان امتیاز کرنے کی کسوٹی مَا أنا عليه وأصحابی بیان فرمایا، لہٰذا ہم اس مبارک مجلس میں یہ واشگاف کرنے کی کوشش کریں گے کہ ہندوستان کے غیر مقلدین جو حشرات الارض کی طرح ہندوستان کے چپے چپے اور گوشے گوشے میں اپنے مذہب کی ترویج کیلئے رینگتے رہتے ہیں ان کا عمل، ان کا طریقہ ما أنا عليه وأصحابی کے مطابق ہے یا نہیں؟

محترم سامعین کرام.....!

قبل اسکے کہ میں یہ واضح کروں کہ غیر مقلدین کا طریقہ ما أنا عليه وأصحابی کے مطابق ہے یا نہیں؟ مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ اُجاگر کرتا چلوں کہ اس فرقہ کا وجود کب ہوا، کن کے ہاتھوں ہوا؟ اس کی بود باش نشو نما کس طرح ہوئی؟

محترم دوستو.....! تاریخ کے طالب علم کو معلوم ہونا چاہئے کہ

Scanned by CamScanner

انگریزوں نے اپنے تخت اقتدار کو برقرار رکھنے کے لئے ہندوستان میں جہاں بہت سے گمراہ فرقوں کو پیدا کیا وہیں ایک مہلک اور خطرناک فرقہ غیر مقلدین کو بھی پیدا کیا جو اپنے آپ کو اس وقت اہل حدیث کہتے ہیں۔ ۱۲۴۶ھ سے پہلے ہندوستان کی تاریخ میں اس فرقے کا کہیں نام ونشان تک بھی نہیں تھا۔ ۱۲۴۶ھ کے بعد ہندوستان میں اس فرقہ کا وجود منظم شکل میں ظہور پذیر ہوا، اس فرقہ کا تعلق صحیح معنی میں —

نہ قرآن کریم سے ہے

نہ حدیث رسول سے ہے

نہ سنت نبوی سے ہے

نہ اسوۂ صحابہؓ سے ہے

نہ طریقۂ ائمہ کرام سے ہے

بلکہ اگر بنظر غائر اس فرقہ کے عقائد ونظریات کا مطالعہ کیا جائے، اس فرقہ کی تہہ تک پہنچا جائے، اس فرقے کی تصنیفات وتالیفات کو عمیق نظر سے دیکھا جائے تو روزِ روشن کی طرح یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے اور اس میں کوئی ابہام وخفاء نہیں رہتا ہے کہ اس فرقہ کا تعلق انگریز سے ہے —

جو قرآن کا دشمن ہے

جو حدیث کا دشمن ہے

جو سنت کا دشمن ہے

جو اسلام کا دشمن ہے

جو شریعت کا دشمن ہے

Scanned by CamScanner

جو رسول کا دشمن ہے

امت کے نوجوانو! مذہب اسلام کے پاسبانو.....!

یاد رکھو دنیا میں حق کے خلاف جب کوئی تحریک اُٹھتی ہے، حق کے خلاف کوئی نظریات سامنے آتے ہیں، کوئی فرقہ منصۂ شہود پر ظاہر ہوتا ہے تو یوں ہی منصۂ شہود پر ظاہر نہیں ہوجایا کرتا ہے بلکہ اس کے پس پردہ کچھ عزائم، کچھ مقاصد، مذہبی ہو یا سیاسی ضرور چھپے ہوئے ہوتے ہیں، بعض حضرات کا دستِ پنہاں ضرور کارفرما ہوتا ہے چنانچہ تحریک غیر مقلدین، تحریک اہل حدیث کے پس پردہ کچھ عزائم، کچھ مقاصد ضرور مخفی ہیں، کسی کا دست پنہاں ضرور کارفرما ہے، وہ کون سے عوامل ہیں، وہ کون سے اسباب ہیں، وہ کیا محرکات ہیں جن کی بنیاد پر غیر مقلدین منصۂ شہود پر ظاہر ہوئے اس سلسلے میں ہم اپنی طرف سے کچھ کہنے کی جسارت نہیں کریں گے بلکہ آیئے ذرا ہم آپ کو اسی تحریک کے رکن اور مربی وسرپرست جناب نواب صدیق حسن صاحب سے ملائیں وہ آپ کو بتائیں گے کہ اس فرقہ کی بنیاد کیوں رکھی گئی؟ اس تحریک کو عام کرنے میں کس کا دست پنہاں کارفرما ہے نواب صدیق حسن صاحب اپنی کتاب ترجمانِ وہابیہ کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں :

''یہ آزادگی ہماری مذاہب جدیدہ سے عین مراد قانون انگلشیہ ہے''

غیر مقلدوں کی شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین صاحب کے شاگرد رشید مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو اپنے دور میں ترجمانِ اہل حدیث اور وکیل اہل حدیث کہلاتے تھے وہ بڑے طمطراق کے ساتھ اپنی کتاب ''الحیات بعد الممات'' کے صفحہ ۹۳ پر لکھتے ہیں :—

Scanned by CamScanner

''انگریزی گورنمنٹ ہندوستان میں ہم مسلمانوں کیلئے خدا کی رحمت ہے''

اسی تحریک اہل حدیث کے مایۂ ناز غیر مقلد عالم مولوی محمد مبارک صاحب علمائے احناف اور تحریک مجاہدین کے صفحہ ۴۸ پر لکھتے ہیں :—

''جماعت غرباء اہل حدیث کی بنیاد محدثین کی مخالفت پر رکھی گئی تھی، صرف یہی مقصد نہیں بلکہ تحریک مجاہدین یعنی سید احمد بریلویؒ کی تحریک کی مخالفت کر کے انگریز کو خوش کرنے کا بھی مقصد پنہاں تھا''۔

اے شمع رسالت کے محافظو! علوم نبوت کے علم بردارو.....!

ان حوالوں کی روشنی میں ان عبارتوں کی روشنی میں واشگاف لفظوں میں کھلے لفظوں میں کہنے کی اجازت دیجئے کہ فرقۂ غیر مقلدین کی نشو ونما

انگریز کے ہاتھوں ہوئی

دشمن قرآں کے ہاتھوں ہوئی

دشمن رسول کے ہاتھوں ہوئی

دشمن حدیث کے ہاتھوں ہوئی

دشمن اسلام کے ہاتھوں ہوئی

دشمن دین کے ہاتھوں ہوئی

بلکہ مجھے کہنے دیجئے، ببانگ دہل ڈنکے کی چوٹ اعلان کرنے دیجئے کہ غیر مقلدین کی بنیاد انگریز ظالم کو خوش کرنے پر رکھی گئی

قرآن کی مخالفت پر رکھی گئی

حدیث کی مخالفت پر رکھی گئی

سنت رسول کی مخالفت پر رکھی گئی

Scanned by CamScanner

سنت صحابہؓ کی مخالفت پر رکھی گئی
خلفائے راشدین کی مخالفت پر رکھی گئی
صحابۂ کرام کی مخالفت پر رکھی گئی
ائمہ مجتہدین کی مخالفت پر رکھی گئی
امام ابوحنیفہؒ کی مخالفت پر رکھی گئی
امام شافعیؒ کی مخالفت پر رکھی گئی
امام مالکؒ کی مخالفت پر رکھی گئی
امام احمد بن حنبل کی مخالفت پر رکھی گئی
محدثین کی مخالفت پر رکھی گئی
تحریک مجاہدین کی مخالفت پر رکھی گئی
تحریک آزادی ہند کی مخالفت پر رکھی گئی
علمائے اسلام کی مخالفت پر رکھی گئی
مجاہدین کی مخالفت پر رکھی گئی

اور یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ تاریخ شاہد ہے کہ ایک طرف جس طرح مولوی احمد رضا خاں بریلوی انگریزوں کو خوش کرنے کیلئے ہندوستان کو ٹھیک اس وقت دارالاسلام قرار دیتا ہے جب علمائے اسلام میدانِ جہاد میں کفن بردوش ہوکر نکلے ہوئے تھے اور ظالم انگریز کی بربریت، سفاکیت کو بیخ وبن سے اُکھاڑ پھینکنے کے لئے جانوں پر کھیل رہے تھے۔ مولوی احمد رضا بریلوی "**اعلام الاعلام بان ھندوستان دارالاسلام**" نامی کتاب لکھ کر شائع کرتا ہے اور واضح لفظوں میں لکھتا ہے

Scanned by CamScanner

کہ ہندوستان تاہنوز دارالاسلام ہے لہٰذا یہاں قتل وقتال بغاوت کے مترادف ہے، تو دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی انگریزی نبی جہاد کو منسوخ کرنے کا فتویٰ صادر کرتا ہے تو تیسری طرف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرنے کیلئے اور انگریزوں کو خوش کرنے کیلئے ''الاقتصاد فی مسائل الجہاد'' کے نام سے ایک رسالہ لکھتا ہے اور ہندوستان کی تحریک آزادی کو غیر شرعی قرار دیتا ہے، ناجائز قرار دیتا ہے۔

میرے عزیز دوستو.....!

اس کتاب کے لکھنے پر انگریزوں کی جانب سے مولوی محمد حسین بٹالوی کو جاگیر ملی، چنانچہ مولانا مسعود عالم ندوی ''ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک'' کے صفحہ ۲۱۲ پر لکھتے ہیں —

''معتبر اور ثقہ راویوں کا بیان ہے کہ اس کے معاوضہ میں سرکار انگریزی سے انھیں جاگیر بھی ملی تھی''۔ اسی طرح سیرت ثنائی کے صفحہ ۳۷۲ پر ہے —

''اس کتاب پر مولوی محمد حسین بٹالوی انعام سے بھی سرفراز ہوئے''۔

محترم دوستو.....!

ان حوالوں اور عبارتوں سے یہ بات بالکل اظہر من الشمس ہوگئی کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے یہ رسالہ صرف اور صرف انگریز کی رضا جوئی کے لئے لکھا تھا، انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے لکھا تھا، انگریز سے دولت بٹورنے کے لئے لکھا تھا، انگریزوں کی نظر میں محبوب بننے کے لئے لکھا تھا، انگریزوں کے نزدیک مقرب بننے کے لئے لکھا تھا، انگریزوں کی حمایت میں لکھا تھا ورنہ کیا ضرورت تھی کہ ایسے وقت میں جب کہ علمائے اسلام

Scanned by CamScanner

انگریزوں کے خلاف محاذ بنائے ہوئے تھے، انگریزوں کے خلاف میدانِ جہاد گرم کئے ہوئے تھے، کفن بردوش ہوکر اپنی جانوں کو اللہ کے حوالے کرکے انگریزوں سے مقابلہ کررہے تھے ''الاقتصاد فی مسائل الجہاد'' نامی رسالہ لکھا جائے، ''اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام'' نامی کتاب لکھی جائے، یہ تمام کارنامے صرف انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے ہورہے تھے۔

حضراتِ گرامی.....!

جس طرح گرگٹ اپنا رنگ بدلتا رہتا ہے اسی طرح یہ غیر مقلدین بھی بدلتے رہتے ہیں، یہ فرقہ کبھی اپنے آپ کو —

مؤحد کہلانے کی کوشش کرتا ہے

تو کبھی محمدی کہلانے کی کوشش کرتا ہے

تو کبھی سلفی کہلانے کی کوشش کرتا ہے

تو کبھی اہل حدیث کہلانے کی کوشش کرتا ہے

الغرض میرے دوستو! جب یہ فرقہ معرضِ وجود میں آیا تھا تو کوئی خاص نام کے ساتھ موسوم نہیں تھا بلکہ طویل عرصے کے بعد اس فرقے نے اپنے آپ کو محمدی یا مؤحد کہلانے لگا اور دوسرے لوگ ان کو وہابی کہنے لگے۔ ایک زمانہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا، پھر ان لوگوں نے محمدی نام کو بدلنے کے لئے، وہابی نام کو بدلنے کے لئے انگریزوں سے درخواست کی اور یہ کہا کہ ہم لوگوں سے وہابی نام کو بدل دیا جائے، محمدی نام کو منسوخ کردیا جائے اور اس لفظ کو ہم لوگوں کے استعمال سے ممانعت نافذ کیا جائے؛ بلکہ ہماری اس

Scanned by CamScanner

جماعت کو ''اہل حدیث'' نام دیا جائے اور یہ آڈر نافذ کیا جائے کہ یہ لوگ ہمیں ''اہل حدیث'' کہیں۔

چنانچہ ابوسعید محمد حسین لاہوری ایڈیٹر اشاعت السنہ نے انگریز گورنمنٹ سکریٹری کے نام ایک طویل درخواست لکھی جو اشاعت السنہ کے صفحہ ۲۴ تا صفحہ ۲۶ شمارہ نمبر ۲ جلد نمبر ۱۱ میں شائع ہوئی۔ جس غیر مقلد کو میری بات پر یقین نہ ہو تو وہ آج بھی اشاعت السنہ کے صفحہ ۲۴ تا ۲۶ شمارہ نمبر ۲ جدل نمبر ۱۱ میں دیکھ لے، اور اے غیر مقلدو! اگر تمہارے پاس وہ رسالہ موجود نہیں ہے تو آؤ ہمارے علماء سے رجوع کرو وہ تمہیں دکھائیں گے، وہ تمہیں بتائیں گے، وہ تمہیں سنائیں گے۔

جب غیر مقلدین کی جانب سے لفظ وہابیت کی منسوخی کے لئے درخواست پہنچی تو سب سے پہلے حکومت پنجاب نے اس درخواست کی منظوری کی اطلاع مولوی محمد حسین بٹالوی کو ۳؍دسمبر ۱۸۸۶ء کو دی، اسی طرح گورنمنٹ سی، پی نے ۱۴؍جولائی ۱۸۸۸ء کو بذریعہ خط نمبر ۴۰۷ اطلاع دی، گورنمنٹ یوپی نے ۲۰؍جولائی ۱۸۸۸ء کو بذریعہ خط نمبر ۳۸۶ درخواست کی منظوری کی اطلاع دی۔ گورنمنٹ ممبئی نے ۱۴؍اگست ۱۸۸۸ء کو بذریعہ خط نمبر ۳۲، حکومت مدراس نے ۱۵؍اگست ۱۸۸۸ء بذریعہ خط نمبر ۱۲۷، حکومت بنگال نے ۴؍مارچ ۱۸۹۰ء بذریعہ خط نمبر ۱۵۶ اس درخواست کی منظوری کی اطلاع مولوی محمد حسین بٹالوی کو دی، چناں چہ اس کے بعد سے یہ لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلانے لگے، اپنے آپ کو عامل بالحدیث کہنے لگے اور دوسروں کو بدعتی اور مشرک بتانے لگے حالاں کہ

Scanned by CamScanner

میرے محترم بزرگواور دوستو.....!

اسلام کی تاریخ میں کوئی ایسا ایک واقعہ بھی نہیں ملتا ہے کہ کسی مسلم جماعت نے اپنا مذہبی نام، اپنا مسلکی نام کسی غیر مسلم حکومت سے الاٹ کرایا ہو، یہ صرف ہندوستان کے غیر مقلدوں ہی کو فخر حاصل ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے اپنا نام اہل حدیث منظور کرایا اور حکومت انگلشیہ نے انکی سابقہ عظیم خدمات اور وفاداریوں کے صلہ میں اہل حدیث کا نام جو پہلے زمانے میں —

محدثین کے لئے ہوتا تھا

ائمہ دین کے لئے ہوتا تھا

مفسرین کے لئے ہوتا تھا

دین کے خدام کے لئے ہوتا تھا

محافظین اسلام کے لئے ہوتا تھا

خادمین اسلام کے لئے ہوتا تھا

انگریز نے اپنے خادموں کے لئے مخصوص کردیا، اپنے وفاداروں کے لئے خاص کردیا، دین کے دشمنوں کے لئے مخصوص کردیا، حدیث کے دشمنوں کے مخصوص کردیا۔

عزیز ساتھیو اور قابل قدر دوستو.....!

یہاں ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ آخر غیر مقلدوں نے اپنا نام ''اہل حدیث'' کیوں الاٹ کرایا؟ اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ تو دوستو! یاد رکھو کہ انگریز دشمنوں کو، انگریز سرفروشوں کو ایک سازش کے تحت وہابی کے

Scanned by CamScanner

نام سے موسوم کر دیا گیا تھا جہاں کہیں بھی کوئی انگریز دشمنی کی بات کرتا تھا اسے وہابی کہا جاتا تھا، اب ادھر غیر مقلدوں کو بھی وہابی کہا جانے لگا جس سے انگریز دشمنی کا توہم ہوسکتا تھا جس سے انگریز نمک حلالی اور وفاداری میں فرق آنے کا اندیشہ تھا، نیز انعامات ونوازشات کے بجائے دار وگیر کے امکانات سامنے آسکتے تھے اس لئے غیر مقلدوں نے اپنا نام گورنمنٹ سے درخواست کر کے ''اہل حدیث'' الاٹ کرایا۔

اور تبدیلیٔ نام کر کے اہل حدیث نام الاٹ کرانے کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ اس نام کی عظمت سے فائدہ اُٹھا کر عام مسلمانوں کو، سادہ لوح مسلمانوں کو مغالطہ میں رکھا جائے، انہیں اپنے دام میں پھانسا جائے، اس لئے غیر مقلدوں نے اپنا نام اہل حدیث الاٹ کرایا۔

محترم ساتھیو.....!

وقت چوں کہ مکمل ہو چکا ہے اور آپ حضرات تھک بھی چکے ہیں اس لئے ان ہی چند کلمات پر اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں، وقت ہوتا تو تفصیل سے گفتگو ہوتی، پھر اگر اللہ نے موقع دیا تو آپ حضرات کے سامنے اس موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالوں گا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کہنے سے زیادہ عمل کی توفیق مرحمت فرمائے اور قرآن وحدیث کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہیز

امت مسلمہ کے لئے ایک لعنت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِیْنَ، وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی امام المرسلین الذی أرسله اللّٰه رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَ علٰی آلِهٖ وَ أصحابِهٖ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ إلٰی یَومِ الدِّیْنِ. أمّا بعد!

قالَ اللّٰهُ تعالٰی:

اعوذُ باللّٰهِ من الشیطٰنِ الرَّجیم

بسم اللّٰه الـــرحمٰنِ الرّحیـــم

﴿اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلٰی النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُـــمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ صـــدق اللّٰهُ العظِیمُ. (النساء/۳٤)

محترم حضرات!

آج میری تقریر کا موضوع ہمارے سماج اور سوسائٹی کا وہ ناسور ہے جس نے سیکڑوں گھروں کو ویران کر دیا ہے۔ جس نے کھلتے ہوئے گلاب کی کلیوں کو مسل کے رکھ دیا ہے اور ہزاروں جوان لڑکیوں کے جذبات کو روند کر انھیں بوڑھی کر دیا ہے۔ یہ وہ مہلک اور خطرناک بیماری ہے جسے ہم اور

Scanned by CamScanner

آپ ''جہیز'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ جہیز ہمارے معاشرے کا ایک مہلک ناسور بنتا جارہا ہے۔ یہ ایک ایسی لعنت ہے جس نے ہماری لڑکیوں کا جینا مشکل کردیا ہے۔ اس منحوس جہیز کی بنیاد پر ہندوستانی معاشرہ میں آئے دن اخبارات میں یہ خبریں چھپتی رہتی ہیں کہ فلاں شوہر نے اپنی نئی دلہن کو جہیز نہ ملنے پر موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے۔ فلاں سسرال والوں نے مزید جہیز کا مطالبہ پورا نہ کرنے پر اپنی بہو پر مٹی کا تیل چھڑک کر جلا دیا ہے۔ فلاں مقام پر من پسند جہیز نہ ملنے کی وجہ سے سسرال والوں نے اپنی بہو کو پھانسی کا پھندا ڈال کر ہلاک کردیا ہے۔ یہ جلتی ہوئی امت کی معصوم کلیاں ہم سے سوال کرتی ہیں، ہم سے پوچھتی ہیں کیا گناہ تھے ہمارے؟ کیا قصور تھے ہمارے؟ جو ہمیں موت کی سزا دی گئی ہے۔ ہمارے اوپر مٹی کا تیل چھڑک کر ہمیں نذرِ آتش کیا جارہا ہے۔ کیا ہمیں اس لئے جلایا جارہا ہے کہ ہمارے پاس جہیز میں دینے کے لئے گاڑیاں نہیں ہیں؟

دوستو.....! ہمیں ان جلتی ہوئی دوشیزاؤں کی فریاد کا جواب کل قیامت کے دن دینا ہوگا۔ ﴿وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ﴾ جب قیامت کے دن زندہ درگور کی گئی لڑکیوں سے، ان موت کے گھاٹ اُتاری گئی دوشیزاؤں سے پوچھا جائے گا تمہیں کس جرم کے پاداش میں مٹی کا تیل چھڑک کر جلایا گیا تھا؟ تمہیں کس گناہ کے نتیجے میں پھانسی کے پھندے پر لٹکایا گیا تھا؟ دوستو! ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا۔

بزرگو اور دوستو! نکاح درحقیقت نیک عورت کو حاصل کر کے گھر کو آباد کرنے کا ذریعہ ہے۔ شادی دراصل بے رونق زندگی کو بارونق بنانے کا

Scanned by CamScanner

وسیلہ ہے، بے سکون زندگی کو پرسکون بنانے کا راستہ ہے۔ مگر ہم نے اس راستہ کو نہایت دشوار اور کٹھن بنادیا ہے، کانٹوں سے بھردیا ہے۔ بعض شادیاں خوشی کے بجائے مصیبت کا پیغام لانے لگی ہیں۔ فرحت ومسرت کے بجائے غم واندوہ کے بادل برسانے لگی ہیں۔ غیر اسلامی رسم ورواج اور جہیز کے لین دین نے اسلامی شادی کا تصور ہمارے ذہن ودماغ سے نکال دیا ہے۔ آج ہمارے اندر جھوٹی شان وشوکت، دولت کی نمائش، دکھاوا اور غرور وتکبر کا اظہار سب کچھ ہے مگر اسلامی شادی کا تصور مفقود ہوتا جارہا ہے۔ نکاح دوخاندانوں کو ملانے کا ذریعہ ہوتا ہے، دونوں کو ایک دوسرے سے مامون ومحفوظ اور بے فکر کردینے کا سبب ہوتا ہے۔ رشتہ ہی سے دونوں خاندان ایک دوسرے کے معاون ومددگار ہوجاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لم یُرَ للمتحابین مثلُ النکاح)) (ابن ماجہ، النکاح/ ۱۸۴۷)

نکاح سے پیدا ہونے والی محبت کی طرح کوئی اور محبت نہیں دیکھی گئی۔

لیکن یہاں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے، جس گھر میں لڑکی ہوتی ہے ابھی لڑکی جوانی کی دہلیز پر قدم بھی نہیں رکھتی ہے کہ لڑکی کے والدین اس کے لئے جہیز کے فکر میں ڈوب جاتے ہیں، ان کی راتوں کی نیند اُڑ جاتی ہے، ان کا چین وآرام چھن جاتا ہے، اب وہ یہ سوچنے لگتے ہیں کہ جہیز کے سامان کا کہاں سے انتظام ہوگا؟ لڑکے کے گھر والوں کے مطالبات کس طرح پورے ہوں گے؟ زمین بیچ کر یا سود پر قرضہ لے کر، گویا اپنی لڑکی کا نکاح نہیں کررہے ہیں بلکہ لڑکی کے لئے لڑکا خرید رہے ہیں اس لئے منھ

Scanned by CamScanner

مانگی قیمت بہر صورت ادا کرنی ہے۔

عجیب ماجرا ہے حضرات دیکھئے
داماد مانگتا ہے خیرات دیکھئے

حضراتِ گرامی.....! شادی کے تمام اخراجات اور ہر قسم کی ذمہ داری اسلام نے مردوں پر رکھی ہے۔ مہر اسے دینا ہے، دعوتِ ولیمہ اسے کرنی ہے، نفقہ اُسے ادا کرنا ہے، بیوی کے رہنے سہنے کا انتظام اسے کرنا ہے، اپنے گھر کے ضروری سامان اُس کو خریدنا ہے، انھیں اخراجات کے اُٹھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فوقیت دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے مردوں کو عورتوں کے لئے قوّام بنایا، نگراں بنایا، ان کا محافظ بنایا اور بیوی کے تمام اخراجات کی تمام ذمہ داری مردوں پر رکھی''۔ لیکن آج معاملہ اس کے برعکس ہو چکا ہے، ابھی نکاح بھی نہیں ہوا کہ مطالبات شروع ہو جاتے ہیں کہ ہمیں ماروتی چاہئے، ہمیں ہیرو ہونڈا اور فریج چاہئے، ہمیں رنگین ٹی وی چاہئے، لڑکیوں کے ماں باپ کے مال اور اس کی کمائی پر ہماری نظر جانے لگتی ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُنكَحُ المَرْأةُ لأربع: لِمَالِهَا، ولِحَسَبِهَا، ولِجَمَالِهَا، ولِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ)) (مشکوٰۃ/۲/۲۶۷) لوگ لڑکیوں سے اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب ونسب کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی اور حسن کی وجہ سے، اور اس کے دین کی وجہ سے نکاح کرتے ہیں۔ تو یاد رکھو جس شخص نے دین کو ترجیح دی اور لڑکی کی دینداری کی وجہ سے نکاح کیا تو وہ کامیاب اور بامراد رہے گا۔ اور دین داری کا خیال نہ کرے صرف مال

Scanned by CamScanner

ودولت، حسب ونسب اور حسن وخوبصورتی کی وجہ سے نکاح کرنے والے لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔

حضراتِ گرامی.....! نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری سنت سے اعراض کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اس لئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں اور عہدِ صحابہ رضیں برابر شادیاں ہوتی تھیں لیکن نہایت سادگی کے ساتھ، مروجہ جہیز کا کوئی لین دین نہیں تھا، چنانچہ اس کی ایک واضح مثال حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی شادی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف کی شادی ہوچکی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر تک نہ ہوئی اور نہ ہی خبر دینے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ جب شبِ زفاف منا کر حضرتِ عبدالرحمٰن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پہنچے تو آپ نے ان پر خوشبو کے رنگ کا نشان دیکھ کر معلوم کیا: عبدالرحمٰن! یہ رنگ کیسا؟ کیا شادی ہوچکی؟ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں جی ہاں! یارسول اللہ شادی ہوگئی۔ تو آپ نے معلوم فرمایا کہ کیا مہر دیا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا: یارسول اللہ! ایک کھجور کی گٹھلی کی برابر سونا دیا ہے، تو آپؐ نے ان کو مبارک باد دیتے ہوئے ولیمہ کی دعوت کا مطالبہ فرمایا کہ: ((اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)) (بخاری/۱۹۴۴) عبدالرحمٰن! ولیمہ کرو، چاہے ایک ہی بکری ذبح کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کی دعوت کرنا سنت ہے لیکن لڑکیوں کی شادی میں ان کے یہاں دعوت قبول کرنا، ان کے یہاں شادی کے موقعہ پر کھانا کھانا خلافِ سنت ہے۔ شادیوں میں منڈھے کی رسم بجالانا بالکل شریعت کے

Scanned by CamScanner

خلاف ہے قرآن وحدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ آج کل لڑکے والے بارات میں لوگوں کی اتنی بڑی تعداد لے جاتے ہیں کہ لڑکی والے پریشان ہوجاتے ہیں، اس بارات کا بھی کوئی ثبوت قرآن وحدیث سے نہیں ہے بلکہ یہ ہمیں غیر اسلامی معاشرے اور سماج کی دین ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهُ مُؤْنَةً)) (مسند احمد:۶/۸۲)

سب سے زیادہ باعثِ برکت وہ نکاح ہے جس میں خرچ کم ہو، جس میں سنتِ رسول کی حد سے زیادہ رعایت کی جائے۔

آج کل شادیوں میں فضول خرچی، جاہلانہ رسم ورواج، ڈھول باجے، اور طرح طرح کی خرافات عام ہوچکی ہیں۔ ان کے بغیر نکاح کرنے کو اکثر لوگ معیوب سمجھتے ہیں۔ یاد رکھو! جو نکاح رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہوگا اس میں کبھی برکت نہیں آسکتی، اس نکاح کے اچھے ثمرات مرتب نہیں ہوسکتے۔ آپ نے کبھی غور کیا کہ آج کل طلاق کے واقعات اس قدر کثرت کے ساتھ کیوں پیش آتے ہیں؟ بات اصل یہ ہے کہ شادیوں کا خرچ بہت زیادہ بڑھ گیا، جہیز کا بہت زیادہ لین دین ہونے لگا اس لئے نکاح مہنگے ہوگئے، شادیاں رسم ورواج کے بندھن میں بندھ گئیں، اور اسلامی طریقے سے بالکل دور ہوگئیں۔ اس لئے طلاق کے واقعات اور گھریلو جھگڑے آئے دن سامنے آتے رہتے ہیں۔ اور مقدمات زیادہ بڑھ گئے ہیں۔

''جہیز'' کی رسم اسلامی نہیں ہے۔ مسلمان لڑکیوں کو حق وراثت سے محروم کرکے جہیز کی لعنت کے طوق کو اپنے گلے میں ڈال لینا درحقیقت اپنے

Scanned by CamScanner

اوپر شیطانی طوق کو ڈالنا ہے۔ میرے دوستو! آپ تاریخ اسلام کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرتِ فاطمۃ الزہراؓ کی شادی ہوئی لیکن اس میں مروجہ جہیز کا کوئی ثبوت نہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ فاطمہؓ کو جو جہیز کے طور پر سامان دیا اس سے مروجہ جہیز پر استدلال کرنا بالکل بے بنیاد ہے۔ اس لئے کہ حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت اور سرپرستی میں تھے۔ شادی کر کے ان کا الگ گھر بسانا تھا، اسی لئے حضرت علیؓ کی زرہ کو فروخت کر کے مشکیزہ، تکیہ، کھجور کی چھالوں سے بھرا ہوا گدا دیا تھا۔ تاکہ حضرتِ فاطمہؓ اور علیؓ کے رہنے سہنے کا انتظام ہو جائے، اس سے جہیز کا سنتِ رسولؐ ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا ہے۔ اگر جہیز دینا سنت ہوتا تو آپؐ کی اور تین صاحبزادیاں تھیں انھیں بھی جہیز دیتے۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ آپ ایک بیٹی کو جہیز دیتے اور باقی کو جہیز سے محروم کر دیتے یہ تو سراسر ناانصافی تھی۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فاتقوا اللّٰہ واعْدِلُوْا بین اَولادِکُمْ))

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو! اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی، جہیز کا کوئی تذکرہ نہیں۔

صفیہؓ کی شادی ہوئی جہیز کا کوئی تذکرہ نہیں۔

حفصہؓ کی شادی ہوئی جہیز کا کوئی تذکرہ نہیں۔

ام سلمہؓ کی شادی ہوئی جہیز کا کوئی تذکرہ نہیں۔

امہات المومنین کی شادیوں میں جہیز کا کوئی ذکر نہیں۔

صحابیاتؓ کی شادیوں میں جہیز کا کوئی ذکر نہیں۔

Scanned by CamScanner

تابعات کی شادیوں میں جہیز کا کوئی ذکر نہیں۔

اس لئے جہیز کو سنتِ رسولؐ کہنے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ ہاں اگر ذکر ہے تو مہر کا ہے۔ مہر ادا کرنا مردوں پر واجب ہے، اس کے بغیر نکاح تام نہیں ہوسکتا۔ آج ہمارے معاشرے میں مہر بھی ایک رسم بن گئی ہے۔ نکاح کے وقت مہر متعین کر کے صرف لکھ لیا جاتا ہے، مگر بعد میں ادا کرنے کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ شاذ و نادر ہی ایسے لوگ ملتے ہیں جو مہر ادا کرتے ہیں۔ یاد رکھو مسلمانو! مہر عورت کا حق شرعی ہے اس کا ادا کرنا شوہروں پر لازم ہے، ورنہ قیامت کے دن اس کا حساب دینا ہوگا۔ ہم سب سے سوال ہوگا اور ہمیں سوال کا جواب دینا ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر انسان سے پانچ چیزوں کے بارے میں ضرور سوال ہوگا جن میں سے ایک مال ہے، کہ اپنے مال کو تم نے حلال طریقہ سے کمایا، یا حرام طریقہ سے؟ اور اس مال میں جن کا حق تھا مثلاً بیوی کا مہر وہ ادا کیا یا نہیں؟ اس لئے ہمیں اپنی شادیوں کو اسلامی سنت طریقہ پر کرنا چاہئے اور عورتوں کے حقوق ادا کرنے چاہئیں اور خاص طور پر مہر کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ کرنی چاہئے، تاکہ ہمارا معاشرہ اسلامی بنے۔ میاں بیوی اور دونوں خاندان کے درمیان زیادہ سے زیادہ الفت و محبت پیدا ہو۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے احکامات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی شادیوں کو سنتِ رسولؐ کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

آمین وآخر دعوانا اَن الحمدُ للّٰہ ربّ العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچوں کی اسلامی تعلیم وتربیت کی اہمیت

اَلْحَمْـــدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّـــــلَامُ عَلىٰ اِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

اعوذُ باللّٰهِ من الشيطٰنِ الرَّجيم

بسم اللّٰه الـــرحمٰنِ الرّحيـــم

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّايَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَـا اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾ (سورة التحريم/٦)

محترم حضرات! اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں پوری انسانیت، خاص طور پر مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے۔ اس نے جس طریقے پر اولاد کو اپنے ماں باپ کی اطاعت اور ان کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کی تاکید کی ہے اسی طریقے پر ماں باپ کے اوپر بھی اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں بڑی ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔

اسلام نے مختلف پیرائے میں اپنی جامع تعلیمات کے ذریعہ ماں باپ کو یہ سمجھایا ہے کہ اولاد اپنے ماں باپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں۔

Scanned by CamScanner

اگر ماں باپ اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ومحبت، خیر خواہی، حسنِ تعلیم وتربیت اور ہر طرح کی ان کی دینی اصلاح کی فکر کریں گے تو ان کی اولاد کی دینی ودنیوی فائدوں اور کامیابیوں میں ماں باپ کا بھی پورا پورا حصہ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ: اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ))

(مسلم، الوصية، رقم الحديث/١٦٣١)

انسان جب دنیا سے انتقال کر جاتا ہے تو اس کے اپنے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے لیکن اس کے پچھلے تین اچھے کاموں کا فائدہ اور ثواب اس کو مرنے کے بعد بھی برابر پہنچتا رہے گا۔ (۱) صدقۂ جاریہ، جیسے مساجد ومدارسِ اسلامیہ وغیرہ کا بنوا دینا۔ (۲) علم نافع۔ (۳) اپنی صالح اولاد جو اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے برابر دعائے مغفرت کرتی رہے۔

ظاہر ہے کہ اولاد صالح جب ہی بنے گی جب ماں باپ نے اس کی دینی تعلیم وتربیت کے لئے محنت کی ہوگی۔ اور اگر ماں باپ نے اپنی اولاد کی اچھی تعلیم وتربیت کا انتظام نہیں کیا تو ان کی اولاد دنیا وآخرت دونوں میں ان کے لئے خسارہ اور رسوائی کا سبب بنے گی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾ (سورة التحريم/٦)

Scanned by CamScanner

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے آل واولاد اور اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن مشرکین، نافرمان لوگ اور پتھر ہوں گے۔ جہنم کی اس آگ پر سخت مضبوط اور طاقت ور فرشتے مقرر ہیں۔ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ یہ وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إنَّ اللّٰهَ سائلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا استَرْعَاهُ أَحَفِظَ اَمْ ضَيَّعَ حتّٰى يسئلَ الرجُلَ عَن اَهْل بيتِهٖ)) (ابن حبّان، رقم الحديث/٤٤٧٦)

یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ہر ذمہ دار سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس نے اپنے ماتحتوں کے حقوق ادا کئے یا انہیں ضائع کر دیا، یہاں تک کہ آدمی سے اس کے اہل وعیال اور اولاد کے بارے میں سوال ہوگا کہ دین اور دنیا کے بارے میں ان کے حقوق ادا کئے یا نہیں؟

اسی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے دلوں میں اپنی اولاد کی محبت وشفقت کے بے پناہ جذبات پیدا فرما دیئے ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علیؓ کو بوسہ دے کر پیار کیا۔ اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی، بادیہ نشین صحابی بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے تعجب بھرے لہجے میں کہا: آپ اپنے بچوں سے اتنا پیار کرتے ہیں! میرے تو دس بیٹے ہیں میں نے کبھی بھی اپنے بچوں کو اس طرح پیار نہیں کیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے بچوں سے پیار کا جذبہ ہی تمہارے دلوں سے چھین لیا ہے تو میں کیا کروں۔

Scanned by CamScanner

(بخاری، الادب، رقم الحدیث/۵۶۵۲، عن عائشہؓ)

اسلام نے والدین کو پیدائش کے وقت ہی سے بچوں کی اسلامی تعلیم وتربیت کے اہتمام کی تاکید کی ہے، چنانچہ اس نے ماں باپ کو یہ حکم دیا ہے کہ جب بچہ یا بچی پیدا ہو تو اس کے داہنے کان میں اذان دی جائے اور بائیں میں اقامت کہی جائے، تاکہ کان کے راستے سے بچے کے دل میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی کے کلمات پہنچیں۔

اور کوئی میٹھی چیز بچے کے تالو میں لگا کر اسے چٹائیں اور بچے کا اچھا اور اسلامی نام رکھیں۔ جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن، ابراہیم وغیرہ۔ ساتویں روز اس کے بال مونڈوا کر بال کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کریں اور اپنی وسعت کے مطابق عقیقہ کریں، لڑکے کے لئے دو بکری یا دو بکرے ذبح کریں اور لڑکی کے لئے ایک بکری یا ایک بکرہ ذبح کر کے غریبوں کی، رشتہ داروں کی دعوت کریں یا ان کا گوشت صدقہ کردیں۔ اور لڑکا ہو تو بالغ ہونے سے پہلے اس کا مناسب وقت پر ختنہ کرائے۔ بچہ کو دو سال تک مسلسل دودھ پلائے۔ جب وہ بولنا سیکھے تو سب سے پہلے اسے لفظ ''اللہ'' کہلائیں پھر کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھلائیں۔

اسلام نے ماں باپ کو خاص طور پر یہ تاکید کی ہے کہ وہ بچپن ہی سے اپنی اولاد کی تربیت، صحیح عقیدۂ توحید اور اعمالِ صالحہ کی بنیاد پر کریں۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ پر، اس کے تمام رسولوں پر، اس کے فرشتوں پر، آخرت پر، تقدیر پر ایمان لانے، تمام احکامات کا اتباع کرنے اور تمام ممنوعات، محرمات سے بچنے پر سختی سے عمل کرائیں۔ اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned by CamScanner

کی سیرت طیبہ اور صحابۂ کرامؓ کی سیرت اور اچھی صفات، امانت، شجاعت، فکرِ آخرت کے زیادہ سے زیادہ واقعات سنائیں۔

اس طرح بچپن ہی سے صحیح اسلامی تعلیم وتربیت کے نتیجے میں بچے کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ دین اسلام ہی سچا دین ہے۔ ہمارا معبود اللہ تعالیٰ ہے۔ ہمارے رسول محمد ﷺ ہیں۔ ہماری کتاب قرآن ہے۔ تمام مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ ہمیں مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے۔ مومنین کے لئے جنت ہے اور کافروں کے لئے جہنم ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول، قرآنِ کریم، مومنین اور تمام اسلامی شعائر سے محبت پیدا کرائیں اور بچپن ہی سے اس کو قرآنِ کریم کی تعلیم دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((جب بچہ سات سال کا ہوجائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم کریں اور جب دس سال کا ہوجائے تو نماز نہ پڑھنے پر تادیباً بقدر ضرورت اس کی پٹائی کریں اور اس کا بستر الگ کردیں))۔ (ابوداؤد، الصلوٰۃ، رقم الحدیث/۴۹۵)

اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ان کے پاس ماں باپ کے اپنی اولاد کی صحیح اسلامی تعلیم وتربیت نہ کرنے کا ایک مقدمہ آیا۔ باپ نے یہ دعویٰ دائر کیا کہ میرا لڑکا میرے حقوق ادا نہیں کرتا بلکہ وہ میرے ساتھ انتہائی بدسلوکی کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو طلب فرما کر اسے اپنے باپ کے حقوق ادا کرنے اور ان کے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی نہ کرنے کا حکم فرمایا۔ لڑکے نے کہا: اے امیر المومنین! کیا اولاد کے اپنے ماں باپ کے اوپر اللہ تعالیٰ نے حقوق نہیں

Scanned by CamScanner

رکھے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں! کیوں نہیں۔ ماں باپ کے اوپر اولاد کے بہت سارے حقوق ہیں۔ سب سے پہلا حق یہ ہے کہ باپ اپنی اولاد کی ماں بنانے کے لئے نیک اور دیندار عورت کا انتخاب کرے۔ لڑکے یا لڑکی کا نام اچھا اور اسلامی رکھے۔ اور اسے قرآنِ کریم کی تعلیم خود دے یا تعلیم دینے والے معلّمین قرآن سے تعلیم دلوائے۔ یہ جواب سن کر لڑکے نے برملا کہا: کہ اے امیر المومنین! پہلے تو میرے باپ نے میری ماں کا صحیح انتخاب نہیں کیا، میری ماں ایک مجوسی کی بیٹی ہے، میرا نام صحیح نہیں رکھا اور قرآنِ کریم کا ایک حرف بھی مجھے نہیں سکھایا۔ نہ نماز سکھائی، نہ میری اخلاقی تربیت کی۔ لڑکے کی یہ شکایت سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے باپ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے فرمایا: تم میرے پاس اب اپنے بیٹے کی یہ شکایت لے کر آئے ہو کہ میرا بیٹا میرے حقوق ادا نہیں کر رہا ہے اور میرے ساتھ ہر معاملے میں انتہائی بدسلوکی کرتا ہے جب کہ تم نے پہلے ہی اپنے بیٹے کے حقوق ادا نہیں کئے اور اس کے ساتھ غلط سلوک کرنے میں انتہا کر دی، اس کی صحیح اسلامی تعلیم و تربیت نہیں کی۔ اس کو قرآن نہیں پڑھایا۔ اس کو نماز نہیں سکھائی۔ اچھے اخلاق نہیں سکھائے۔ جب یہ اللہ تعالیٰ کا حق نہیں پہچانتا تو تمہارا حق کیا پہچانے گا؟

خلاصہ یہ ہے کہ بچے کی قرآنِ کریم کی تعلیم اور ایمانی و اسلامی تربیت کو بڑی اہمیت اور بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے قرآنِ کریم کی تعلیم، ایمان و اسلام اور شریعتِ اسلامی کے تمام احکامات بچے کے دل میں بچپن ہی سے اُتار دینا، بچے کو ان سے محبت و تعلق پیدا کرا دینا اور ہر طرح کی بدعات

Scanned by CamScanner

ومحرّمات اور جرائم سے بچے کو نفرت دلا دینا ماں باپ کا اہم فریضہ ہے۔

ماں باپ اپنی اولاد کو اللہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ خود اپنے حقوق، اپنے قریبی رشتہ داروں کے حقوق، بڑوں اور چھوٹوں کے حقوق بتلائیں اور ان کی اخلاقی تربیت کریں۔ اولاد کے اندر اچھی صفات، اچھے اخلاق وعادات پیدا کریں، جھوٹ، غیبت، چوری، زنا کاری، گالی گلوچ، خیانت، بدعہدی، بے حیائی، فخر وتکبر، فحش کلامی اور تمام بری خصلتوں سے انہیں بچائیں۔ ان کو بری صحبت اور بُرے لڑکوں کیساتھ نہ رہنے دیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((نیک اور برے ساتھی کی مثال مشک وعنبر کی خوشبو فروخت کرنے والے عطار اور بھٹی چلانے والے لوہار کی سی ہے، کہ عطار، مشک وعنبر کی خوشبو بیچنے والا یا تو تمہیں ہدیہ میں خوشبو لگادے گا، یا تم اس سے خوشبو خریدو گے اور کچھ نہیں تو اس کے پاس جا کر بیٹھنے کی وجہ سے تمہارے کپڑوں میں عطر کی خوشبو بس جائے گی۔ یہ مثال ہے اچھے اور نیک دوست اور ساتھی کی کہ ایسے ساتھی کی مصاحبت سے تمہیں ہر حال میں فائدہ پہنچے گا، اس لئے تم نیک، سچے اور نمازی لڑکوں کو اپنا دوست بناؤ۔ اور بھٹی چلانے والا یا تو تمہارے کپڑے کو جلا دے گا یا اس کی بھٹی کے دھوئیں سے تمہارے کپڑے کالے ہو جائیں گے یا کم سے کم تم اس کی بھٹی سے بدبو تو ضرور محسوس کرو گے۔ یہ مثال ہے برے ساتھی اور دوست کی کہ اگر تم اس کی مصاحبت اختیار کرو گے تو ہر حال میں تمہیں اس سے دین دنیا کا نقصان ہی ہوگا))۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث/۵۲۱۴، صحیح مسلم، رقم الحدیث/ ۲۶۲۸)

اسلئے ماں باپ کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کو غلط، آوارہ، بے نمازی، چور،

Scanned by CamScanner

شرابی، بیڑی سگریٹ پینے والے اور بداخلاق لڑکوں کے ساتھ دوستی نہ کرنے دیں۔ان کی سخت نگرانی رکھیں۔ اس سلسلے میں ان کو آزاد نہ چھوڑیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ایسے برے لوگوں سے دوستی کرنے والوں کی حسرت وندامت کو بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن ایسے لوگ اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کر اپنی حسرت وندامت کا ذکر کریں گے اور کہیں گے: کاش ہم دنیا میں ایسے بدخصلت لوگوں کو دوست نہ بناتے۔ جن سے دوستی رکھنے کی وجہ سے آج ہمیں سخت ندامت اور شرمندگی اُٹھانی پڑ رہی ہے۔

اسی طرح ماں باپ اپنی اولاد کو کھانے پینے کے آداب سکھائیں، گھر میں داخل ہونے پر ہر ایک کو سلام کرنے کی تلقین کریں، لوگوں کے ساتھ نرم اور خوش اخلاقی سے پیش آنے کی ہدایت کریں، مریض کی عیادت کرنے کی عادت ڈلوائیں، چھینک کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہلوائیں، اس کو اسلامی لباس پہنائیں۔ الغرض ہر معاملے میں اسلامی آداب سکھائیں اور غیر اسلامی طور طریقوں اور غیروں کی مشابہت سے اس کو بچائیں۔ شریعت کی طرف سے ماں باپ کے ذمہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کے جسمانی رعایت وتربیت بھی کریں، ان کے صحت وتندرستی کی فکر رکھیں، حلال اور صاف ستھری غذا ان کو کھلائیں تاکہ اولاد ہر دینی ودنیاوی کام کو چستی اور تیزی کے ساتھ بجالائے۔

((قالَ رسُولُ اللّٰه ﷺ: المؤمن القوی خیر وأحبّ إلی اللّٰه من المؤمن الضعیف، وفی کلٍّ خیر)).

(صحیح مسلم، القدر رقم الحدیث/٢٦٦٤)

Scanned by CamScanner

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن قوی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن ضعیف سے زیادہ محبوب اور بہتر ہے، البتہ دونوں میں خیر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمانو! ایک دینار جو تم نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا، ایک دینار جو تم نے غلام آزاد کرنے میں خرچ کیا، ایک دینار جو کسی مسکین کو صدقہ کیا، اور ایک دینار جو تم نے اپنے گھر والوں اور اولاد پر خرچ کیا ان تمام دیناروں میں اس دینار کے خرچ کرنے کا اجر وثواب زیادہ ہے جو تم نے اپنے اہل وعیال اور آل واولاد پر کیا ہے۔ (مسلم، الزکوٰۃ، رقم الحدیث/۹۹۵) اسی طرح ماں باپ اپنی اولاد کے اندر ہر وقت جرأت، شجاعت وبہادری اور علمی، فنی کمالات پیدا کرنے کا جذبہ پیدا کریں، اور ہر میدان میں ترقی پر پہنچنے کا عزم پیدا کریں، ان کے حوصلوں کو بڑھائیں۔ غریبوں، مسکینوں اور اپنے ملک وملت سے محبت اور ان کیلئے ہر طرح کی قربانی دینے کے جذبات پیدا کریں۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کے مطابق اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وآخِرُ دَعوانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمین

Scanned by CamScanner

مشرقِ وسطیٰ کی موجودہ صورتِ حال
اور
عالم اسلام کی ذمہ داریاں

اَلحَمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمِیْنَ، والصَّلوٰۃُ والسَّلامُ علیٰ رسُولِہٖ مُحمَّدٍ وآلِہٖ واصحَابِہٖ اجمَعِیْنَ. امّا بعد!

جوانو! یہ صدائیں آرہی ہیں آبشاروں سے
چٹانیں چور ہوجائیں جو ہو عزمِ سفر پیدا
عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں
نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

صدرِ ذی وقار! مہمانِ عظام اور چمنستانِ قاسمی کے نوشگفتہ پھولو!

بزمِ سجاد کے اس عظیم الشان **افتتاحی اجلاس** کے موقع پر آج کے سسکتے ماحول، جاں بلب فضاء اور معاشرۂ انسانی کی رقت آمیز اور ہوش رُبا

Scanned by CamScanner

جاں کنی کے وقت میرا موضوعِ سخن ہے: ''مشرقِ وسطیٰ کی موجودہ صورتِ حال اور عالم اسلام کی ذمہ داریاں''۔

دنیا کی پوری تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ یہ کرۂ ارض ابتدائے آفرینش ہی سے حق و باطل کی رزم گاہ رہی ہے، جیسے ہی مکہ کی سنگلاخ وادی سے اسلام کی پہلی کرن طلوع ہوئی اور جیسے ہی اس نے اپنی پرنور شعاؤں سے اس جہاں کو منور کر کے عالم انسانیت کو ہدایت کا چراغ دکھایا، اسی وقت سے باطل پرستوں اور کفریہ طاقتوں کا ہجوم بھی اسلام کی راہوں میں سدِ سکندری بن کر نمودار ہوا۔ ہر دور میں اسلام اور چراغِ حقانیت کو بجھانے کی بھرپور کوششیں کی گئیں، لیکن ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

حضرات!

آج کا حال اشکبار ہے۔ آہ و بکا کر رہا ہے۔ چیخ و پکار کی صدائیں دے رہا ہے۔ اپنی بے چارگی و بے بسی سے مسلمانوں کے آنسوؤں کا سیلاب اُمنڈ رہا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کا گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ بے گناہ مسلمانوں کے خون سے بھرا پڑا ہے۔ مسلمانوں کی زندگی سسک رہی ہے۔ عصمت و عفت کے دامن کو داغدار کیا جا رہا ہے۔ گلشن مشرقِ وسطیٰ ان کے لئے ماتم کدہ بنا ہوا ہے۔ نفرت و تعصب کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ تاریخ کا بدترین ظلم جسے کبھی آسمانوں نے نہ دیکھا ہوگا، دنیا جانتی ہے کہ بیسوی صدی کے وسط سے پہلے اسرائیل نام کا کوئی ملک نہیں تھا، لیکن آج وہی اسرائیل اور وہی امریکہ

Scanned by CamScanner

باشندگانِ فلسطین اورعراق وایران کو جلاوطن کررہا ہے۔ ان کی زمین وجائیداد اور گھروں پر قبضہ کیا جارہا ہے۔ ایک میزائل سے کئی کئی محلوں کو غبارِراہ بنا کر اُڑادیا جارہا ہے۔ مسجد اقصیٰ کو گولیوں کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ظلم کے خلاف صدا بلند کرنے والوں کے وجود کو خاک آلود کیا جارہا ہے۔

اخبارات کا کوئی دن ایسا نہیں جس میں کفن میں ملبوس فلسطینی شہداء، ظالموں کی بربریت اور مسلمانانِ عالم کی غفلت پر شکوہ نہ کررہے ہوں۔ خون میں لتھڑے ہوئے بچوں کی آہیں، غیرتِ قومی کو آواز نہ دیتی ہوں۔ مغموم دخترانِ اسلام کی عصمت بچاؤ کی چیخیں کانوں سے نہ ٹکراتی ہوں۔ غاصب یہود کی دغابازی اور ہٹ دھرمی دنیا بھر کے غیور مسلمانوں کو نہ للکارتی ہو ۔انہیں دنیا کی وہ تمام غیرانسانی سزائیں دی جاتی ہیں، جنہیں سنانے کی زباں سکت نہیں رکھتی۔ دل برداشت سے باہر ہوجاتا ہے، روح کانپ اُٹھتی ہے، بدن پر رونگٹے کھڑے ہونے لگتے ہیں۔ رشتۂ اسلام کا جوش دھاڑیں مارتا ہے۔ انتقام کی چنگاریاں سینے میں بھڑکنے لگتی ہیں۔ ایسے حالات میں زبان سے ایک چیخ نکلتی ہے کہ ؎

اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

حضرات!

آج مسجد اقصیٰ شیطانوں کے ناپاک پنجوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ وہ پھر توحید پرستوں کی پیشانیوں کے لئے تڑپ رہی ہے۔ ایوبی کی آہٹ سننے کے لئے ترس رہی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے محبت کے جرم میں بے شمار

Scanned by CamScanner

بزرگ رہنما سلاخوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ میں محبانِ اسلام سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مسجد اقصیٰ صرف فلسطینیوں کی ہے؟ تمہاری نہیں ہے؟ کیا وہ خدا کا گھر نہیں ہے؟ کیا اسلام نے ہم کو شعائرِ اسلام کے تحفظ کی عظیم ذمہ داری نہیں دی ہے؟

دشمن بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ کوئی آواز اُٹھانے والا نہیں ہوتا۔ جرم ہمارا ہے، مجرم ہیں۔ نبی جہاد دے کر گئے تھے، نبی تلوار دے کر گئے تھے، نبی گھوڑے دیکر گئے تھے، لیکن ہم نے ان تمام کو پس پشت ڈال دیا۔ یاد رکھو

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندی مسلمانو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

سامعین کرام!

کیا عراق کی آزادی اور اسلام کی بقاء کے لئے بہہ جانے والے شہیدوں کا خون عالم اسلامی کی بیداری کے لئے کافی نہیں؟ کیا تمہیں ابھی اور انسانی لاشوں کے ڈھیر دیکھنے ہیں؟ ارے! امریکہ کو صدام کا سر چاہئے تھا وہ اس کے قبضے میں ہے، امریکہ کو عراق کے تیل کی دولت چاہئے تھی وہ بھی اس کے قبضے میں ہے، امریکہ کو ساری دنیا پر اپنی خوف کو برقرار رکھنے کے لئے افغانستان و عراق کی تباہی و بربادی چاہئے تھے وہ بھی اسے حاصل ہو چکی ہے۔ فلسطینیوں کو کمزور کر کے اسلام دشمن اسرائیل کو طاقت ور بنانا ایک دیرینہ خواب تھا، اس کی بھی تکمیل ہو رہی ہے۔

لیکن کیا ہمیں اب یہ تسلیم کر لینا پڑے گا کہ امریکہ اس زمانے کا خدا ہے؟ ہماری روح اس کی مٹھی میں ہے، ہمارا ضمیر اس نے خرید لیا ہے، ہماری

Scanned by CamScanner

آوازوں پر اس کا پہرہ ہے، ہم اسکے غلام ہو چکے ہیں، ملک ہمارا ہوگا، لیکن حکومت اس کی ہوگی، ہمیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا اور ہم خاموش تماشائی بنے رہیں گے۔ ہرگز نہیں! ہم ہر طرح کی طاقت سے ٹکرا جائیں گے اور باطل کا مقابلہ کریں گے۔

ملت اسلامیہ کے فرزندو! تم ہی تو ہو جس نے ماضی میں باطل طاقتوں کو کچل کر رکھ دیا۔ پھر یہ لَیتَ و لَعَلَّ کیوں؟ یہ چوں چرا کیوں؟

آؤ.....! اور اُتار دو غفلت کی چادر اور پہن لو عقل و ہوش کی زرہ۔ اُتار دو بزدلی کی قباء اور باندھ لو سر پہ کفن، چھوڑ دو عیش و آرام کے بستر کو اور پہاڑوں کی سنگینیوں سے ٹکرانے کی صلاحیت پیدا کرو۔ کھینچ لو اسرائیل کی زبان، سلب کر لو امریکہ کی طاقت کو، روک لگا دو مخالفین کی راہ پر اور اعلان کر دو، کہ:

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



Scanned by CamScanner

گلوبلائزیشن اور عالم اسلام

حامداً ومصلّیاً أمّا بعد!

نمایاں ہو کے دکھلادے کبھی ان کو جمال اپنا
بہت مدت سے چرچے ہیں ترے باریک بینوں میں
یہ خاموشی کہاں تک، لذتِ فریاد پیدا کر
زمیں پر تو ہو اور تیری صدا ہو آسمانوں میں

معزز مہمانانِ کرام اور اساتذۂ عظام!

آج کی اس بابرکت مجلس میں میری تقریر کا موضوع ہے ”تحریک گلوبلائزیشن اور عالم اسلام“۔ یوں تو آج ہم زندگی کے تمام شعبوں میں افسوس ناک صورتِ حال کا عبرت خیز مجسمہ بنے ہوئے ہیں۔ سیاسی، اقتصادی، عسکری اور اجتماعی، ہر سطح پر پس ماندگی، ذلت وانتشار ہمارا مقدر بن چکا ہے۔ عالمی معاشرت میں ہم اپنی شناخت کھو چکے ہیں۔ ہمارا کوئی وزن ہے نہ کوئی پہنچان۔ ہم زندگی کے حاشیہ پر جی رہے ہیں۔ اغیار کی مکروفریب کی موجیں ہمیں تھپیڑے مار رہی ہیں۔ ہمارے قتل کے لئے

Scanned by CamScanner

دشمنوں کا اتحاد اور ان کے ٹوٹ پڑنے کا انداز دیدنی ہے۔

حضرات!

مغربی دشمنوں نے امت مسلمہ کو، اس کے نہ صرف مادّی واقتصادی مسائل؛ بلکہ فکری، اجتماعی، ثقافتی، تربیتی میراث، عربی واسلامی روایات واقدار اور طرزِ زندگی کے اثاثے سے یکسر تہی مایہ کرنے کیلئے استعمار کی ایک نئی ہمہ گیر ''زوداثر'' اور پہلے سے زیادہ ظالمانہ، جابرانہ، جارحانہ قسم کی خاکہ سازی کر کے ہمارے اوپر لادنے کی کوشش کی، اس کے لئے ''سازشی دوررسی'' کو کام میں لاتے ہوئے پہلے انہوں نے ہماری تیل کی دولت اور تمام قدرتی ذرائع پر قبضہ کیا، پھر ہماری عسکری طاقت کو ایران-عراق جنگ، عراق-کویت جنگ، کویت کی نام نہاد آزادی کی جنگ، افغانستان کی خانہ جنگی کو ہوا دیکر پھر افغانستان پر حملے اور قبضے، عراق پر حملے اور قبضے کے ذریعہ ہمیں ہر طرح سے مفلوج کرنا چاہتا ہے؛ تاکہ ہم ان کی سرمایہ دار معاشی وسیاسی، ثقافتی وتہذیبی، اجتماعی ونظریاتی، جبر وجارحیت کا کسی طور پر مقابلہ نہ کرسکیں۔ استعمار کی یہ نئی قسم انہوں نے ''عمولہ'' کے نام سے ہمارے اوپر تھوپنے کی کوشش کی ہے، جن کو انہوں نے اپنی زبان میں ''گلوبلائزیشن'' کا نام دیا ہے۔

سامعین!

ہمیں اب یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ استعمار چند دہائیوں کی خاموشی کے بعد، گلوبلائزیشن کی شکل میں لوٹ رہا ہے۔ اور اس کی راہ ہموار کرنے والے تمام ذرائع ووسائل اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ہم آج دنیا کے پردے

Scanned by CamScanner

پر جو کچھ دیکھ رہے ہیں، وہ ایک بڑی تبدیلی ہے۔ ترقی اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے۔ انسان اور ٹکنالوجی ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم بن چکے ہیں۔ انفارمیشن کے میدان میں پوری دنیا انقلاب کی وجہ سے ایک بستی میں تبدیل ہوچکی ہے۔ مشرق ومغرب کے درمیان کی مسافتیں اب بے معنی بن گئی ہیں۔ ہزاروں میل کی دوری پر رہنے والا شخص صرف دیکھنے اور سننے پر قادر نہیں؛ بلکہ چھونے اور احساس کرنے پر بھی اس کو قدرت حاصل ہوگئی ہے۔ اسی محیر العقول ترقی نے جغرافیائی حدود کو ختم کردیا ہے۔ جو گلوبلائزیشن کا ایک اہم مقصد ہے۔ اس کے لئے یہ کہنا بجا ہوگا کہ موجودہ دور کی وہ ترقیاں جو انفارمیشن کے میدان سے تعلق رکھتی ہیں گلوبلائزیشن کا سب سے بڑا آلۂ کار ہیں۔ جو عالم گیریت کے لئے میدان سازگار کررہی ہیں۔ اس لئے کہ کل تک گلوبلائزیشن ایک نظریہ تھا؛ لیکن آج ایک حقیقت بن چکی ہے۔

دوستو!

اسلام کے خلاف یہ شازشیں کوئی جدید نہیں؛ بلکہ ہر زمانے میں اسلام کے خلاف شازشیں ہوتی رہی ہیں، لیکن اس تحریک نے ہمیں کہاں، کس وقت، ہر طرح سے اپنے شکنجے میں دبانے کی کوشش کی اس کی ایک لمبی داستان ہے، جس کو بیان کرنے کے لئے یہ چند لمحے کافی نہیں۔

لیکن یہ بتاؤ!

اسلامی تہذیب کو مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگ دینا، براعظم افریقہ کے ۱۴/ملین افراد کو غلام بنا کر امریکہ لے جانا۔ اسلامی ممالک کو انگلش اسپیکنگ پر مجبور کرنا۔ مہذب معاشرہ بدلنے کے لئے خاندانوں پر اثرانداز

Scanned by CamScanner

ہونا۔ مرد وعورت کو ایک صف میں لاکر کھڑا کردینا۔ عورت کو یہ باور کرانا کہ وہ اسلامی معاشرے میں ایک مظلوم کی حیثیت رکھتی ہے۔ عورتوں کے ذہن ودماغ میں یہ بات ڈالنا کہ اس کے وہ حقوق حاصل نہیں جن کی وہ مستحق ہیں۔ مرد وزن کے درمیان سے ہر قسم کی فرق کو کچل دینا۔ مخلوط تعلیمی نظام کو پورے عالم میں رائج کرنا۔ یہ سب اسی تحریک کی شازشوں کا شاخسانہ ہے۔ غرضیکہ جتنی بھی تدابیر ہوسکتی ہیں، جتنی بھی طاقتیں لگ سکتی ہیں، اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے صرف کردی، ﴿یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِأَفْوَاھِھِمْ وَ اللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَ لَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ﴾ لیکن:

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

عَیورنو جوانو!

درحقیقت مسلمانوں کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ جب بھی کسی ایسی تحریک نے سر اُبھارا ہے، جس کا مقصد دین اسلام میں دخل اندازی، یا اسلام کا خاتمہ کرنا ہو، تو مسلمانوں نے اپنی زبان وقلم سے، دلائل وبراہین کا انبار لگا کر ہر ایسی تحریک کو شکست دیدی، اور اس کی جانب سے کی جانے والی شازشوں کو پیروں تلے روند دیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ قرونِ اولیٰ اور وسطیٰ میں بہت سے نظریوں اور تحریکوں نے جنم لیا، جن کا مقصد دین اسلام کو نیست ونابود کردینے کے علاوہ کچھ نہ تھا؛ لیکن علماءِ امت نے ایسے تمام نظریوں اور تحریکوں کا قلع قمع کردیا۔ اور وہ نظریے اور تحریکیں اس طرح مٹ گئیں کہ تاریخ کی کتابوں میں صرف

Scanned by CamScanner

ان کا ذکر ملتا ہے، ان کا کوئی داعی، کوئی مبلغ روئے زمین پر نظر نہیں آتا۔

حضرات!

یہ منصوبہ درحقیقت سرمایہ دارانہ نظام، صیہونیت، صلیبیت، مغربیت اور امریکیت کا بھرپور اور جامع منصوبہ ہے، جس کا مقصد عالم اسلام، عالم عرب کو امریکہ کے زیر نگیں لانا ہے۔ اور عالم اسلام کو ہر سطح پر غلام بنانے کے ساتھ ساتھ، اس پر طرزِ زندگی اور طرزِ معیشت کو اس طرح مسلط کر دیا جائے کہ اس کو احساس بھی نہ ہو، کہ کوئی چیز ہمارے اوپر لادی جارہی ہے، یا ہمیں غیر مانوس یا مخالف رویئے کو اپنانے پر مجبور کیا جارہا ہے۔

دوستو!

آج گلوبلائزیشن جن نظریات کی دعوت دے رہا ہے، جن افکار وخیالات کو نافذ کرنا چاہتا ہے، وہ وہی جاہل مفاسد کے عکس ہیں جو زمانہ جاہلیت میں موجود حکمرانوں کا تھا۔

چنانچہ..... جاہلیت میں سود کا رواج تھا، گلوبلائزیشن نے بھی سود کو رائج کیا۔ جاہلیت میں جنس پرستی عام تھی، گلوبلائزیشن نے بھی جنس پرستی کو عام کیا۔ جاہلیت میں زنا ایک مرغوب غذا تھی، گلوبلائزیشن نے بھی زنا کا بازار گرم کیا۔ جاہلیت میں ایک عورت کی حیثیت ایک سامان سے زائد قیمت نہ تھی، گلوبلائزیشن نے بھی آج ایک عورت کی قیمت ایک سستے سامان سے بھی گھٹیا کر دیا۔ جاہلیت میں غریبوں کو لوٹ مار کا نشانہ بنایا جاتا تھا، گلوبلائزیشن نے بھی بے بسوں کو لوٹ مار کا نشانہ بنایا، غرضیکہ جاہلیت کے زمانہ میں جتنی فاسد چیزیں رائج تھیں کسی کو بھی نہیں چھوڑا اور ہمارے سروں

Scanned by CamScanner

پرلا کر تھوپ دیا۔

معزز سامعین!

ایسے نازک وقت میں اسلام کی بیداری اور تحمیت ضروری ہے، جس طرح صحابۂ کرام نے اپنی ایمانی قوت اور اسلام پر مضبوطی کے ساتھ، تاریخ کے بدترین دور کو، بہترین دور میں تبدیل کر دیا تھا، اسی طرح ہمیں بھی گلوبلائزیشن کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلام کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ اپنے دین و مذہب، تہذیب و ثقافت کے حوالے سے ہر طرح کی لچک کو پس پشت ڈالنا ہوگا۔ اسلامی تعلیمات پر ہر طرح سے عمل پیرا ہونا پڑے گا۔

آج..... اگر چہ گلوبلائزیشن نے پوری طرح اسلام کو اپنی لپیٹ میں نہیں لیا؛ لیکن اگر ہم خوابِ غفلت کا شکار بنے رہے، تو وہ دن دور نہیں جب عالم گیریت کا مہیب سایہ ہمارے عالم پر چھا جائے گا اور ہر چیز کو مغرب زدہ کر دے گا۔

چنانچہ اب ہمیں مایوس نہ ہونا چاہئے اور اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں کا جم کر مقابلہ کرنا چاہئے، کیونکہ اگر روئے زمین پر فرعون کا وجود ممکن ہے، تو موسیٰ کا وجود بھی ممکن۔ اگر نمرود کا وجود ہو سکتا ہے تو ابراہیمؑ کا وجود بھی ہو سکتا ہے۔

لہٰذا..... اگر آج کے فرعون و نمرود کے لئے موسیٰؑ و ابراہیمؑ بننا ہے، تو ضرورت ہے اس بات کی کہ اپنے آپ کو اس کا مصداق بنائیں کہ:

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

Scanned by CamScanner

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام ونشاں ہمارا

اس پیغام کے ساتھ رخصت ہوتا ہوں، کہ:

مقتل کی طرف اب جاتے ہیں، اے موت ترے لب چوم کے ہم
لے جامِ شہادت پیتے ہیں، ساقی کی ادا پہ جھوم کے ہم
ہم شمعِ یقیں کے پروانے، شعلوں سے محبت کرتے ہیں
اے زیست ہماری راہوں سے ہٹ، ہم موت کی عزت کرتے ہیں

وآخردعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین



Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلکِ دیوبند کا دفاع اور اس کا تحفظ

نحمَدُہٗ ونُصَلِّی علیٰ رسُولِہِ الکَریم أمّا بعد.....!

گرامی قدر اساتذۂ کرام اور معزز سامعین!

''مسلکِ دیوبند کا دفاع اور اس کا تحفظ'' جیسے اہم اور نازک موضوع پر لب کشائی مجھ جیسے تہی دامن کے لئے ایک بڑی آزمائش کے مترادف ہے۔ تاہم ملتِ اسلامیہ میں روز بروز جنم لینے والے فتنوں، حق و باطل کے درمیان امتیاز ختم کردینے کی پیہم کوششوں اور سازشوں، احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے حوالے سے بڑھتے ہوئے تملّق آمیز رویئے اور مداہنت پسند جذبے کے درمیان اگر مجھے اس موضوع پر شمع خراشی کا حکم ہوا ہے تو اس پر لبیک کہنا نہ صرف غیرتِ ایمانی وحمیتِ اسلامی کا تقاضا ہے؛ بلکہ مسلکِ دیوبند کے امین و پاسبان اور اسکے سب سے بڑے ترجمان دارالعلوم دیوبند کا ایک ادنیٰ طالب علم ہونے کی حیثیت سے یہ میرا فریضہ بھی ہے۔

تو آیئے سب سے پہلے دیکھتے ہیں کہ مسلکِ دیوبند ہے کیا؟

مسلکِ دیوبند ''إِنَّ هٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ'' کا عکس جمیل ہے۔

Scanned by CamScanner

مسلکِ دیوبند "وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا" کا بہترین نمونہ ہے۔

مسلکِ دیوبند "مَا أنا عليهِ وأصحابی" کا حقیقی پرتو ہے۔

مسلکِ دیوبند "فَاسئَلُوا أهلَ الذِّكرِ" کی عملی تفسیر ہے۔

مسلکِ دیوبند "أنْ تعبُد اللّٰهَ كأنَكَ تَراهُ" کی خوبصورت تصویر ہے۔

حاضرین مجلس! مسلکِ دیوبند کسی جدید نظریے کا نام نہیں۔ مسلک دیوبند کسی نئی پارٹی یا جماعت کے منشور کو نہیں کہتے۔ مسلک دیوبند ذہن انسانی کی صلاحیتوں کی پیداوار کسی آئیڈیالوجی سے عبارت نہیں؛ بلکہ مجھے کہنے دیجئے کہ مسلکِ دیوبند اکابر دیوبند کے ذریعے دین کی کسی نئی تعبیر وتشریح کا نام بھی ہرگز نہیں؛ بلکہ مسلکِ دیوبند بعینہٖ وہی مسلک ومنہج اور دین کی اسی تعبیر وتشریح کا نام ہے جو تاریخ کے ہر دور میں اہل سنت والجماعت کا مسلک ومنہج رہا ہے۔

یہ وہی مسلک ہے جو صحابۂ کرامؓ کا مسلک تھا، جو تابعین کا مسلک تھا، جو فقہاء ومجتہدین کا مسلک تھا، جو صوفیاء وبزرگانِ دین کا مسلک تھا، جو معین الدین چشتی، نظام الدین اولیاء، خواجہ بختیار کاکیؒ، مجدد الف ثانی اور مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا مسلک تھا۔ ہاں! ہاں!! یہ وہی مسلک ہے جو شاہ اسماعیل شہید اور سید احمد شہید کا مسلک تھا۔ مختصر لفظوں میں "مسلک دیوبند" دین خالص کی اس صحیح تعبیر وتشریح کا نام ہے جو حد اعتدال پر قائم ہے، جس میں افراط وتفریط کے لئے کوئی جگہ رہی ہے نہ رہے گی۔

اور باطل جب افراط وتفریط کا شکار ہوکر قصر شریعت پر نقب لگانے کی کوشش کرتا ہے تو مسلک دیوبند اس کی راہ میں ایک ناقابل تسخیر چٹان بن

Scanned by CamScanner

کر حائل ہو جاتا ہے۔

باطل جب کبھی عصمت انبیاء پر حملہ آور ہوتا ہے تو مسلکِ دیوبند ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ سے اس کا سر پاش پاش کر دیتا ہے۔

باطل جب نبوت کو الوہیت کے شانہ بشانہ کھڑا کرنے کی سعی کرتا ہے تو مسلکِ دیوبند ﴿اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ سے اس کی خبر لیتا ہے۔

باطل جب عقیدۂ ختم نبوت پر ضرب لگانے کا خواب دیکھتا ہے تو ''مسلکِ دیوبند'' أنَا خاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بعدِی کا زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر لگاتا ہے۔

باطل جب ''نَحْنُ رِجالٌ وهُم رِجالٌ'' کہہ کر دین وشریعت کے اوّلین امتی وپاسبان صحابۂ کرامؓ کی عظمت وشان میں تنقیص وتحقیر کی جرأت کرتا ہے تو ''مسلکِ دیوبند'' الصَّحابَةُ كُلُّهُمْ عَدُولٌ کا نعرہ لگا کر اس کے حوصلے پست کر دیتا ہے۔

باطل جب نیچریت ومادیت میں ڈوب کر علم دین اور علم دنیا کی تفریق کو جہالت قرار دیتا ہے تو ''مسلکِ دیوبند'' ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ اور أنتُمْ أعلَمُ بأُمُورِ دُنياكُمْ کہہ کر اس کا دندان شکن جواب دیتا ہے۔

باطل جب تقلید ائمہ کو حرام قرار دے کر امت میں انتشار وافتراق کا بیج بونا چاہتا ہے تو ''مسلکِ دیوبند'' ﴿فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ﴾ کے ذریعہ اس کے دانت کھٹے کر دیتا ہے۔

Scanned by CamScanner

باطل جب صوفیاءِ عظام و بزرگانِ دین کی صحبت سے امت کو محروم کرنے کے لئے تصوف اور سلوک کو شرک اور بدعت قرار دیتا ہے تو ''مسلکِ دیوبند'' ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ کے ساتھ بڑھ کر اس کی سازش کو بے نقاب کر دیتا ہے۔

''مسلکِ دیوبند'' کے پاسبانو!

قربان جایئے اکابر دیوبند پر، اور ہزار ہا بار سلام بھیجئے ان کی مقدس روحوں پر، جنہوں نے تقریباً ڈیڑھ صدی قبل اہل سنت والجماعت کے مسلک کو ''من وعن'' پوری امانت و دیانت کے ساتھ ''مسلکِ دیوبند'' کی شکل میں امت مسلمہ کے سامنے پیش کر دیا۔

یقین مانئے! اگر اللہ نے انہیں بروقت خبردار نہ کیا ہوتا، اگر وہ ہند میں ملت کی نگہبانی کے لئے آگے نہ آئے ہوتے، اگر وہ بھی تملّق پسندی اور مداہنت پرستی کا - العیاذ باللہ - شکار ہو جاتے، اگر وہ بھی ''چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی'' جیسے دلفریب نعروں سے متأثر ہو جاتے، اگر وہ بھی اپنوں کی سادگی اور غیروں کی عیاری سے گھبرا کر تصلّب فی الدین، ایمان وعقیدہ کی حفاظت و وصیانت، علومِ اسلام کی ترویج واشاعت، رسالتِ محمدیہ کی تبلیغ ودعوت کی ذمہ داریوں سے کنارہ کش ہو جاتے تو شاید آج پورے برصغیر میں حق وباطل کا امتیاز ختم ہو چکا ہوتا، سنت وشریعت کے نام پر شرک وبدعت کا کاروبار اپنے عروج پر ہوتا۔ حقیقی اسلام کی صورت اس تحتی براعظم میں پوری طرح مسخ ہو چکی ہوتی۔

حاضرین مجلس! آیئے! ذرا حالیہ دنوں میں ''مسلکِ دیوبند'' کو بدنام

Scanned by CamScanner

کرنے، امن عالم کے لئے اسے خطرہ باور کرانے اور عام مسلمانوں کو اس سے برگشتہ کر دینے کے لئے انجام دی گئی سازشوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

''مسلکِ دیوبند'' کو مقامی اور عالمی میڈیا کے ذریعہ قدامت پرستی، تنگ نظری اور دہشت گردی کو فروغ دینے والا نظریہ قرار دیا گیا۔ تین طلاق، بیس رکعت تراویح اور مسجدوں میں عورتوں کی نماز جیسے اجماعی مسائل کو میڈیا کے ہاتھوں کھلونا بنایا گیا۔ ٹیلی ویزن کے عدم جواز کے فتوے کو پوری دنیا میں اُچھالا گیا۔ اور پچھلے دنوں حرمتِ مصاہرت سے متعلق دارالعلوم دیوبند کے ایک فتوے کو ایک سازش کے تحت عمرانہ معاملے کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آج فضلاءِ دارالعلوم کو اپنے مسلک ومشرب سے انحراف اور باطل نظریات کو اپنانے کے لئے عہدہ ومنصب اور عیش وعشرت کے سبز باغ دکھائے جارہے ہیں۔ اور معاوضے کی خطیر رقم پیش کی جارہی ہے۔ ع

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی؟

نسبتِ قاسمیہ کے رمز شناسو!

تاریخ کے اس نازک موڑ پر ''مسلکِ دیوبند'' کے تحفظ اور اس کے دفاع کی ذمہ داری ہمارے ناتواں کندھوں پر آپڑی ہے۔

محترم دوستو! ہم بھی اپنے اساتذہ واکابر کے سامنے دارالحدیث کی ان چہار دیواریوں کو گواہ بنا کر یہ عہد کریں کہ ہم اپنے انہیں اسلاف کے

Scanned by CamScanner

طرزِ عمل کو مشعل راہ بنائیں گے، ہم کسی بھی قیمت پر اپنے مسلک و منہج سے انحراف نہیں کریں گے۔ اور ''مسلکِ دیوبند'' کے تحفظ کے لئے، یعنی عقیدۂ توحید کے تحفظ کے لئے، عصمتِ انبیاء کے تحفظ کے لئے، عدالتِ صحابہؓ کے تحفظ کے لئے، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے، تصوف وسلوک کے تحفظ کے لئے، تقلید ائمہ کے تحفظ کے لئے، اپنی صلاحیتوں کو، اپنے افکار وخیالات کو اپنے تمام تر وسائل واسباب کو بروئے کار لائیں گے اور اس مقدس امانت کو آئندہ نسلوں تک پہنچانے کے لئے وقت آنے پر اپنی زندگی کی ایک ایک سانس اور خون کے ہر قطرے کا نذرانہ پیش کریں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين



Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم اسلام صہیونیت کی زد میں

الحمد للّٰہ ربّ العالمین، والصّلوٰۃ والسلام علی
سید المرسلین، وعلیٰ آلہٖ وصحبہ أجمعین.
أعوذُباللّٰہ مِن الشیطٰن الرّجیم
بسمِ اللّٰہ الــرّحمٰــن الــرّحیم

﴿یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰہِ بِأَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْکَرِہَ الْکَافِرُوْنَ﴾

لائق صد احترام جناب صدر اور مہمانان کرام!

یوں تو روز ازل سے حق وباطل کے درمیان میدان کارزار گرم رہا، نور وظلمت کا ٹکراؤ ہر زمانے میں رہا، ہر دور میں چراغ حقانیت کو بجھانے کی کوششیں کی گئیں، اور ہر زمانے میں حق پسندوں کو طاغوتی قوتوں کیلئے نئے نئے چیلنجوں سے نبرد آزما ہونا پڑا، لیکن عصر جدید جسے ہم پچھلی سو سالہ زندگی سے تعبیر کرتے ہیں، اس میں عالم اسلام کو نہایت ہی مختلف پریشان کن چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، جن کا مداوا صدیوں تک نظر نہیں آتا، جس کا اجمالی جائزہ یہ ہے۔

۳/ مارچ ۱۹۲۴ء میں مصطفےٰ کمال پاشا کے ہاتھوں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا۔

Scanned by CamScanner

۴/مئی ۱۹۴۸ء میں دنیا کے نقشے پر ایک صہیونی ریاست ''اسرائیل'' کا ظہور ہوا، اور اس صہیونی ریاست نے ۱۹۶۷ء میں سرزمین انبیاء ''فلسطین وبیت المقدس'' پر غاصبانہ قبضہ کیا، اور اسی صدی کی اکتوبر میں گورڈ، فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین کی قبر کے پاس پہنچا اور اپنے ناپاک قدم سے ٹھوکر مار کہتا ہے ''لو صلاح الدین! ہم شام اور دوسرے ممالک اسلامیہ کو فتح کر کے یہاں تک پہنچ گئے ہیں، تم کب تک اپنی نیند سوتے رہو گے؟

سامعین ذی وقار!

آج ہم جسے عصر جدید کہتے ہیں وہ درحقیقت صہیونی تحریک ہے، یوں تو صہیونیت کی تاریخ بہت پرانی ہے، لیکن ۱۹۹۸ء میں ''سوئزرلینڈ'' کے شہر ''بال'' میں تین سو یہودی دانشوروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی' اس کانفرنس میں، اس تحریک نے پوری دنیا پر حکومت کے خواب سجائے، اس خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے انھوں نے طے کیا کہ ہمیں میڈیا اور سونے کے ذخائر پر قبضہ کرنا ہوگا، یعنی پوری دنیا پر حکم رانی کے لیے ہمیں سیاست اور استشراقیت پر کنٹرول کرنا ہوگا، دوسری بات یہ طے ہوئی کہ ان دونوں ہتھیاروں کے ذریعہ ہمیں سب سے پہلے عالم اسلام کو ہر طرح سے مفلوج کرنا ہوگا۔

ملت کے غیور فرزندو!

اس منصوبہ کے بعد اسی صہیونی تحریک کا شاخسانہ ہے کہ تحریک استشراق اور میڈیا کے ذریعہ اسلامی عقائد وافکار پر یلغاریں کی جارہی ہیں پیغمبر اسلام کی پاکیزہ ذات پر الزام تراشی اور شریعت اسلامی کے مأخذ

Scanned by CamScanner

ومصادر میں شکوک وشبہات پیدا کیے جا رہے ہیں، اسلام کو خرافات کا مجموعہ، مسلمان کو روحانیت واخلاق سے عاری اور قتل غارت گری کا پیکر ثابت کیا جا رہا ہے، قرآنی آیات کو قرآن سے نکالنے کے مطالبے ہو رہے ہیں، اسلامی تہذیب پر مغربی تہذیب کی یورشیں آئے دن بڑھتی جا رہی ہیں، مسلم ممالک کو عالمی امن کے لیے خطرہ ثابت کیا جا رہا ہے، آخر بتاؤ تو صحیح یہ کس کا کمال ہے یہ میڈیا ہی کا تو کمال ہے، اسکے علاوہ اسلامی بنیاد پرستی ، اسلامی جنون پرستی ، اسلامی انتہا پسندی ، اور اسلامی دہشت گردی آخر یہ کیسے کیسے دیئے گئے القاب ہیں، تحریک فری میسن، تحریک جمہوریت، تحریک قومیت، سیکولرزم، سیکولرائزیشن، تحریک اسلامائزیشن اور تحریک گلوبلائزیشن، یہ سب اسلام کے خلاف صہیونی تحریک کی سازشوں کا شاخسانہ ہی تو ہیں۔

دوستو اور بزرگو!

ایک طرف میڈیا کے ذریعہ اسلامی بنیادوں کو متزلزل کیا گیا، تو دوسری طرف سیاسی زندگی کو مفلوج کرنے کے لیے صہیونیت نے ہمیں کب کیا کیا تحفے دیئے، اس کی ایک لمبی تاریخ ہے جن کو بیان کرنے کے لیے یہ چند منٹ کافی نہیں، لیکن یہ تو بتاؤ!

- ۱۹۹۱ء میں یہود ونصاری کا جزیرۃ العرب میں داخل ہونا۔
- ۱۰/ اگست ۱۹۹۳ء کو عالمی فنڈ کا سوڈان کی رکنیت کو معطل کر دینا۔
- ۱۰/ اگست ۱۹۹۳ء کو اسے دہشت گرد ملک قرار دینا۔
- ۱۹۹۸ء ۱۹۹۹ء میں سربوں کے ذریعہ مسلمانوں کا قتل عام۔
- ۱۹۹۹ء میں روس کا چیچنیا پر جارحانہ حملہ اور شہر گروزنی کی اینٹ سے اینٹ بجا دینا۔

Scanned by CamScanner

⊙ ۱۹۹۷ء میں مسلمانوں کے کروڑوں کے املاک کی بربادی، ایک منظم سازش کے تحت عراق وایران کی آٹھ سالہ خانہ جنگی۔

⊙ ۱۹۲۵ء میں بھارت میں آر ایس ایس کا قیام۔

⊙ ۱۹۹۲ء بے لگام کارسیوکوں کے ذریعہ بابری مسجد کی شہادت دل خراش۔

⊙ ۲۰۰۱ء ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملے کا بہانہ بنا کر افغانستان کو تہس نہس کر دینا۔

⊙ ۲۰۰۳ء میں جوہری اسلحہ رکھنے کے جرم میں صدام حسین کو حکومت سے بے دخل کر دینا۔

⊙ ۲۰۰۴ء میں امریکی فوجیوں کے ذریعہ ابوغریب جیل میں قیدیوں کو حیا سوز اذیت دینا اور اس کی تصویر شائع کرنا۔

⊙ ۲۰۰۵ء میں گوانتاموبے جیل میں امریکی فوجیوں کے ذریعہ قرآن کریم کے اوراق کو پھاڑ کر بیت الخلاء میں بہا کر قرآن کی بے حرمتی کرنا۔

⊙ ۲۰۰۵ء ہی میں اسرائیل وامریکہ دونوں کے ذریعہ "الفرقان الحق" شائع کرنا۔

⊙ ۲۰۰۵ء امینہ ودود کی جمعہ کی امامت کرنا۔

⊙ ۲۰۰۶ء میں پیغمبر اسلام حضرت محمد کی تصویر کو کارٹون بنا کر اور ڈرامائی انداز میں شائع کرنا۔

⊙ اپریل شیرون کے ذریعہ نصف سے زائد عرصے سے فلسطینیوں کی نسل کشی۔

ان تمام واقعات کے پس پردہ صہیونی تحریک کام کر رہی ہے غرض یہ کہ صہیونیت ریموٹ سسٹم اپنے ہاتھوں میں لے کر مسیحیوں اور اقوام متحدہ کے ذریعہ عالم اسلام پر تخریب کاری کر رہی ہے۔

Scanned by CamScanner

سامعین کرام!

صہیونیت کی تحریک آج اتنی مضبوط ہوگئی ہے کہ اس نے پورے جزیرۃ العرب پر اپنا تسلط قائم کرلیا ہے، بیت اللہ سے صرف ۵۴/میل کے فاصلے پر طائف میں اس کی فوج موجود ہے، ۴۵/میل دور جدہ میں اس کی فوج کا ٹھکانہ ہے، کویت میں ۳۴/جنگی طیارے اپنے فوجیوں کے ساتھ اسرئیل کے تعاون کے لیے موجود ہیں غرض یہ کہ عالم اسلام کو اپنے شکنجے میں کسنے کے لیے ہر طرح کی تدابیر اختیار کررکھی ہیں :

- ⊙ چنانچہ قطر میں دیکھو! وہاں اسکی فوج
- ⊙ عمان میں دیکھو! وہاں اس کی فوج
- ⊙ ترکی میں دیکھو! وہاں اس کی فوج
- ⊙ بحرین میں دیکھو! وہاں اس کی فوج
- ⊙ کویت میں دیکھو! وہاں اس کی فوج
- ⊙ عراق میں دیکھو! وہاں اس کی فوج
- ⊙ افغانستان میں دیکھو! وہاں اس کی فوج
- ⊙ پاکستان میں دیکھو! وہاں اس کی فوج

غرض یہ کہ اس تحریک نے پورے عالم اسلام کو پوری طرح اپنے شکنجے میں کس لیا ہے۔

حضرات گرامی!

آج صہیونی تحریک کے ذریعہ سیاست، معیشت، تاریخ وادب، اور علوم عمرانیہ کے ذریعہ الحاد وتشکیک کا کام لیکر مذہبی بیزاری، ذہنی انتشار پیدا کیا جارہا ہے۔ قسم قسم کے اخلاق وایمان سوز اور قاتل انسانیت فتنوں کا دور

Scanned by CamScanner

دورہ ہے۔ مادیت والحاد پرستی، نبوت محمدی سے ہر وقت آنکھیں ملانے کے لیے تیار ہے، اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نئے نئے روپ میں آکر نبوت محمدی کو چیلنج کر کے دین محمدی کے قلعوں میں شگاف پیدا کر رہا ہے۔

عالم اسلام کے غیور نوجوانو!

عالم اسلام کے لیے یہ حالت ہمارے احساس مذہبی، دینی حمیت اور ہمارے عقیدہ توحید کو چیلنج کر رہے ہیں، کہ اگر تجھے عزت کی زندگی گزارنی ہے، اگر تجھے دین کی حفاظت کرنی ہے، اگر تجھے اپنی ماؤں و بہنوں کی عصمت وعفت کا پاس ولحاظ رکھنا ہے، اگر تجھے عبادت گاہوں سے پیار اور مکاتب ومدارس کی فکر ہے تو آ!! قومیت ووطنیت، اور بغض وعداوت کی زنجیریں توڑ کر ایک وحدت ملی کے اندر جذب ہو کر بقاء وارتقاء کی جنگ لڑ، ماضی کی تباہی پر نوحہ خوانی اور گریہ کناں ہونے کے بجائے حالات سے سبق آموز ہو۔

بتانِ رنگ وبو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ افغانی
منفعت ایک ہے اس قوم کا نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

Scanned by CamScanner

لیکن! ان چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے اپنے اندر ایمان کی نئی روح ، دلوں میں یقین کی اور بازوں میں تلواروں کے قوت اور ذہن ودماغ میں عالمی لیاقت پیدا کر کے اصلاح اور اتحاد ملت کے میدان میں کود جا، اور باطل کا مقابلہ کرنے والے ایسے افراد پیدا کر، جو حق وباطل کے معرکہ کارزار کے شہسوار اور علمی وعملی لائن سے باطل کا پنجہ مروڑنے والے ہوں۔ کیوں کہ ۔

چشم اقوام سے مخفی ہے حقیقت تیری
ہے ابھی محفل ہستی کو ضرورت تیری
زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری
کوکب قسمت امکاں ہے خلافت تیری

بس اس پیغام کے ساتھ رخصت ہوتا ہوں کہ:

اٹھو! چراغ حیات بن کر، بڑھو عمل کی کتاب بن کر
قدم کو چومے گی سربلندی، متاع حسن وشباب بن کر
جمود توڑو، سکوت چھوڑو، عروس راحت سے منہ کو موڑو
چلو! شہادت کی رہ پہ تم بھی، دلوں میں عزم ثواب لے کر

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آزادی کے بعد مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ..... أما بعد

فرعون بنے جو پھرتے ہیں، ڈھاتے ہیں ستم کمزوروں پر
ان سرکش جابر لوگوں کو قدموں میں جھکا کر دم لیں گے

محترم حضرات، سامعین کرام!

آج کے اس تاریخی جشن آزادی کے موقع پر آپ حضرات نے جس عنوان پر مجھے تقریر کرنے کی ہدایت کی ہے، حق بات تو یہ ہے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، نہ میری زبان میں یہ طاقت ہے اور نہ میرا مطالعہ اتنا وسیع ہے، کہ ہندوستان کی آزادی سے لے کر اب تک کی تاریخ کو بیان کروں۔

برادران ملت!

یوں تو مسلمانوں کے خلاف باطل فرقہ پرستوں کی طرف سے برابر طوفان آیا، فتنہ وفساد کا سیلاب آیا ہے، مگر حق پرستوں کی جاں باز قوم نے ان باطل طاقتوں کا رخ ہمیشہ کے لیے دشمنوں کی طرف موڑ دیا ہے۔ آج عالمی

Scanned by CamScanner

پیمانے پر مسلمانوں کے خلاف سازشیں ہوتی ہیں، اسلام کے خلاف تحریکیں چلتی ہیں، مسلمانوں کو ہر ملک میں ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے، یہ ٹکراؤ ہمیشہ ہوتا رہیگا، کیوں کہ حق وباطل کا معرکہ ہے نور وظلمت کا معرکہ ہے، توحید وشرک کا معرکہ ہے، کفر وایمان کا معرکہ ہے، جو تا قیامت جاری رہیگا۔

تاہم آج کے اس قومی یادگار کے دن میں جب کہ ہندوستان کے گوشے گوشے اور خطے خطے میں مختلف تنظیموں، اداروں، اسکولوں، کالجوں، اور مدرسوں میں، غیر معمولی دھوم دھام سے آزادی کا ۵۹/۶۸ واں سالہ جشن منایا جارہا ہے، غلام ہندوستان کی داستان، اور آزاد ہندوستان کی داستان اور کہانی سنائی جارہی ہے، مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کیا جارہا ہے، ایسے وقت میں ہمیں بھی جب ایک طرف اَسلاف کی قربانیاں یاد آتی ہیں، تو ہاتھ دعائے مغفرت کے لیے خود بخود اٹھ جاتے ہیں، دوسری طرف جمہوری ہندوستان میں مسلمانوں کے دردناک واقعات اور ظلم وستم کی روداد سامنے آتی ہے، تو خون کے آنسو نکل پڑتے ہیں، اور دل سے ایسی آہ نکلتی ہے کہ اگر ہمارے اسلاف واکابر کو اسکا تصور بھی ہوتا، تو خدا کی قسم وہ لوگ کبھی اس ملک کو انگریزوں کی غلامی سے چھڑانے اور ہندوستان کو آزاد کرانے کے لیے اتنی بڑی قربانیاں نہ دیتے۔ اگر انھیں یہ معلوم ہوتا کہ اس ہندوستان میں مسلمانوں پر ایسا دن بھی آئے گا، جب مسلمان آزادی کی جگہ انگریزوں کی غلامی ہی کو پسند کریں گے، تو وہ کبھی شمشیر برہنہ لے کر میدان جہاد میں نہ نکلتے۔ جن مسلمانوں نے تحریک آزادی میں اپنے لہو سے مادر وطن کی پیاس بجھائی، اور پھانسی کے پھندوں پر آزادی کا نعرہ بلند

کیا، جن مسلم حکمرانوں نے اپنی سات سو سالہ تاریخ میں ہندوستان کو دولت وثروت سے مالا مال کر دیا تھا اس کو سونے کا چڑیا بنا دیا تھا، جن مسلمانوں نے ہندوستان میں اتحاد و اتفاق کا چمن لگایا تھا، ہندو مسلم یکتا کا چراغ روشن کیا تھا، انھیں آج غدار کہا جا رہا ہے، دیش کا دشمن بتایا جا رہا ہے۔

انھیں کیا معلوم، کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لیے بالاکوٹ کی پہاڑی پر سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ نے جان دی ہے .....

انھیں کیا معلوم جس ہندوستان کی آزادی کے لیے شاملی کے میدان میں علمائے دیوبند توپوں کا نشانہ بنے ہیں .....

انھیں کیا معلوم کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لیے شیخ الہندؒ اور شیخ الاسلامؒ کالا پانی گئے ہیں.....

انھیں کیا معلوم جس ہندوستان کی آزادی کے لیے شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنیؒ پر شوٹ کا وارنٹ ہوا .....

انھیں کیا معلوم تھا کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لیے ۱۹۵۷ء میں اکیاون ہزار علماء شہید ہوئے ہیں .....

انھیں کیا معلوم کہ جس ہندوستان کی آزادی کے لیے دہلی کی چاندنی چوک سے خیبر تک کے درختوں پر علماء کی گردنیں لٹکائی گئی ہیں.....

انھیں کیا معلوم کہ جس ہندوستان کی آزادی کی لیے علماءِ کرام کو برہنہ کر کے آگ کے انگاروں میں ڈالا گیا ہے .....

اس ہندوستان میں ان مسلمانوں پر ظلم ستم کا پہاڑ توڑا جا رہا ہے، انھیں ان کے حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے۔

Scanned by CamScanner

برادران ملت!

یہ مسلمانوں ہی کا احسان ہے کہ انھوں نے اس دیش کو قطب مینار کی بلندی دی، جامع مسجد کی پاکیزگی، اور تاج محل کی خوب صورتی عطا کی، ہندوستان کو جنت نما بنایا، اس کے وقار کو بلند کیا، مگر آج اس کا ثمرہ مسلمانوں کو کیا مل رہا ہے، بھاگلپور کی خون خوار داستان، ملیانہ کا المناک واقعہ، مرادآباد کی لہولہان عید، میرٹھ کے جلتے مکانات، بجنور کی دل خراش چیخیں، احمد آباد کا دل دوز ہنگامہ، جمشید پور کا ہولناک فساد، گجرات کا دل دہلا دینے والا نسل کشی، کیا یہی ثمر ہے، شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ کی قربانیوں کا یہی ثمرہ ہے، محمد علی جوہر کی قربانیوں کا یہی ثمرہ ہے، حولدار عبدالحمید کی جاں بازی کا یہی ثمرہ ہے، شہید اشفاق اللہ خاں کی قربانیوں کا یہی ثمرہ ہے، محمد عثمان کی فداکاری کا یہی ثمرہ ہے، ہزاروں علماء کی جدوجہد اور قربانیوں کا یہی ثمرہ ہے، سید احمد شہیدؒ کی تحریک آزادی کا یہی ثمرہ ہے، شیخ الہندؒ کی تحریک آزادی کا یہی ثمرہ ہے، شیخ الاسلامؒ کی تحریک آزادی کا یہی ثمرہ ہے۔

ملت اسلامیہ کے فرزندو!

آج مٹھی بھر فرقہ پرست اور تنگ نظر افراد مسلمانوں سے وفاداری کا ثبوت مانگتے ہیں۔ وہ بابر کو غاصب کہتے ہیں۔ اکبر کو غاصب کہتے ہیں۔ اورنگ زیب کو غاصب کہتے ہیں۔ مسلمانوں کو بدیسی کہتے ہیں۔ ذرا

Scanned by CamScanner

ان سے پوچھو تو سہی کہ جو تم لنگوٹی باندھتے تھے، پتوں پر کھاتے تھے، عورتوں کو زندہ جلاتے تھے، ننگے بدن رہتے تھے، تم کو جینے کا سلیقہ کس نے سکھایا، رہنے سہنے کا ڈھنگ کس نے بتایا، کھانے کا طور وطریقہ کس نے سمجھایا؟ ملک کے غاصب اور غدار تو تم ہو کبھی تم نے وطن کے واسطے ایک قطرہ خون بھی بہایا ہے؟ آج تم کو مندر کی فکر ہے، اور مسجد سے نفرت ہے، یہی وہ مسجدیں ہیں جن کی بدولت تاریخ نے تم کو جانا ہے، یہی مسلمان ہیں، جن کی وجہ سے تم مشہور ہو، تم ہندوستان کے دوست کب بن گئے، تم گاندھی کے قاتل ہو جمہوریت کے قاتل ہو، اتحاد واتفاق کے گھر میں آگ لگانے والے ہو۔

اے غیور مسلمانو!

یہ مٹھی بھر فرقہ پرست طاقتیں تمہارے دین کو ختم کرنے کی باتیں کرتی ہیں، تم کو پاکستان بھیجنے کی باتیں کرتی ہیں۔ ذرا ان کو بتادو کہ یہاں کے ذرے ذرے پر ہماری پیشانیوں کے نشانات ہیں، یہاں کے چپے چپے پر ہمارے قدموں کی چھاپ ہے۔ آج اس ملک کے آزاد ہوئے ۵۹/ سال ہو گئے، لیکن اس ۵۹ سالہ دورِ آزادی میں ارباب حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ کس طرح غیر مساویانہ رویہ اختیار کیا ہے، اور ظلم واستبداد کے کیسے کیسے ہتھیار استعمال کئے ہیں، اس کی ایک درد بھری داستان ہے۔ سیکڑوں فسادات کی تاریخ ہمارے سامنے ہے، جسے یاد کر کے کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے، زبانیں گنگ ہو جاتی ہے، پاؤں تلے سے زمین کھسک جاتی ہے۔ ہائے! یہ کیسی آزادی ہے، کہ مسلمانوں کی جان ومال محفوظ نہیں ہے، ہماری عزت وآبرو پر شب خون مارا جارہا ہے، ہمارے حقوق پامال کئے جارہے

Scanned by CamScanner

ہیں، ہماری آبادیوں کو کھنڈرات میں تبدیل کیا جارہا ہے، ہماری مساجد ومکاتب کو مسمار کیا جارہا ہے، مدارس کو آئی، ایس، آئی، کا اڈہ قرار دیا جارہا ہے، خانقاہ پر بنیاد پرستی کا الزام لگایا جارہا ہے، شعائر اسلام کے جنازے نکالے جارہے ہیں، قربانیوں پر پابندی لگائی جارہی ہے، قبرستان پر غاصبانہ قبضہ کیا جارہا ہے، لاؤڈ اسپیکر پر اذان کے خلاف مقدمہ بازی ہورہی ہے، خدائی قانون اور قرآنی دستور، اور مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی کوشش کی جارہی ہے، یہ کیسی جمہوریت ہے، یہ کیسی آزادی ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی جارہی ہے، اگر آزادی اسی کا نام ہے، تو ایسی آزادی کے ہم طلب گار نہیں ہیں؛ بلکہ ایسی آزادی کو ہم تمہارے منہ پر مارتے ہیں، ایسی آزادی پر تو ہم کل بھی لات مارتے تھے اور آج بھی مارتے ہیں، اور آئندہ بھی لات مارتے رہیں گے، ہمیں آزادی چاہیے مذہب اسلام کی آزادی، ہمیں آزادی چاہیے قرآن کی آزادی، ہمیں آزادی چاہیے عبادت کی آزادی، ہمیں جان ومال کی حفاظت چاہئے، ہمیں عزت وآبرو کی حفاظت چاہیے، ہمیں ہماری عبادت گاہوں کی حفاظت چاہیے، ہمیں شعائر اسلام کی حفاظت چاہیے۔

امت مسلمہ کے غیور فرزندو!

کیا یہ جمہوریت کا خون نہیں؟ کیا یہ سیکولرزم کا مذاق نہیں؟ دستور آزادی کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ کہ جمہوری ملک میں کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی جائے، آج آزاد ہندوستان میں یہی ہورہا ہے ہم سے مذہبی آزادی چھینی جارہی ہے، مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی کوشش

Scanned by CamScanner

جارہی ہے، ہم ایوان حکومت تک یہ آواز پہنچا دینا چاہتے ہیں، اور ارباب اقتدار کو آگاہ کر دینا چاہتے ہیں، کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن مسلم پرسنل لاء میں ذرہ برابر مداخلت برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ ہم اپنی جانوں کی بھینٹ چڑھا دیں گے لیکن اصل خدائی قانون اور لا زوال قرآنی دستور مسلم پرسنل لاء میں ترمیم نہیں ہونے دیں گے، زمین پھٹ سکتی ہے، آسمان ٹوٹ سکتا ہے، سورج اپنی روشنی کھو سکتا ہے، مگر دستور قرآنی مسلم پرسنل لاء بدل نہیں سکتا ہے۔

ہے قول محمد قول خدا، فرمان نہ بدلا جائیگا
بدلیگا زمانہ لاکھ مگر، قرآن نہ بدلا جائیگا

امت کے جیالو!

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ہندوستان کو آزادی سے مسلمانوں ہی نے سرفراز کیا، مسلمانوں ہی کی قربانیوں کا نتیجہ ہے، آج ہمارا ملک آزاد ہے اور آزادی کی گولڈن جبلی منائی جارہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم سے وطن پرستی کے متعلق سوال کیا جارہا ہے، ہم یہ واشگاف لفظوں میں کہہ دینا چاہتے ہیں، کہ مسلمان ہی اس ملک کا سچا وفادار ہے، اس دیش کے چپے چپے پر مسلمان کا حق ہے اس ملک کے ذرہ ذرہ پر مسلمانوں کی چھاپ ہے، ہم نے ہی اس دھرتی کی آزادی کے لیے جنگ لڑی ہے، اور ہم نے ہی اسکو آباد کیا ہے۔

جب گلستاں کو خون کی ضرورت پڑی
سب سے پہلے ہماری ہی گردن کٹی

Scanned by CamScanner

پھر بھی کہتے ہیں ہم سے یہ اہل چمن
یہ چمن ہے ہمارا، تمہارا نہیں

آج ہماری تاریخ مٹانے کوشش کی جارہی ہے، جنگ آزادی کی تاریخ سے مسلمانوں کا نام نکالا جارہا ہے، ہمارے کارناموں کو بھلایا جارہا ہے، مسلمان مجاہدین آزادی کی تاریخ کومٹانے کی ناکام کوشش کی جارہی ہے، اور ستم بالائے ستم یہ کہ ہم سے یہ سوال کیا جارہا ہے کہ تم نے اس ہندوستان کو کیا دیا۔

اے محبان وطن!

جاؤ..... ہمالیہ کی بلندی سے پوچھو، گنگا کی گہرائی سے معلوم کرو، سر زمین ہند کی شادابی سے پوچھو، ہندوستان کے صحراؤں سے معلوم کرو، آسمانوں کے ستاروں سے پوچھو، تاج محل کی فلک بوس عمارت سے پوچھو، قطب مینار کی بلندی سے معلوم کرو، لال قلعہ اور جامع مسجد کی درو دیواروں سے پوچھو، یہ سب کے سب تمھیں بتلائیں گے ،ہم نے ہندوستان کو کیا کیا دیا ہے، یہ سب کے سب ہماری عظمت کے گواہ ہیں، ہندوستان کا چپہ چپہ اس پر شاہد ہے، ائے ہندوستان کے انصاف ور دانشورو! ہمیں بتلاؤ کہ ہندوستان کو قطب مینار کی بلندی کس نے دی، جامع مسجد کی پرشکوہ عمارت کس نے دی؟ لال قلعہ کی عظمت کس نے دی؟ تاج محل کی رعنائی کس نے عطا کیا؟

سو بار سنوارا ہے ہم نے اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہل جنوں بتلائیں گے، کیا ہم نے دیا ہے عالم کو

Scanned by CamScanner

دانشوران قوم!.

ہندوستان کی آزادی کو ۵۹/ سال ہو چکے ہیں، آپ نہایت سنجیدگی سے اس ۵۹/ سالہ دور حکومت کا جائزہ لیجئے، کہ معیشت وتجارت، سیاست وملازمت اور دیگر شعبہائے زندگی کے اوراق کو کھنگال کر دیکھئے، کہ ارباب حکومت نے مسلمانوں کو اس میں کیا حصہ دیا ہے؟ ہر میدان عمل کو دیکھئے کہ اس ۵۹/ سالہ دور میں کہاں کہاں مسلمانوں کو کتنا حق ملا ہے۔

الغرض .....مسلمانوں کی تاریخ کے بکھرے ہوئے اوراق کی یہ پکار نہیں، بلکہ کرسی نشیں حکمرانوں کی بھی یہی شہادت ہے، کہ ہمیشہ اس آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کے مسائل میں جمہوریت کا مذاق اڑایا گیا ہے اور مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم گیا، ہر میدان میں مسلمانوں کو مفلوج بنایا گیا، معیشت ہو یا تجارت، سیاست ہو یا ملازمت، ہر موڑ پر مسلمانوں کو مجبور بنایا گیا، ہماری ترقی کی راہوں میں روکاوٹیں حائل کی گئی ہیں۔ قدم قدم پر اقلیت کا روڑہ اٹکایا جاتا ہے، آج حکومت کی ایوانوں سے لے کر ملازمت کے میدان تک اقلیت کا نعرہ لگایا جاتا ہے، جب کہ ہندوستان کی آزادی میں برادرانِ وطن سے کہیں زیادہ ہماری قربانیاں ہیں، ہم ان لوگوں کے کانوں تک یہ آواز پہنچادینا چاہتے ہیں، جن کے ہاتھوں میں زمام حکومت ہے، کہ اگر ہندوستان کی سالمیت چاہیے، تو ہمیں وہ حق دو جو جمہوریت کے آئین کی رو سے ملتا ہے، مسلمانوں کو ہر طرح سے مذہبی آزادی چاہیے، ہم ارباب حکومت سے کہنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں

Scanned by CamScanner

کے حقوق پامال نہ کریں، ورنہ اگر مسلمانوں کے صبر کا پیمانہ چھلک اٹھا اور ان کے جیالوں نے صبر کا دامن چھوڑ دیا تو وہ تمہارے لیے آتش فشاں بن کر ابھریں گے اور قہر خدا بن چھا جائیں گے، پھر تمہاری ساری طاقت ہوا میں اڑ جائیگی اور تمہاری حکومت کے پرخچے اڑ جائیں گے۔

تجھے مبارک ہو حکمرانی مخالفت بھی ہم نہ کریں گے
اگر شریعت پہ ہاتھ ڈالا، نہ تم رہو گے نہ ہم رہیں گے

اللہ تعالی ہم سب کو اسلام دشمن طاقتوں سے محفوظ رکھے، اور اسلام کو سربلندی عطا کرے۔ آمین

وما علینا إلا البلاغ



Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کا فلسفۂ جہاد
اور
آتنک واد کی حقیقت

(حضرت مولانا عبید اللہ خاں اعظمی مدظلہ العالی)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم أما بعد!

أعوذ باللّٰہ من الشیطٰنِ الرّجیم بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

﴿وَجَاهِدُوْا فِی سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (سورۃ المائدۃ/۳۵)

آمنتُ باللّٰہ صدق اللّٰہ العظیم

صدر باوقار، معزز علماء ملت اسلامیہ، کلکتہ کی تاریخی زمین پر بسنے والے بزرگو! نوجوانو! نونہالان ملت! پردہ نشیں خواتین امت!!

آج کی اس نورانی شب میں تین جلیل القدر علمائے اسلام کو بالخصوص آپ سماعت فرما چکے ہیں، یہ جلسہ دستار فضیلت، قرآن کریم کی حقانیت

Scanned by CamScanner

،اس کی صداقت ،اس کی بھر پور معنویت کا بہترین اظہار ہے، جس کے حسین گوشوں سے ہمارے علماء نے آپ کو آگاہ فرمایا، قرآن کریم کا ایک فرمان ،اللہ رب العزت کا ایک حکم ،اس کا سب سے حقیر وفقیر بندہ عبیداللہ اعظمی آپ کے سامنے لیکر حاضر ہوا۔ ارشاد ربانی ہے ﴿وَجَاهِدُوْا فِی سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ مسلمانو! اللہ کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تمھیں کامیابی حاصل ہو۔ آیت کریمہ کے ٹکڑے پر سمجھ کر عمل کرنے والوں کی بارگاہ میں قوم کے ایک ممتاز مفکر نے اس طرح خراجِ عقیدت پیش کیا تھا ؎

یہ غازی ،یہ تیرے پر اسرار بندے
جنھیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحراء ودریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی
شہادت ہے مطلوب ومقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

کائنات عالم میں بلندیوں کا مقام حاصل کرنے کے لیے ایک مؤمن کی زندگی میں عملی طور پر جو چیز مقصود ہے ،اس کا نام جہاد ہے، مختصر سے وقت میں آج میری تقریر کا موضوع ہوگا ''الجہاد فی الاسلام''۔ لفظ ''جہاد'' دور حاضر میں بہت ہی اہمیت کا حامل ہو چکا ہے، چودہ سو سال سے اسلام کے جس فریضے پر مسلمانوں کو عمل کرنے کا مسلسل حکم دیا جاتا رہا ہے، آج

Scanned by CamScanner

اس مقدس لفظ کو ہر قوم موضوعِ بحث بنا چکی ہے۔ دنیا میں کوئی بھی ملک ایسا نہیں ہے جس ملک میں فلسفۂ جہاد پر آج بحث نہ ہو رہی ہو، دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں ہے جو لفظ جہاد سے آشنا نہ ہو چکی ہو، اور دنیا میں کوئی ایسی قوم ماضی میں نہیں رہی ہے جو لاشعوری طور پر سہی جہاد سے فائدہ نہ اٹھا چکی ہو۔ لفظ جہاد کا فائدہ سب نے اٹھایا، آج لفظ جہاد سب کے لیے موضوع بحث بن گیا ہے اس لیے کہ اس لفظ کو عالمِ عمل میں اب ایسے لوگ قبول کر رہے ہیں جن کی قبولیت میں ہر زمانے میں اغیار اسلام کو محبان اسلام بننے کا موقع فراہم کیا ہے ؎

برگِ حنا پہ لکھتا ہوں میں دردِ دل کی بات
شاید کہ رفتہ رفتہ لگے دل رُبا کے ہاتھ

دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں، جو جہاد پر بحث نہ کر رہی ہو۔ اور لفظ جہاد کی تفسیر اپنے اعتبار سے نہ کر رہی ہو، کبھی کسی کی ضرورت بن جاتا ہے لفظ جہاد تو جد جہد کے نتیجے میں غلام ملک آزاد ہو جاتا ہے جیسے ہندوستان، اور کبھی کسی کے باطل عقیدے پر ضرب بن کر حقائق کے بم برسا دیتا ہے لفظ جہاد، تو خبث باطنی کے نتیجے میں اسے اسلامک آتنک واد کا نام دیا جاتا ہے۔

آج کل دو جملے بہت سننے کو مل رہے ہیں، ایک اسلام کا فلسفہ جہاد، اور دوسرا دنیا کی باطل قوموں کا لفظ اختراعی ''آتنک واد'' ہے۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ لفظ آتنک واد کو اسلام کا فلسفۂ جہاد قرار دے دیا جائے، مگر جس اسلام نے فلسفہ جہاد دنیا کو عطاء کیا سب سے پہلے اس اسلام کو اور اس کے ماننے والوں کو یہ حق پہنچتا ہے، کہ لفظ جہاد کی تشریح وہ کریں اور لفظ جہاد جن

Scanned by CamScanner

اصولوں کی بنیاد پر عالم عمل میں آیا ہے اس اصول کی بنیاد پر دنیا لفظ جہاد پر اگر تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے بحث کا میدان پکڑنا چاہتی ہے تو ہم دنیا کو ویل کم (Welcome) بھی کریں گے، دنیا کا استقبال بھی کریں گے، دنیا کو سلام بھی کریں گے، مگر ہمارے نقطۂ نظر سے الگ ہٹ کر اختراعی نقطۂ نظر کے ذریعہ اسلام کے فلسفہ جہاد کو دیکھنے اور دیکھانے کی کوشش، اسلام کا نقطہ نظام کو نہیں دیکھا جاسکتا ہے، اسلام کے اوپر آتنک واد کے تازیانے ضرور برسائے جاسکتے ہیں، تھوڑی دیر تک میں آپ کے دل و دماغ سے کھیلوں گا آپ اپنے دل و دماغ کو میرے ساتھ رکھیں گے، تو کسی نتیجے تک آپ پہنچ سکیں گے، آپ ''ٹی، وی،، دیکھتے ہیں، خبر سنتے ہیں خبروں میں بار بار ایک لفظ آتا ہے، اسلامک آتنک واد، اسلامک آتنک وادیوں نے یہ کیا، اسلامک آتنک وادیوں کے ذریعہ یہ ہوا، دِس (This) کیا، دَیٹ (That) کیا۔ تو دو جملے سمجھنے کے ہیں ایک لفظ کا نام ''آتنک واد'' ہے، دوسرے کا نام ''جہاد''۔ اور ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اسلام کے فلسفۂ جہاد سے آتنک واد کا دور تک کا بھی رشتہ نہیں۔ اور آتنک واد کا، فلسفۂ جہاد سے دور تک کا رشتہ نہیں، جو جہاد ہے وہ آتنک واد نہیں ہوسکتا اور جو آتنک واد ہے وہ جہاد نہیں ہوسکتا۔

اسلام دراصل اپنے فلسفۂ جہاد کے ذریعہ آتنک واد کی جڑوں کو کھودنے کا پیغام دیتا ہے، ہم مسلمانوں کی نظر میں آتنک واد کینسر سے زیادہ بھینکر مرض ہے کینسر صرف ایک انسان کی جان لیتا ہے مگر آتنک واد نسل انسانی کی قبریں کھودتا ہے ایسے موذی مرض سے لڑنا بھی عبادت، جو

Scanned by CamScanner

کسی انسان کی جان لے رہا ہو، اور ایسے موذی مرض سے لڑنا تو اشد ترین طور پر مسلمانوں کا فرض، اور خدا کی بارگاہ سے ملتا ہوا پیغام بخشش ہے، جو پوری جماعت اور نسل انسانی کی جان لے رہا ہو۔ آتنک واد سے بڑا دنیا میں کوئی گناہ نہیں اور جہاد سے بڑا کائنات کا کوئی ثواب نہیں۔

آتنک واد بدامنی پھیلاتا ہے، جہاد انسانیت کو بدامنی سے نجات دلاتا ہے۔

آتنک واد ظلم کے کھونٹے گاڑتا ہے، جہاد ظلم کی تنابیں اکھاڑتا ہے ۔

آتنک واد بدعقیدگی کے اندھیرے لاتا ہے، جہاد خوش عقیدگی کا مظاہرہ کرواتا ہے۔

آتنک واد اندھیرے کا نام ہے، جہاد روشنی کا نام ہے۔

آتنک واد بدعملی کی یلغار کا نام ہے، جہاد بدعملی کے لیے للکار کا نام ہے۔

آتنک واد جنگ کا نام ہے، جہاد امن کا نام ہے۔

تو آتنک واد کا اسلام سے رشتہ جوڑ کر پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی جو زہریلی ہوا چل پڑی ہے، اگر اس مسموم لہر پر پابندی لگانے کے لیے علمائے اسلام اپنی بساط بھر اپنے کو تیار نہیں کرتے تو اس دور کے سب سے بڑے کارِ ثواب سے خود بھی وہ اپنے کو محروم کرتے ہیں اور جماعت کو بھی محروم کرتے ہیں۔

لفظ ''جہاد'' جدوجہد سے بنا، پوزیٹیو نتائج پر ورک کرنے کا نام جہاد ہے، نگیٹو نتائج کے لیے کوشش کرنے کا نام آتنک واد ہے

خوش عقیدگی کو استھاپت کرنے کا نام جہاد ہے

بدعقیدگی کو مٹانے کے لیے جدوجہد کرنے کا نام جہاد ہے

بدعقیدگی پھیلانے کا نام آتنک واد ہے

Scanned by CamScanner

یہ لفظ آتنک واد دس منٹ میں اس کی بھی تشریح میں کرنا چاہونگا۔ یہ کیا چیز ہے؟ کسی کو آتنکت کرنا یہ آتنک واد ہے، کسی کو بے قصور قتل کرنا یہ آتنک واد ہے، کسی کو دہشت گردی کے سائے میں رکھنا یہ آتنک واد ہے۔ ہر ملک نظم وضبط کے لیے قانون بناتا ہے، ملک کی شہریت اختیار کرنا اور ملک کے قانون کو توڑنا یہ آتنک واد ہے۔ سپریم کورٹ نقض امن سے سماج کو بچانے کے لیے حکم جاری کرتی ہے، سپریم کورٹ کے دستور، قانون اور احکام کی دھجیاں اڑانا یہ آتنک واد ہے، میں آج اس زبان میں آتنک واد کی بیاکھیا کررہا ہوں، اس زبان میں آتنک واد کی پری بھاشا بتارہا ہوں، جس زبان میں یہ لفظ آتنک واد پیدا ہوا ہے اس زبان میں آتنک واد کی میننگ آپ کے سامنے لارہا ہوں جس زبان میں یہ لفظ آتنک واد جنم لیا ہے۔ دنیا کا کوئی انسان میرے بیان کردہ آتنک واد کے مفہوم کا منکر نہیں ہوسکتا ہے۔

کسی کو بے سبب آتنکت کرنا یہ آتنک واد ہے

کسی حق دار کا حق مار لینا یہ آتنک واد ہے

دستور کی دھجیاں اڑانا یہ آتنک واد ہے

سپریم کورٹ کے احکام کو توڑنا یہ آتنک واد ہے

اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں، وہ آتنک وادی ہیں۔ آتنک وادیوں کا چہرہ اندرون ملک اگر آپ کو دیکھنا ہے، تو دیکھیے کہ سپریم کورٹ نے یہ آڈر دیا تھا کہ بابری مسجد اپنی جگہ سلامت رہنی چاہیے جب تک ہم فیصلہ نہیں کرتے، بابری مسجد کے اوپر کوئی انگلی نہیں اٹھنی چاہیے، سپریم کورٹ کے فیصلے کو جن لوگوں نے آتنکت کیا دراصل وہی لوگ آتنک وادی ہیں، پارلیمینٹ کے

Scanned by CamScanner

وقار کو دھکا پہنچانے والے آتنک وادی ہیں، سپریم کورٹ کے مریادہ کو بھنگ کرنے والے لوگ آتنک وادی ہیں، ملک کے دستور کو چلینج کرنے والے لوگ آتنک وادی ہیں۔

ابھی ایک مہینہ بھی نہیں ہوا سپریم کورٹ نے یہ آڈر دیا کہ بابری مسجد کے ایریے میں اتنی میٹر کے اندر کوئی بھی کسی مذہب کا ماننے والا آدمی داخل نہیں ہوسکتا ہے، ویشو ہندو پریشد کے سرغناؤں نے دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے قانون، اور سپریم کورت کے احکامات کی دھجیاں اڑاتے ہوئے اجودھیا کی سرزمین پر آتنک وادی مظاہرہ کیا، ہمارے ملک کے ہوم منسٹر آتنک واد کے خلاف بہت بولتے ہیں، مگر ملک کی عدالت نے ان کو بھی جرم کے کٹہرے میں کھڑا کیا، ملک کی عدالت نے اس وقت کے چیف منسٹر کو بھی جرم کے کٹہرے میں کھڑا کیا، ملک کی عدالت نے اس دور کے سنٹرل ایجوکیشن منسٹر کو بھی جرم کے کٹہرے میں کھڑا کیا، ملک کی عدالت نے اس وقت کے اسپورٹ منسٹر کو بھی جرم کے کٹہرے میں کھڑا کیا، تو آخر بتا تو دیا جائے ہمیں کہ آتنک واد کیا ہے؟ اسلامک آتنک واد کہہ کے اپنے آتنک واد کو چھپانا یہ آتنک واد کو سپوٹ کرنا اور آتنک وادی چہرے کو چھپانے کی بین دلیل ہے ؎

گذرتا ہے ہر شخص چہرہ چھپائے
کوئی راہ میں آئینہ رکھ گیا ہے
نظر میں ہے جلتے مکانوں کا منظر
چمکتے ہیں جگنوں تو دل کانپتا ہے

Scanned by CamScanner

گاندھی کو قتل کرنے والے آتنک وادی کا چہرہ دیکھو، اندرا گاندھی کو قتل کرنے والے آتنک وادی کا چہرہ دیکھو، سپریم کورٹ کے آڈر کو قتل کرنے والے آتنک وادی کا چہرہ دیکھو، دستور ہند کو پامال کرنے والے آتنک وادیوں کا چہرہ دیکھو، ملک کے سیکولرزم کے ھتیا کرنے والے آتنک وادی کا چہرہ دیکھو ۔

چشمک کریگی مجھ سے وہ ایسی کہاں کی ہے
بجلی تو خانہ زاد مرے آشیاں کی ہے

آؤ کھل کر بحث ہو جائے آتنک واد پر، کھل کر ہم بھی بحث کرنا چاہتے ہیں فلسفہ جہاد پر، اور بحث ہونی بھی چاہیے، یہ سیکولر ملک ہے کسی غنڈے کے باپ کی جاگیر نہیں ہے، کسی دہشت گرد کی وراثت نہیں ہے، یہ امن وامان کا ملک ہے اس ملک میں افہام وتفہیم سے معاملے طے ہوں گے، جنگ وجدال کی گنجائش اس ملک کے دستور میں بالکل نہیں۔

حضرات!

اسلام کے اوپر جو چار چیز ہیں کہ اسلام آتنک وادی مذہب ہے تو دنیا اگر لفظ اسلام کے مینگ ہی کو سمجھ لے تو اس طرح کی بددیانتی کا مظاہرہ نہیں کرے گی وہ مذہب کیا آتنک وادی ہوگا جسکا نام اسلام ہے، جس کا نام ہی امن وسلامتی ہے جسکا نام ہی پریم وآشتی ہے امن وشانتی ہے۔ وہ آشتی نہیں ہوسکتا جسکا نام ہی اسلام وسلام ہے جو انسانوں سے گفتگو کرواتا ہے تو سلام کی دعاؤں کے ساتھ، سارے مذاہب نے انسانیت کو اسٹیٹس اور احترام دینے کے لیے سلام کے طریقوں کو رائج کیا ہے میں اس کا انکار

نہیں کرتا۔ کسی کا سلام ''پرنام'' ہے اور کسی کا سلام ''نمشکار'' ہے، تو کسی کا سلام ''گڈ ایوننگ'' اور ''گڈ نائٹ'' ہے اسلام کا سلام السلام علیکم ہے، کوئی جان پہچان نہیں، آپ کہتے ہیں السلام علیکم، آپ سلامت رہیے، کوئی جان پہچان نہیں ہے، جواب دے رہا ہے وعلیکم السلام آپ بھی سلامت رہیے، اور جب تک تعصب کی بدطینت ہوا نہیں چلی تھی تب تک اس ملک کے رہنے والے غیر مسلم بھی سامنے والے کو دیکھ کر سلام ہی کرتا تھا، سارے سلاموں کے اصولوں میں اسلام کا سلام ایسا ہی ہے جیسے آسمان پر جگمگاتے ہوئے ستاروں میں اکلوتا چاند۔

حضرات گرامی!

لفظ آتنک واد کے خلاف آج ساری دنیا یکتا کا مظاہرہ کر ہی ہے، خوشی کی بات ہے ضرور یکتا کا مظاہرہ ہونا ہونا چاہیے، اور آتنک واد ہر حال میں مٹنا چاہیے، ہم جانتے ہیں آتنک واد کی حقیقت، ہمارا پیغمبر جھیلتا رہا ہے۔ تیئس سال تک اعلان نبوت کے بعد آتنک واد اور تیس چالیس سال تک اعلان نبوت سے پہلے آتنک واد، مکہ کے آتنک وادیوں سے لے کر ہندوستان کے آتنک وادیوں تک، ابوجہل سے لے کر بال ٹھاکرے تک، آتنک واد کی ساری تاریخ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ آتنک واد کے دائرے میں جو بھی آتا ہو اسے بینڈ کرنا چاہیے، اسے پابند کرنا چاہیے

اس لئے کہ یہ آتنک واد بچوں کو یتیم بناتا ہے

عورتوں کی مانگ کا سندور چھینتا ہے

نوجوان بیٹے کی شکل میں بوڑھے باپ کا سہارا چھینتا ہے

Scanned by CamScanner

اجالوں کو اندھیروں میں تبدیل کر دیتا ہے
امن کو پیس کر لہولہان کر دیتا ہے
انسانیت کی دھجیاں تار تار کر دیتا ہے
آدمیت کا گریبان پھاڑ دیتا ہے
بشریت کا تاج زمین اس کے سر سے اتار لیتا ہے
اس لیے آتنک واد کو دنیا سے مٹانا ہوگا اور آتنک وادیوں کا جنازہ نکالنا ہوگا۔

اگر کسی مذہب کا ماننے والا انسان ایک مرتبہ آتنک واد کے خلاف آواز بلند کرتا ہے تو ہم ایک کڑور بار آتنک واد کے خلاف آواز بلند کرنے کے حق میں ہیں، اس سے بڑی برائی نہیں، مگر لفظ آتنک واد کو استعمال کرنے سے پہلے، اس کی تشریح کرنے سے پہلے ایمان داری کی ضرورت ہے، اسی طرح لفظ جہاد کو استعمال کرنے سے پہلے، اسکی تشریح وتعبیر کرنے کے لیے بھی ایمان داری کی ضرورت ہے، آج آتنک واد کو اسلام سے جوڑ کر دنیائے انسانیت کو کنفیوژن کا شکار بنایا جارہا ہے، ہمارا دعوی ہے کہ آتنک واد جہاد کے بغیر ختم ہی نہیں ہوسکتا، دنیا کے کسی سپر پاؤر اور کسی ازم میں طاقت نہیں ہے کہ وہ آتنک واد کو جڑ سے اکھاڑ دے یہ صرف اسلام کا فلسفۂ جہاد ہے جو جنگ برائے جنگ کے نام سے میدان میں نہیں اترتا ہے بلکہ جنگ برائے امن کے نام سے میدان میں اترتا ہے۔

آ تجھ کو بتادوں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سنان اوّل، طاؤس رباب آخر

Scanned by CamScanner

سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت شجاعت کا
لیا جائے گا کام تجھ سے دنیا کی امامت کا

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرہ کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

آتنک واد مٹنا چاہیے مٹانا چاہیے ساری دنیا کو اکھٹا کھڑا ہونا چاہیے آتنک واد کے خلاف بھی اور آتنک وادیوں کے خلاف بھی، جہاں جہاں سے آتنک واد پنپ رہا رہے، اسے مٹانا ہے، تو حضرات جب ہم نے سنا ہے کہ امریکہ نے آتنک واد مٹانے کا ٹھیکہ لیا ہے تو ہم سوچنے لگے۔

جب سے سنا ہے اہل خرد کا، آگیا نام اسیروں میں
اہل جنوں کچھ دیکھ رہے ہیں، ہاتھ کی چند لکیروں میں

امریکہ نے آتنک واد کو مٹانے کا انٹرنیشنل ٹھیکہ لیا، ہمیں خوشی ہے کہ امریکہ نے یہ اعلان کیا ہے، کہ آتنک واد کو مٹانا ہے لیکن اس بہانے خود ''آپ اپنے دام میں صیاد آگیا''۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر تلاش کریں کون ہیں وہ، کہاں رہتے ہیں وہ، آتنک واد ختم کرنے کی قیادت کون کرے گا اس کی لیڈرشپ انوسینٹ ہاتھوں میں ہونی چاہیے جو ہاتھ آتنک واد سے پاک ہو، آتنک واد کو اکھاڑ پھینکنے اور اس لڑائی لڑنے کی قیادت اس ملک کے ہاتھ میں ہونی چاہیے، جو ملک آتنک وادیوں کے موکھ سے پاک ہو۔ امریکہ نے اعلان کیا ہے یا دنیا آتنک وادیوں کے ساتھ جائے یا ہمارے ساتھ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس نے اپنے آپ کو کلین چیٹ دیدی، کہ ہم نے کبھی

Scanned by CamScanner

کوئی گناہ نہیں کیا، ہم نے دنیا کے کسی ملک کو نہیں ستایا۔ امریکہ آتنک واد کے خلاف لڑنے چلا، دنیا اس کا ساتھ دینے چلی، مگر جب ہم زمانے کا تجزیہ کرتے ہیں تو نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ ممالک اپنی مجبوریوں کے تحت بھلے ہی امریکہ کے ساتھ ہوں، مگر ان تمام ممالک کی عوام امریکہ سے شدید ترین نفرت کرتے ہیں، حکومتیں امریکہ کے ساتھ ہیں عوام امریکہ کے ساتھ نہیں ہیں، کیا وجہ ہے؟ آتنک واد سے لڑنا ہے نا؟ ہے اگر ایمان داری ان ملکوں کے اندر، کہ وہ آتنک واد سے لڑیں تو سب سے پہلے دنیا کے تمام ملکوں کو کہنا چاہیے، کہ امریکہ! ہم تجھے انسانی سوسائٹی سے اجاٹ کرتے ہیں تیرا بائکاٹ کرتے ہیں، دھرتی پر تیرے جیسا آتنک وادی پاپی تاریخ انسانیت میں پیدا نہیں ہوا ہے، وہ امریکہ آتنگ واد کے خلاف لڑنے چلا ہے جس نے ''ہیروشیما'' اور ''ناگاساکی'' پر ایٹم بم برسا کر چار لاکھ انسانوں کی ھتیا کی، وہ امریکہ کیا آتنک واد کے خلاف لڑائی لڑے گا جس نے چودہ سال تک مسلسل ''ویتنام'' پر آتنک وادی بم برسائے۔ وہ امریکہ آتنک واد کے خلاف لڑے گا جس کی کوکھ سے آتنک واد جنم لیتا ہے وہ امریکہ اور یورپ وہ بریطانیہ کا ٹونی بلیر جو آج فراڈی پلیر بنا ہوا گھوم رہا ہے، یہ آتنک واد سے لڑیں گے اس آتنک وادی بلیر کو بتاؤ کہ تیرے باپ دادا مہا آتنک وادی تھے۔

ہندوستان کی دھرتی کو ڈیڑھ سو سال تک بندھک بنانے والا یہی بریطانیہ تھا

بھارت کی دھرتی پر ظلم و جبر کے بم برسانے والا یہی بریطانیہ تھا

ہندوستان کے ہندوں اور مسلمانوں کو غلام بنانے والا یہی بریطانیہ تھا

Scanned by CamScanner

سونے کی چڑیا کا سرا کھاڑ دینے والا یہی بریطانیہ تھا
تاج محل کے لعل و جواہر چوروں کی طرح لوٹ کر لے جانیوالا یہی بریطانیہ تھا
ہندوستان کے مجاہدین آزادی کا سر فٹ بال کی طرح اچھالنے والا یہی بریطانیہ تھا
رام پرساد بسمل کو قتل کرنے والا یہی بریطانیہ تھا
اشفاق اللہ خاں کو صلیب پر چڑھانے والا یہی بریطانیہ تھا
چندر شیکھر آزاد کو گولی مارنے والا یہی بریطانیہ تھا
حضرت مولانا حسرت موہانی کے ساتھ کھیلواڑ کرنے والا یہی بریطانیہ تھا
علامہ فضل حق خیر آبادی کو کالا پانی کی سزا دینے والا یہی بریطانیہ تھا
جلیاں والا باغ میں ہندوں اور مسلمانوں کو گولیوں سے بھون دینے والا
یہی تن کا گورا من کا کالا انگریز تھا

اتنے بڑے بڑے پاپ انھوں نے کیے، ہندوستان ان کے باپ کا تھا، بھارت کی آزادی کے لیے ہندو کھڑا ہوا، مسلمان کھڑا ہوا، سکھ کھڑا ہوا عیسائی کھڑا ہوا، اور ملک کی آزادی کے لیے جب حق دار اپنا حق مانگ رہے تھے تو جواب میں انھیں گولی دی جارہی تھی، جواب میں انھیں پھانسی دی جارہی تھی، ہماری حکومتیں چمچا گیری، کف گیری کرنے پر تلی ہیں۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں ذرا انگریزوں کی تاریخ اٹھا کر کے دیکھو ہمارے ایک ایک سو تنتر تا سینانی کو، ہمارے ایک ایک مجاہد آزادی کو انگریزوں کی ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں نے جو پھانسی کی سزا لکھی ہیں، تو سزائیں کس کی لکھی گئی؟ آتنک وادیوں کی سزا لکھی گئی ہے، چوروں کی سزا لکھی گئی ہے ڈاکوں کی سزا لکھی گئی ہے، باغیوں کی سزا لکھی گئی ہے۔ ہم اپنے ان سو تنتر تا

Scanned by CamScanner

سینانیوں کو مجاہدین آزادی کہتے ہیں مگر ان کا قتل عام انگریز نے آتنک وادی کہہ کر کے کیا تھا تو کیا ہم مان لیں گے کہ سونتز تا سینانی آتنک وادی تھے؟ یہ مانے گا بھارت کا غدار، اور ایسے بدمعاشوں کو مانیگا آتنک وادی۔

یوپی کا چیف منسٹر مہا چیف منسٹر بن کے بولا ایک دن، ہم یوپی میں کسی کو نہیں بولنے دیں گے اس موضوع پر، اور جو بولیگا اس کا گھر جیل میں تبدیل ہو جائے گا، ہم نے کہا اچھا اب یوپی میں ہم دیں گے ایک مہینہ کا پروگرام، اور تمہاری چھاتی پر چڑھ کے بولیں گے ہم، ہے تمہاری ہمت تو آؤ ہندوستان سفید انگریزوں کے کالے غلام بندوں کا ملک نہیں ہے یہ آزاد ملک ہے، اس ملک کے دستور کی حفاظت کے لیے سیکولرزم کی ہر بولی بولی جائے گی، اتنا بڑا ظلم بریطانوی سامراج نے ہندوستان پہ کیا، اور ابھی آنکھ نہیں کھل رہی ہے اور کیوں آنکھ کھلے، جو لوگ اس زمانے میں بھی بریطانیہ کے ساتھی تھے، غلامی کے بولی وہ لوگ آج بھی بول رہے ہیں، انھیں کیا فکر ہوگی ملک کس طرح آزاد ہوا، جن لوگوں نے خون بہایا ان سے پوچھو کہ ملک کی آزادی کیا ہے، جن کا پسینہ بھی نہیں بہا وہ کیا جانے ہندوستان کی آزادی کیا ہوتی ہے، حکم راں بن گئے ملک کے

خدا کی شان وہ نادان سمجھے بے زباں ہم کو
کہ جن پر رحم کھا کر مفت میں بخشی زباں ہم کو

اس لفظ آتنک واد کو سمجھ کر اس کی جڑیں اکھاڑنی ہے یہ آتنک واد جو بچوں کو قتل کر دے عورتوں کی عزتیں لوٹ لے اس آتنک داد کے خلاف اسلام کھڑا ہوتا ہے، اور اپنا فلسفۂ جہاد لے کر کھڑا ہوتا ہے ﴿وَجَاهِدُوْا فِی

Scanned by CamScanner

سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ کا نعرہ دیتا ہے، اللہ کی راہ میں جہاد کرو تا کہ سماج انسانی فلاح وکامرانی حاصل کر سکے، اب آؤ میں تمھیں بتاتا ہوں کہ اسلام کی نظر میں انسان کا اسٹیٹس کیا ہے، اسلام کی نظر میں انسان کے خون کی حرمت کیا ہے، اسلام کی نظر میں انسان کے لہو کا احترام کیا ہے، اسلام ایک بے قصور انسان کی جان کی حفاظت کیسے کرتا ہے، اور ایک بے قصور انسان کو قتل کرنے والے کو کتنا بڑا قاتل قرار دیتا ہے؟ فرمان پروردگار ہے، ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ (المائدۃ/۳۲) جس کسی شخص نے کسی بے قصور انسان کو قتل کر دیا، اس نے ساری انسانیت کو قتل کیا''۔ دیکھ رہے ہو ایک آدمی کے خون کی حرمت قرآن کی نظر میں کیا ہے کسی نے اگر کسی بے قصور انسان کو قتل کر دیا اس نے ساری انسانیت کو قتل کیا ہے ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَى النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ اور اگر کسی نے کسی ایک انسان کی جان بچالی، اس نے ساری انسانیت کو حیات تازہ بخشی، جو قرآن ایک انسان کی جان بچانے کو ساری انسانیت کی جان کا تحفظ قرار دے، اور ایک بے قصور انسان کے قتل کو ساری انسانیت کا قتل قرار دے، اسکے ماننے والوں کو، اس اسلام کو اسلامک آتنک واد کہہ کر بدنام کرنا، کیا یہ اپنے آپ میں ایک ابھرتا ہوا آتنک واد نہیں ہے، میں نے بھرپور صدائے احتجاج بلند کی، اور میں نے ممبئی کی عظیم الشان اجلاس کے حوالے سے اور ملک کے دوسرے اجلاس کے حوالے سے پرائم منسٹر سے اپیل کی کہ یہ بکواس بند کروائیے، ہمارے لیے ناقابل برداشت ہے یہ بات، اگر کوئی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے تو ایک

Scanned by CamScanner

مسلمان کا گناہ اسلام کے کھاتے میں نہیں ڈالا جا سکتا ہے کوئی مسلمان کوئی غلط کام کرتا ہے، تو اسکا جرم اسلام کا جرم نہیں بن سکتا ہے، اور یہ بات وہ لوگ کرتے ہیں جنھوں نے بابری مسجد توڑ دی، ہم نے تو کبھی ہندو آتنک وادی نہیں کہا، ہم نے کبھی آپ کے مذہب کے ساتھ اس آتنک واد کو نہیں جوڑا، آپ اسلام کے ساتھ لفظ آتنک واد کو کیوں جوڑتے ہیں، ہمیں رایٹ بنتا ہے، کہ ہم اپنے مذہب کے محفوظ دفاع کے لیے صدائے احتجاج بلند کریں، پرائے منسٹر اوف انڈیا نے اخباروں کو انٹرویو دیتے ہیں پریس کانفرنس میں یہ بات کہی کہ اسلام کو آتنک واد سے جوڑنا غلط ہے۔ اسلام کا آتنک واد سے کچھ لینا دینا نہیں، پی، ایم، نے بیان دیا مگر آپ کو حیرت ہوگی کہ پی، ایم، کا یہ بیان آج تک ٹی وی پر نشر ہو رہا تھا بولنے والا بول رہا تھا اور نیچے (t v) ٹی وی پر جو خبریں آتی ہیں اوپر وہ بول رہا تھا کہ پرائے منسٹر آف انڈیا نے کہا کہ اسلام کا آتنک واد سے کوئی تعلق نہیں، اور نیچے خبریں آرہی تھیں کہ اسلامک آتنک وادیوں نے یہ کر دیا، وہ کر دیا، دس کر دیا دایٹ کر دیا، اسی لیے ٹی وی دیکھتا ہوں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں، آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس آتنک واد کے خلاف ضرور لڑائی ہونی چاہیے، مگر کس ہتھیار سے، آتنک واد کا جواب آتنک واد کے ہتھیار سے، دہشت گردی کا جواب دہشت گردی سے دیا جائے، میں صفائی کے ساتھ کہتا ہوں کہ پنٹاگون اور نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر جو حملہ ہوا میں اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھتا ہوں اس لیے کہ اس حملے میں ۴۵ ملکوں کے لوگوں کی جانیں گئیں، ظاہر ہے کہ ان انسانوں کا کوئی قصور نہیں تھا مگر یہ ان کی جان کیوں

Scanned by CamScanner

گئی اسی ظالم امریکہ کے ظلم کی وجہ سے نا؟ میں یہ کہنا چاہتا ہوں آپ حضرات سے کہ ہم خودنندہ کرتے ہیں جس نے بھی کیا ہو مگر اس کے بدلے میں روزآنہ سینکڑوں مظلوم افغانیوں کو قتل کرنا روزآنہ ناگ ریکوں کی ہتھیا کرنا، ہوسپیٹلوں پر امریکہ بم برسا رہا ہے انسانیت کو قتل کرر ہا کیا یہ آتنک واد نہیں ہے کیا یہ دہشت گردی نہیں ہے تم اپنا مجرم تلاش کرر ہے ہو جہاں تمھارا مجرم ملے پکڑ واسکو، تم کیسا مجرم تلاش کرر ہے ہو، بلاثبوت کے مجرم ملتا ہے پہلے ثبوت پیش کرو مجرم دنیا پکڑ کر دیدیگی بلاثبوت آتنک وادی بم برسا ئے جاتے ہیں تو اس امریکہ اور برطانیہ سے ہم بھی ایک بات کہیں گے کہ بات اسی پر آگئی کہ سب کو اپنا اپنا مجرم چاہئے تو برطانیہ تو اپنا مجرم افغانستان میں تلاش کرر ہا ہے ہمارا مجرم تیری گود میں چھپا ہوا ہے تو نے بھی ہمارا مجرم چھپایا ہے

ہمارا مجرم سلمان رشدی ہے

عالم اسلام کا مجرم سلمان رشدی ہے

قرآن کا مجرم سلمان رشدی ہے

رسول اللہ کی شان میں گستاخی کرنے والا سلمان رشدی ہے

جب ہم نے اپنا مجرم مانگا تھا تو تم نے سات پردوں میں چھپا کے رکھا تھا جب امام خمینی نے ایک لاکھ ڈالر اس کے سر کے قتل پر رکھا تھا تو تم اس کو آتنک واد کہا تھا تو ہمارا مجرم اگر ایک لاکھ ڈالر اس کے سر کی قیمت لگادیں، تو آتنک وادی ہیں اور تم بلاثبوت کے اپنا مجرم کڑوروں ڈالر کی بنیاد پر اس کا سر مانگتے ہو یہ آتنک واد نہیں ہے۔ آؤ بولو انصاف کی بولی: ہمارا مجرم بھی چاہیے

Scanned by CamScanner

ہم کو، اور بندر ہڑکیوں سے اہل حق ڈر جائیں گے؟ بھول جاؤ اس بات کو ،ہم نے سب کی بندر ہڑکی دیکھی ہے۔ اس زمین کا تعلق کسی نہ کسی طرح مجاہد ملت سے ہے۔ اس ادارے کا تعلق کسی نہ کسی طرح حضور مجاہد ملت سے ہے اور مجاہد ملت کی نظروں کا مارا ہوا ہے عبید اللہ اعظمی، صفائی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں ؎

بے خوف وخطر آگ کے دریا میں کھڑا ہوں
عجیب بے داغ ضمیروں کی قیادت میں پلا ہوں

حضرات گرامی!

آتنک وادا گر دنیا ختم کرنا چاہتی ہے، تو صرف ایک اصول ہے اسلام کا فلسفہ جہاد ہے جس کے ذریعہ آتنک واد سے بھر پور حساب وکتاب چکایا جاسکتا ہے اسلام ہر اس نگیٹیوشئی کو ختم کرنا چاہتا ہے، جو انسانی سماج کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے، اسلام سزا دیتے وقت اپنے اور بیگانے کا چہرہ نہیں دیکھتا ہے، انصاف کا چہرہ دیکھتا ہے، تم کو تمہارا مجرم چاہیے تو طاقت کے بم برساؤ، ہمیں ہمارا مجرم چاہیے تو سات پردے میں چھپاؤ، بے ایمان کی اولاد۔

جد وجہد کر کے حق دار کے حق کو قائم کرنا یہ ہے جہاد، آتنک واد کے خلاف اسلام لڑا ہے، اور آتنک واد کا چہرہ قرآن نے دکھلایا ہے، لفظ آتنک واد ہندی لفظ ہے اسکی عربی "ظلم" ہے قرآن نے ظلم کی مینگ بیان کی ہے ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ سب سے بڑا ظلم شرک ہے۔ ظلم ہے کیا؟ کسی شئی کو اس کے مقام سے ہٹا کر دوسری جگہ تبدیل کر دینا، دوسری جگہ

Scanned by CamScanner

رکھ دینا یہ ہے ظلم، جہاد کیا ہے؟ کسی حق دار کو اس جگہ سے اٹھا کر جہاں اس کے حق سے دور پھینک دیا گیا ہے حق کی جگہ بیٹھا دینا اس کا نام جہاد ہے، حق دار کو حق کی جگہ سے اکھاڑ کر پھینک دینا اس کا نام ظلم ہے۔ اور حق دار کو اصلی جگہ لا کر استھاپت کر دینا اس کا نام جہاد ہے۔ تو ظلم، لفظ آتنک کا عربی مفہوم ہے، سب سے بڑا ظلم کیا ہے؟ کوئی نالائق اولاد اپنے باپ کے علاوہ ساری دنیا کے کنکر پتھر کو اپنا باپ بنا بنا کے استھاپت کر دے اور کہے یہ میرا باپ ہے، یہ میرا پانی برسانے والا باپ ہے، یہ میرا دھوپ نکالنے والا باپ ہے، یہ میرا پاپ کروانے والا باپ، یہ میرا پُن کروانے والا باپ، یہ میرا رلانے والا باپ، یہ میرا ہنسانے والا باپ، تو یہ بتاؤ ایسے نانہجاروں کو اور ایسے نانہجار فکر کو مٹانا چاہیے کہ نہیں؟ اسکے خلاف جدوجہد کرنا چاہیے کی نہیں؟ کرنا چاہیے۔ باپ کو فراموش کر گیا اور ساری کائنات کے پاپ کو اپنا باپ کہنے لگا۔ میں بلا تمثیل وتشبیہ کہنا چاہتا ہوں، کہ کائنات کو پیدا کرنے والا ایک ہے یا اَنیک؟ ایک!! تو عبادت ایک کی ہونی چاہیے یا انیک کی؟ تو سب سے بڑا پاپ کیا ہے؟ ایک کو چھوڑ کر اَنیک کے سامنے جھکنا، اسی کو قرآن کی اصطلاح میں کہا گیا ہے، ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ تو سب سے بڑے ''ظلم عظیم'' کو مٹانا یہ ہے جہاد۔ اس ظلم کو ہر حال میں مٹایا جائے گا۔

تو جہاد نام ہے .....

بدعقیدگی کے خلاف جدوجہد کر کے خوش عقیدگی کو قائم کرنے کا

بدعملی کے خلاف جدوجہد کر کے خوش عملی کو قائم کرنیکا

برائیوں کے خلاف جدوجہد کر کے بھلائیوں کے پرچار و پرسار کا

Scanned by CamScanner

جہالت کے خلاف جدوجہد کر کے علم کے پرچار و پرسار کا
بدتہذیبی کے خلاف جدوجہد کر کے تہذیب کے معمار ثابت ہونے کا،
بڑی صاف ستھری بات ہے اسلام نے اس لفظ جہاد سے کائنات کو کتنا فائدہ پہنچایا ہے، ہمارے ملک میں بھی جہاد ہوا ہے، ہمارے ملک کا ہندو بھی جہادی تھا مسلمان بھی جہادی تھا، سکھ بھی جہادی تھا، عیسائی بھی جہادی تھا، اس کا نام جہاد تھا، ہندوستان کا جہاد سیاسی، ہوا تھا کی نہیں؟

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازو قاتل میں ہے
وقت آنے پر بتا دیں گے تجھے اے آسماں
ہم ابھی سے کیا بتائیں کیا ہمارے دل میں ہے

یہ کس نے کہا تھا؟ یہ کہا تھا رام پرساد بسمل جیسے مجاہد آزادی نے، جس نے آزادی کی جنگ لڑی تھی، ظلم کے خلاف لڑنا، ظلم کے خلاف جدوجہد کرنا یہ بھی ایک طرح کا جہاد ہے، اسلامی شریعت میں بدعقیدگی اور بدعملی کا قلع قمع کرنا یہ اصل جہاد ہے، اور اسی کے ساتھ ساتھ ساری وہ چیزیں اس زمرے میں آتی ہیں جو انسانیت کی فلاح و کامیابی کی راہ میں حائل ہوتی ہیں، اور انسانیت کے فلاح و کامرانی کے لیے ان بدباطن قوتوں کو اکھاڑ پھینکنا، اور اچھائیوں کو سماج میں استھاپت کرنا، اس کی جدوجہد کرنا، اس کا نام جہاد ہے۔ ہندوستان کی کتھائیں ہم پڑھتے ہیں، ہنومان جی نے لنکا پھو نک دیا کا ہے پھونک دیا تھا؟ بھائی! اس لیے کہ رام کی بیوی کا اغوا راون نے کرلیا تھا، تو ظلم کے خلاف لڑائی ہوئی کہ نہیں ہوئی؟ امریکہ کی لفظ آتنک

Scanned by CamScanner

واد کی پری بھاشا تسلیم کرلی جائے تو دنیا کا ہر سوتنتر تا سینانی آتنک وادی ثابت ہوگا، اور دنیا کا ہر آتنک وادی سوتنتر تا سینانی ثابت ہوگا۔ اس لیے کھل کر تو بحث ہوگی، مسائل پر جم کر بحث ہوگی یا تو ہمیں قائل کردو یا خود قائل ہوجاؤ، جہاں بھی آتنک واد ہے ختم کردو۔

اسلام نے ایک مسلمانوں کو سبق پڑھایا رات میں کھانے سے پہلے ذرا اڑوس پڑوس پر نظر ڈال لینا کہیں کوئی پڑوسی بھوکا تو نہیں سو رہا ہے۔ اسلام اس طرح سے امن اور اس طرح سے لوگوں کی دلوں میں محبت قائم کرتا ہے جب میدان جنگ بھی اپنے مجاہدین کو بھیجتا ہے تو کہتا ہے اگر دشمن کے بچے آجائیں تو تلواروں کو شرمندہ مت کرنا، اگر دشمن کے بوڑھے ماں باپ آجائیں، تو اپنی تلواروں کو ان کا لہو مت چاٹنے دینا، اگر دشمن کی ماں، بہن بیٹیاں آجائیں تو ان کے تحفظ کی ہر ممکن کوشش کرنا، یہ ساری کی ساری چیزیں اپنے آپ میں یہ بتاتی ہیں کہ اگر جنگ ناگزیر ہوگئی اور ظالم جنگ کے بغیر ماننے کے لیے تیار نہیں تو اس کے خلاف جنگ ضرور ہوگی، مگر جنگ برائے امن ہوگی، قرآن کریم مجاہدین سے کہتا ہے کہ جب میدان جنگ میں آؤ تو اللہ سے ڈرتے رہنا، جب میدان جہاد میں آؤ تو ظلم مت کرنا، جب میدان جہاد میں آؤ تو ظلم مٹانے کی حد تک لڑنا، ظالم سے اگر بدلہ لینا ناگزیر ہوجائے تو وہیں تک بدلہ لینا، جہاں تک اسکا ظلم ہوا ہے، اس کے آگے بڑھ کے اگر تم نے حملہ کیا، تو تم خود مجرمین کی صف میں کھڑے ہوجاؤ گے، اس لیے ہر ہر قدم پر اتقوا اللّٰہ، اتقوا اللّٰہ کا حکم دے کر مسلمان سے کہا گیا، کہ ہر کام کے کرنے میں پرہیز گاری کو سامنے رکھنا،

Scanned by CamScanner

خشیت ربانی کو سامنے رکھنا۔ تو اسلام نے نفس امارہ کو مارنے کا نام بھی جہاد رکھا، نفسانی خواہشات کو روند کر آگے بڑھنے کا نام ہی جہاد رکھا، رضائے الٰہی کے لیے نیک کام کرنے کا نام جہاد رکھا، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ سے فرماتے ہیں: میدان جہاد سے آنے والو! تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ آئے ہو، گولی تو اس وقت چلے گی جب بولی سے کام بالکل نہ چلے، جب تک بولی سے کام چلے گا گولی نہیں چلے گی، تو اسلام نے سنجیدہ مزاج دیا ہے زندگی کو، اسلام نے سنجیدہ فلسفہ دیا ہے زندگی کو، اور اس کے باوجود اسلامک آتنک واد!! ہر بات پر شک کرنا ہر بات پر مسلمانوں کو دائرہ تشکیک میں لانا، ہر بات پر مسلمانوں کا محاصرہ کرنا، مدرسوں کو آئی ایس آئی کا ایجنٹ قرار دینا، دین داروں کو دنیا بھر کی الٹی سیدھی بکواس کے ساتھ مخاطب کرنا۔

ہمارے ایک دوست تھے انھوں نے بتایا کہ صاحب ہم ٹرین میں سفر کر رہے تھے، ارے بلبل بنگال کو جانتے ہوگے مولانا قمر الدین صاحب نے بتایا، کہا صاحب ٹرین میں سفر کر رہے تھے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے ہم کو دیکھا اور بولے صاحب آپ کسی مسجد کے اسامہ ہیں کیا؟ تو ہم نے کہا آپ لوگ کسی گاؤں کے بش ہیں کیا؟ عجیب وغریب معاملہ ہے بھائی، ہمارے اوپر طنزیں مت کسو، ہم اس ملک کی آبرو ہیں مرنے کے بعد بھی اپنی دھرتی نہیں چھوڑتے، ہم سے مطالبے مت کرو، ہم ہی سے رنگ محفل ہے ہم ہی نے سب کچھ سنبھالا، دیش کی غیرت کو کبھی شرمندہ ہونے نہیں دیا، بڑے سے بڑے طوفان میں ہم ہی بھارت رتن بن کے کھڑے

Scanned by CamScanner

ہوئے ہیں اور آج بھی امریکہ کے ابھار کے سہارے اور رسیا کے قرض کے سہارے ہم اپنا دفاع کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں، آج اپنا دفاع کرنے کی پوزیشن میں اپنے ہی بنیادوں پر ہیں اور اپنی بنیادوں پر بھارت کو کھڑا کرنے والا بھارت کا ایک مسلمان سپوت ہے کوئی اور نہیں ہے ؎

ہم نے سائنس کا شعبہ کیا آباد یہاں
ہم نے میزائل وراکٹ کیے ایجاد یہاں
صوت کو فکر سے ہم نے کیا آزاد یہاں
ہے کلام ایسا کوئی ذہن خداداد یہاں
اگنی اور پرتھوی جیسا کوئی شہکار نہیں
پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں

تو حضرات!

معاملہ یہ ہے کہ دنیا کو اسلام کی قوت سے ڈر لگتا ہے چور کو شاہ سے ڈر لگتا ہے رہزن کو رہبر سے ڈر لگتا ہے اندھیرے کو اجالے سے ڈر لگتا ہے، جاہل کو عالم سے ڈر لگتا ہے، بد پرہیز کو پرہیز گار سے ڈر لگتا ہے۔ حضرت مولانا یونس بستوی صاحب کہہ رہے تھے کہ قرآن کی توانائیوں سے گھبرا کر لوگ قرآن پر حملہ کر رہے ہیں۔ سچ ہے سب کو معلوم ہے یہ چھا جانیوالی کتاب ہے یہ دل ودماغ پر چھا جاتی ہے یہ نظریہ وافکار پر چھا جاتی ہے، یہ زمانہ ساز کتاب ہے، لاجواب کتاب ہے، دنیا کی کوئی بھی کتاب اپنا پرچار نہیں کراتی ہے، اپنا انٹروڈکشن نہیں کرواتی اس سے پوچھتے ہم مانیں گے تجھے بعد میں، پہلے یہ بتا تو ہے کون؟ خیر الأمور أوساطها بچلی راہ اختیار کیجئے، تاکہ آپ کو

Scanned by CamScanner

کسی طرح کا کوئی نقصان نہ پہنچ سکے۔

ایک آخری بات کہہ کر رخصت ہو رہا ہوں کہ جب عقل اور غصے میں ٹکراؤ ہو جائے، جب عقل اور جذبات کی لڑائی ہو جائے، تو اپنی عقل پر غصہ کو کبھی قابو مت حاصل ہونے دینا، اس لیے کہ غصہ میں لیا ہوا فیصلہ انسان کو شکست تک پہنچا دیتا ہے، عقل پر غصہ کو مت حاوی ہونے دینا، ہمیشہ اپنی عقل اور جذبات پر عقل کو حاوی رکھنا، اگر ایسا آپ نے کیا تو عقل پر غصہ کو حاوی نہ ہونے دینے کے لیے طریقہ کیا اختیار کیا جائے، جب غصے اور عقل میں ٹکراؤ ہو جائے، تو کس طرح اپنی فتح کے علم حاصل کیے جائیں، قرآن کہتا ہے، لعلکم تعقلون، عقل سے کام لے لینا، لعلکم تعلمون ، علم سے اس وقت کام لے لینا، لعلکم تتفکرون فکر سے کام لے لینا، لعلکم تتدبرون تدبر سے کام لے لینا، لعلکم تذکرون ذکر کی روشنی میں قدم اٹھانا، انشاءاللہ کبھی بھی شکست نہیں کھاؤ گے۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

▲▲▲▲▲▲



Scanned by CamScanner